یا فتاح حقیقی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین
اما بعد ایکدن اس فقیر خاک ریاض الحق سے ایک دوست دیندار باصدق
وصفا محمد رضا نے کہا کہ اگر یہہ رسالہ حدیث کا کہ جسمین کچھہ حال دوزخ کا اور
حضرت کی شفاعت کا ہی زبان ہندی مین بعبارت سلیس ہو جاوے
تو خوب بات ہو کہ سب مسلمان حرف شناس بہی قرار واقعی سمجھہ لیوین اور
عذاب الہی سے ڈر کر توبہ کرین بموجب فرمانے اونکے اس حقیر نے سنہ
ایکہزار دو سو چہین ہجری مین زبان ہندی مین کیا اور امیدوار ہون کہ جو مسلمان
اسکو پڑہے اللہ کے واسطے اس گنہگار کی دعاے مغفرت مانگے حدیث مین
روایت ہے کہ ایکدن جبرئیل علیہ السلام حضرت کے پاس آئے کہ منہ جبرئیل کا
زرد تہا حضرت نے پوچہا کہ اے بہائی میرے ہمیشہ تم خوشی خوشی مین

پاس آتے

پاس آتی تھی آج کیا باعث ہی کہ تمہارا چہرہ زرد ہی جبرئیل نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ
مین گیا ہون کہ دوزخ کو آج دیکھہ آیا ہون ڈر کی ماری میرا رنگ زرد ہوا ہی
حضرت نی فرمایا اوسکا حال بیان کرو احوال دوزخ جبرئیل نی کہا کہ حق سبحانہ تعالے
نی دوزخ کو پیدا کیا فرشتون نی ہزار برس تک دم کیا تو اوسکا رنگ سفید ہوا
پھر ہزار برس اوسکو دہونکا تو اوسکا رنگ سرخ ہوا پھر ہزار برس بہونکا
تو وہ سیاہ ہو گیا اب اوسمین سوای سیاہی اور تاریکی کی دراز دستی نہین
روایت ہی حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سی کہ دوزخ مین سانپ اور بچھو
اونٹ کی گردن کی برابر ہین جسوقت اونکو دوزخی دیکھینگی قصد بہاگنی کا کرینگی
او سدن کافر کہینگا اب کہان جگہ بہاگنی کی ہی لکہا ہی کہ اگر اونہین سی ایکبار
کسیکو کاٹی تو چالیس برس تک زہر باقی رہی دنیا کی آگ دوزخ کی آگ سی پناہ
مانگتی ہی حدیث مین آیا ہی کہ اللہ تعالی نی جبرئیل کو مالک دوزخ کی طرف بھیجا
کہ ایک ٹکڑا آگ کا دوزخ سی لیکر آدم کی پاس لیجاوی کہ اس آگ سی کچھہ وہ لگاوی
حضرت جبرئیل نی بموجب حکم الہی مالک دوزخ کی پاس جاکر کہا کہ ای مالک ذرا سی
آگ مجکو دی کہ مین آدم کی لیجاؤن مالک نی کہا کہ اگر بمقدار ایک چیونٹی کے
آگ تمکو دون تو ساتون آسمان جل جاوین اور جو مانند اوسی چیونٹی کی دون تو

ماری سوزش کی آسمان سی مینہ برسی اور زمین سی سبزہ جمی پہر
جبرئیل نی حق سبحانہ تعالے عرض کیا یعنی کتنی آگ لون حکم ہوا کہ ایک ذرہ پہر
پس حضرت جبرئیل نی مالک سی ذرہ برابر آگ لی اور اوسکو ستر دریاؤ سی
دہوکر حضرت آدم علیہ السلام کی پاس لائی جبرئیل نی اوسکو پہاڑ پر رکہا
وہ پہاڑ جلکر مثل خاک ہو گیا اور وہ آگ دوزخمین گئی لیکن اوسکا دہواں
پتہر اور لوہی مین اتبک باقی ہی حضرت نی فرمایا کہ سبکی سی ہلکا عذاب دوزخ کا
یہ ہی کہ نعلین آگ کی پاؤن مین پہنائی جاینگی اوسیوقت اوسکی گرمی سی دماغ
اوتہنی لگیگا اور بدن سی شعلی آگ کی نکلینگی حضرت عاصم رضی اللہ عنہ سی روایت
ہی کہ جہنم مین مالک کو پکارینگی چالیس برس تک مالک اونکو جواب نہ دیگا
بعدہ یہ کہیگا ای دوزخیو تملوگ دوزخمین ہمیشگی ہی پہر دوزخی اپنی پروردگار سی
کہینگی ای رب نکال ہملوگ دوزخ سی اگر ہم گناہ پہر کرین تو ہم البتہ ظالموں سی ہونگی
پس اللہ تعالی ایک مدت تک اونکو جواب نہ دیگا پہر حق تعالی کیطرف سی
جواب اویگا کہ تم ہمسی کلام نکرو پہر اونکو بولنی کی طاقت نہوگی مگر فریاد بتحقیق
یعنی اگر دوزخ مین بولینگی تو گدہی اور خچر کی سی آواز ہوگی اور مالک رضی اللہ
عنہ سی روایت ہی کہ اگر ایک کپڑا دوزخیکا درمیان آسمان و زمین کی لٹکاوین
لوگ ان

تو حرارت کی سبب آسمان و زمین کی رہنی والی مرجاوین اور اگر ظاہر ہو آگ دوزخ کی مانند سوئی کی
ناکی کی تو ساری دنیا جل جاوی اور اگر اوسی آگ پہاڑوں پر رکھیں تو ساری پہاڑ خاکستر ہو وین
جبرئیل نی حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و آله وسلم سی کہا قسم ہی اوسکی جسنی تجکو سچا نبی بنایا ہی
اگر ایک مرد کو مغرب میں عذاب کریں تو مشرق والی ساری جل جاوین پس اوسکی حرارت
نہایت سخت ہی اور گہرائی اوسکی بہت دور ہی اور ایندہن اوسکا آدمی اور پتہر ہین چنانچہ
الله تعالی فرماتا ہی یعنی ڈرو اوس آگ سی کہ جسمین ایندہن آدمیوں اور پتہروں کا ہی اور اوسکا
پانی حمیم یعنی کہولتا پانی ہی اور خوراک زقوم یعنی سینڈہ ہی اور دوزخمیں آگ کی بچہونی ہین
پہر جبرئیل نی کہا دوزخ کی سات طبقی ہین ہر ایک طبقہ یعنی ہر ایک گنہگار کیواسطی طبقہ
دوزخ کا قسمت کیا گیا ہی اور ایک سی دوسرا طبقہ ملا ہوا ہی ایک سی دوسری میں دونا عذاب
اور گرمی ہی پہر حضرت نی جبرئیل سی فرمایا کہ مجکو دوزخ کی رہنی والونسی خبر دی کہ اون
طبقوں میں کون کون لوگ رہینگی جبرئیل نی کہا کہ پہلی طبقی میں جو سب سی نیچی ہی اور
اون جیسون طبقونسی اوسمیں زیادہ گرمی ہی اوسکی اندر منافق لوگ پڑینگی اور علامت
منافقوں کی یہ ہی کہ جہوٹہ بہت بولتی ہین اور امانت میں خیانت کرتی ہین اور نماز
پڑہنی میں سستی اور کاہلی کرتی ہین اور اگلی کچہہ پیچہی کچہہ کہتی ہین اور اولاد فرعون کی اور
وہ لوگ کہ اصحاب مائدہ سی کافر ہوئی ہین یہ سب لوگ نیچی کی طبقی میں پڑینگی

نام اوسکا ہاویہ ہی اور دوسری طبقی میں ابلیس اور جو لوگ اوسکی تابع ہیں اور
مجوسی رہینگی اوسکا نام لظی ہی اور جو تیسرا طبقہ ہی اوسمیں یہودی رہینگی نام
اوسکا حطمہ ہی اور چوتہا طبقہ جو ہی اوسمیں نصاری رہینگی اوسکا نام سعیر ہی
اور پانچوی طبقی میں صابین رہینگی نام اوسکا سقر ہی اور چہٹی طبقی میں مشرک رہینگی
نام اوسکا جحیم ہی اور ساتوین طبقی میں کہ نام اوسکا جہنم ہی وہ سب طبقوں سی اوپر
ہی مگر اوسمیں کم عذاب ہی لیکن اوسمیں بہی ستر ہزار ندیاں ایسی جوشش اور
خروش سی بہتی ہیں کہ اگر ذرا سا بہی تو اوسکا روی زمین پر تو بہی کوی جیتا نہ بچی
اور حضرت نی فرمایا بہلا ساتوین طبقی میں کون لوگ رہینگی پس چپ ہو رہی جبرئیل
کچہہ جواب ندیا پہر انہی فرمایا ای جبرئیل تو کیون چپ ہو رہا مجکو ساتوین طبقی
رہنی والوں سی خبر دی یعنی کسکی امت اوسمیں پڑینگی جبرئیل نی کہا کیا آپ مجہسی پوچہتی
ہیں فرمایا کہ ہان تب جبرئیل نی بیان کرنا شروع کیا کہ اپکی امت میں سی جو کبیرہ
گناہ کرتی ہیں اور بدون توبہ کئی مر گئی ہیں وہ لوگ ساتوین طبقی میں پڑینگی یہ حال سنکر
حضرت بیہوش ہوکر گر پڑی اور جبرئیل نی سر مبارک اپکا گود میں رکہا یہان تک
کہ حضرت کو ہوش ایا پہر فرمایا کہ ای جبرئیل مجہہ پر بڑی مصیبت پڑی اور بڑی دلمیں ڈر
خوف ہوا کہ میری امت بہی جہنم میں داخل ہوگی جبرئیل نی کہا کہ ہاں جو گناہ کبیرہ کرلی

مرگئی ہین وہ بیشک دوزخ مین پڑینگی پہر روئی رسول اللہ اور جبرئیل بہی رونی مین شامل
ہوئی حضرت نی پوچہا ای جبرئیل تم کسواسطی روتی ہو تم تو گناہ سی پاک ہو کہا
یا محمد البتہ مین روتا ہون اب نہو کہ مین مبتلا کیا جاؤن اوس چیز مین کہ جسمین
ہاروت اور ماروت مبتلا ہوئی تہی پس وحی بہیجی اللہ تعالی نی دونو کیطرف
اور کہا ای جبرئیل اور محمد سی تم دونونکو دوزخ سی آزاد کیا ہی ولیکن تم ہمارے
عذاب دوزخ سی ڈرتی رہو اور رونا چہوڑنا اور دوسری روایت مین لکہا
ہی کہ جب حضرت یہ حال دوزخکا اور امت کی پڑنیکا سنا تو بیحواس ہوکر
اوٹہی اور چادر مبارک اوڑہ کر اپنی حجری مین رونی چلی گئی حدیث مین
روایت ہی کہ جسوقت دوزخکو قیامت کی میدان لاوینگی اوسکی ستر ہزار
باگین ہونگی ہر ایک باگ کو ستر ستر ہزار فرشتی کہینچتی ہونگی اوسمین چنگاریان
محل کی برابر اوڑتی ہونگی چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی یعنی مقرر وہ چنگاریان
اتنی بڑی ہونگی جیسی بڑی محل گویا وہ چنگاریان زرد اونٹونکی برابر ہونگی
حدیث مین لکہا ہی کہ جسوقت دشمن اللہ کی دوزخکی طرف کہینچی جاوینگی
اونکی منہ سیاہ ہونگی اور آنکہیں کرنجی اور اونکی منہ اور آنکہون پر مہر کی جاوینگی
پس جسوقت یہ دشمن اللہ کی کنارے جہنم کی پہونچینگی تو جہنم کی سعد اون لوگونکی واسطی

استقبال کرینگی اور طوق و زنجیر آگ کی ساتھ لاوینگی یہ معاملہ دیکھتی ہی ایک
کافر پکاریگا تو اللہ تعالی دوزخکو حکم کریگا کہ یعنی پکڑو کافرکو پھر عذاب
میں کھینچو پھر اسکو آگ میں ڈھکیلو پھر اسکو آگ کی زنجیر میں کہ ستر گز
کی ہی باندہ لو کہ یہ اللہ تعالی پر ایمان نہ لایا تہا اور محتاج لوگوں کی کھانا
کہلانیکی رغبت نہ دلاتا تہا پس آجکی دن اسکا کوئی دوست نہیں ہی بعد
اسکی فرشتی دوزخکی ان لوگونکی منہ میں زنجیریں ڈال کر دبر سی نکالینگی
پھر زنجیرونکی ساتھ داہنی ہاتھ انکی گردنوں سی باندہی جاوینگی اور ہر ایک کی ساتھ
شیطان لگا ہوگا اور گرزوں اور موگریوں سی مارتی ہوی دوزخمیں
لیجاوینگی حضرت بی بی فاطمہ نی عرض کیا یا رسول اللہ کیا اپنی امت کوبہی اسی طرح
دوزخ میں لیجاوینگی فرمایا کہ ہاں اسی طرح بہشت لیجاوینگی مگر میری امت کالی
منہ کرکی انکہیں نہوینگی اور انکی منہ پر مہر نہوگی اور زنجیر اور طوق گردن میں
نہ پڑا ہوگا باقی اور سب عذاب ہوگا پہر حضرت فاطمہ عرض کیا یا رسول اللہ
پہر کس طرح اپنی امت کو دوزخکی طرف کہینچینگی فرمایا کہ تین گروہ میری امت
میں دوزخکی وارثی علحدہ کئی جاوینگی یک شیخ فانی کہ بڈہا ہو گیا ہے
مگر اتنک حرام کاری نکی اور دوسرا جوان کہ اسکو طاقت نہی ظلم کرنیسی

بادشاہ

مار ڈالنا اور تیسرا اگر وہ عورت ہو گا کہ سوای شوہر کی اور کسی التفات کرتی
نہیں اور اوسکی واسطی بناو سنگار کرتی نہیں لیکن بڈہی فاسق کی ترس لیکن
پکڑ کی دوزخ میں کھینچینگی تب وہ کہیگا افسوس ہی میری بڈہاپی پر
کہ میں دنیا میں بڈہا ہو گیا تہا لیکن مجہسی حرام کاری نہ گئی تہی اور حرامی ہے
میری واسطی کہ حق حلال جی جی چھوڑ کر حرام کرتا تہا اور جوان ظالم کو پاوں پکڑ کر
دوزخ میں ڈالینگی تو وہ کہیگا کہ وای اوپر میری جوانی کی اب میری جوانی اور
خوبصورتی کہاں گئی افسوس ہی میںنی ناحق دنیا میں ظلم کیا تہا اب
دوزخ میں کوئی بچانی والا نہیں اور بہت عورتیں دوزخ میں آگ کیطرف
کہینچی جاوینگی اور فرشتی اونکی سر کی چوٹی پکڑ کی دوزخ میں ڈالینگی اور
وہ عورتیں دوزخ میں فریاد کرینگی کہ وا فضیحتاہ یعنی افسوس ہی کیا فضیحتی
ہماری یہاں ہوئی ہی ہماری تنک حرمت کی ہوی اور افسوس ہی کہ ہم جی بےستر
ہوئیں ہمنی ناحق بناو سنگار خاوند کو چھوڑ کی غیروںکی واسطی کیا تہا چنانچہ
لکہا ہی کہ مسلمان عورتوں کو چاہی کہ جب سنی میرا شوہر سفر سی آتا ہی تو پہلی
سی اوسکی واسطی بناو سنگار کریں یعنی جو پوشاک کہ اچہی میسر ہو شوہر کی
خوش کر رکھیو اسکی پہنی اور میسر ہو تو خوشبو بہی لگاوی کسو واسطی کہ اللہ تعالی

فرشتوں سے کہتا ہے کہ اے فرشتو دیکھو کہ یہ مسلمان عورت اپنے شوہر کی خوشی
ہونیکے واسطے بناو سنگار کرتی ہے اور کسی کے واسطے بناو سنگار نہیں کرتی ہے
تم شاہد رہو کہ ہم اوس سے خوش ہوئے اور جو عورت اور کسی کے واسطے
بناو سنگار کرتی ہے اوسکو بڑا عذاب کرونگا العیاذ باللہ میں رکہتی عرض کہ جب
گنہگار امت محمدی دوزخ کے کنارے اتری ہونگے تو مالک دوزخ کے چاروں
دروازہ کھول کر باہر کھڑا ہوگا اون گنہگاروں کی طرف دیکھیگا پھر فرشتوں سے
کہیگا کہ جو گنہگاروں کو عذاب کرتے ہوئے پکڑ لائے ہیں یہ کون لوگ ہیں میرے پاس
ایسے لوگ نہیں داخل ہوئے مجھکو تعجب آتا ہے کہ ان لوگوں کے منہ کالے نہیں اور طوق
و زنجیر ان میں بندھے نہیں ہیں اور انکے کرنجی آنکھیں بہی نہیں ہیں تب عذاب کے ملایک
مالک سے کہینگے کہ ہمکو تو معلوم نہیں ہے ہم تو اسی طرح مامور ہیں واللہ اعلم
کہ یہ کون قوم ہیں پھر مالک کہیگا کہ اے گروہ اشقیا تم کون لوگ ہو کہ تمہارے
کالے منہ اور کرنجی آنکھیں نہیں ہیں تو وہ گروہ گنہگار مالک سے روکر کہیگا
اے مالک ہم محمد کی امت میں سے ہیں ہم گناہ کبیرہ کرکے بن توبہ کئے مر گئے تہے
اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ جسوقت محمد کی امت کو ملایک دوزخ میں
دیکھینگے تو سب گنہگار پکار کر کہینگے وا محمداہ اس وقت مالک کی صورت دہشتناک

دیکھینگے تو

دیکھینگی تو حضرت کا نام بھی بھول جاوینگی پھر مالک اونسی پوچھیگا کہ تم کون
لوگ ہو تمسی کیا قصور ہوا تھا وہ کہینگی کہ ای مالک ہم وی لوگ ہیں کہ جنپر
قران نازل ہوا تھا ہم وہ لوگ ہیں کہ رمضان کا روزہ رکھتی تھی تب مالک کہیگا
کہ سوای محمد کی قران کسی پر نازل نہوا تھا پس جو وقت محمد کا سنینگی تو پکارینگی
ای مالک ہم اوسی امت میں ہیں مالک کہیگا ای گنہگارو کیا تمکو قران سی
خبر نتھی کہ جو اطاعت خدا اور رسول کی نہ کریگا سو وہ دوزخ میں جاویگا اور
کیا عالم تمہاری پاس سمجھانی نہ ایا تھا تب کہینگی کہ سمجھانی والی ہماری پاس
اتی تھی ولیکن ہم اونکا کہنا خیال میں نہ لای پھر کہینگی اگر ہم سنتی یا عقل رکھتی
تو کاہیکو دوزخمیں ہوتی روایت ہی کہ جب دوزخ کی کناری دوزخی لٹکی ہووینگی
اور دوزخکی طرف دیکھینگی کہ ہزاروں کوس تک اگ بھڑکی ہی اور بڑی
بڑی ستونکی مکان ہیں تب مالک سی امت محمد کی لوگ کہینگی کہ ہم کو اذن
دی کہ ہم اپنی گناہوں پر گریہ اور زاری کریں تب مالک رونیکا حکم دیگا اتنا
روینگی کہ انکھونمیں انسو تک باقی نرہیگا پھر مالک کہیگا کیا خوب ہوتا اگر
تم دنیا میں خدا کی خوف سی روتی تو تمکو اگ شعلہ نہ پکڑتی اور جو شخص دنیا میں الله کی
خوف سی روویگی تو حرام کریگا جسم اوسکا الله تعالی اتش دوزخ سی اور جو کوئی

اتنا روویگا کہ تر ہووی کہ تر ہووی آنسودنسی ایک بال بہی اوسکی بدن کا تو
اللہ تعالی بخشی اور دوزخ سی خلاص پاوی لیکن ای گنہگاروں یہاں رونا تمہارا
کچہہ فایدہ نکریگا منصور بن عمار رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ مالک دوزخکا ہزار ہاتہ
جو داروغہ ہی اوسکی اتہی ہاتہ اور پاوں ہیں کہ جتنی دوزخ دوزخی ہیں اور وہ
اور پاونسی دوزخیوں کو دوزخ میں اونہانی پہنہائیگا ہر ایک اونگلی سی خلق اور بحر
بہنا ویگا جسوقت کہ مالک دوزخ کیطرف ڈرانی صورت سی دیکہتا ہی تو آگ ماری
ماری دہشت مالک کی آپسمیں ایک دوسری کو نگل جاتی ہی اور دوزخ میں اونیس ۱۹
موکل ہیں وہ بڑی بڑی عذاب کرنیوالی ہیں اور حرف بسم اللہ الرحمن الرحیم
کی بہی اونیس ہیں پس جو شخص صدق دلسی اور ساتہ قلب خالص سے
بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہیگا تو اللہ تعالے اوس اونیس ۱۹ موکلونسی بچا ئیگا
لکہا ہی کہ مالک دس ہزار کافر کو ایک ایک اونگلی سی عذاب کریگا اور
اوسکی آنکہونسی اور منہ سی شعلی آگ کی نکلتی ہیں اور اوسکا جسم اسقدر چوڑا ہی
کہ ایک مونڈہی سی دوسری مونڈہی تک سو برس کا مفاصلہ ہی اور اوسکی دلمیں
اللہ تعالے نی رحم نہیں پیدا کیا کہ بندوں پر عذاب سی رحمت کری اور اوسکی دلمیں
ذرا ترس نہیں پہر مالک اون ۱۹ موکلونسی کہیگا کہ اس گروہ شقی کو اللہ تعالے

نی بہیجا ہی دوزخ مین ڈالدو روایت ہی کہ جسوقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی امت دوزخمین پڑینگی تو ہر ایک لا الہ الا اللہ کہیگا یہ کلمہ سنتی ہی آگ
دوزخ کی سرک جاویگی پہر مالک ترش رو ہوکر کہیگا کہ ای آگ اِن لوگون کو
پکڑ کیون نہیں لیجاتی تو کیون سرک گئی آگ پکاریگی کہ ای مالک بہلا مین کسطرح
پکڑون یہ تو کہتی ہین لا الہ الا اللہ مالک کہیگا سچ ہی لیکن اللہ تعالے
کا حکم ایسا ہوا ہی کہ یہ لوگ گناہ کبیرہ کرکی مرگئی تہی غرض کہ پہر
اونکی منہ سی کلمہ بہی نہ نکلیگا پہر دوزخ کی موکل کسیکی ٹانگ اور کسیکا
منہ کسیکی چوٹی اور کسیکا سر پکڑ کی دوزخمین ڈالینگی پہر وہ آگ کسیکو
قدم تک بعضی کو زانو تک اور بعضی کو ناف تک اور بعضی کو حلق تک
کہا جاویگی جسوقت آگ اونکی جسم مین لگیگی تو غیب سی آواز آویگی کہ
انکی ماتہی اور دل کو مت جلاؤ کیونکہ انہون نی رحمان کو سجدہ کیا ہی اور رمضان
مین روزی رکہی ہین کہ انکی دل پیاسی ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ دوزخی
اسقدر جلینگی کہ سر اونکی سوج کر پہاڑونکی برابر ہوجاوینگی اور بیعقل ہوونگی
اور انکو کسی نہ دیکہینگی اور جثہ ایسا اونکی بدنکا سوج کر کئی گز کا موٹا ہو جاویگا
نہ موت اونکو ہوگی نہ حیات اور اونکی پیٹ مین سانپ اور بچہو آگ کی

ہونگی جو وقت کہ وہ کاٹینگی اور آگ اونکو کہا جاوینگی تو مانند آواز گدہی کی
فریاد کرینگی پہر فرشتی موگرون سی سرکوٹینگی حضرت نی فرمایا کہ اہل
دوزخ پکارینگی کہ ای پروردگار ہماری گہیر لیا ہمکو آگ نی اور ہمنی تنگ مکان
پایا اور ہم آگ مین دبی جاتی ہین اور بہت بڑا عذاب ہی ہر چند شکوہ
کرینگی در ارحم نہوگا اگر صبر کرینگی فرحت نپاوینگی اور اگر پکارینگی کوئی جواب
ندیگا پہر کہینگی الہی ہم ابہی سزا کو پہنچی اور ہم قوم گمراہ تہی اور امت محمدین سی
تہی تو ہمپر عذاب تخفیف کر پہر کچہہ جواب نہ اویگا روایت ہی کہ پیدا کیا اللہ تعالی
نی دوزخ مین ایک پہاڑ کہ نام اوسکا صعود ہی اوسکی ستر برس کی چڑہائی ہے
فرشتی اوسپر دوزخیونکو چڑہاوینگی پہر اونکو اوسکی اوپر سی گراوینگی اسی طرح ہزار
برس تک عذاب رہیگا پہر دوزخ والی ہاتینگی واسطی جلدی کی کہ ہماری
جگر کو آگ لگائی الہی ہماری واسطی ایک ابر بہیج کہ پانی برسی پہر اونکو
ابر معلوم ہوگا اوسمین سی سانپ اور بچہو برسینگی پہر ہزار برس کی بعد
فریاد کرینگی کہ الغیاث یعنی ہمکو پانی ملی پہر ایک ابر سیاہ نمودار ہوگا
تو دوزخی جانینگی کہ اب مینہ برسیگا بعد تہوری دیر کی سانپ مانند گردن
شتر کی برسینگی جب وی سانپ اونکو کاٹینگی او اونکا زہر ہزار برس تک رہیگا

سمای

لکہا ہی کہ پہر ساکنان دوزخ مالک کو پکارینگی وہ ہزار برس تک جواب
نہ دیگا پہر کہینگی کہ ای پروردگار ہماری ہمنی مالک کو پکارا کچہہ جواب نہ دیا
پہر پکارینگی ای مالک کباب ہو گئی دل ہماری ہمکو خنک پانی پلادو پہر مالک
اونکو آب جحیم پلادیگا تو منہ جہلس جاویگا اور منہ کا گوشت گر پڑیگا اور
جسوقت وہ گرم پانی شکم مین جاویگا تو انتڑیان کٹ کٹ کر باہر نکل
پڑینگی چنانچہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی یعنی ہمنی تیار کی ہی واسطی ظالمونکی آگ
وہ آگ اونکو چارونطرف سی پکڑینگی یعنی مانند قناتون کہیر لیگی اور
اگر فریاد کرینگی پیاس سی فریاد کو پہنچی جاوینگی ساتہ اوس پانی کی کہ مانند
تانبی گلی ہوی کی ہی وہ پانی اونکی منہ کو بہون ڈالیگا اور برا پانی ہی اور
بری جگہ ہی آگ کی اور اگر کہانا چاہینگی فریاد کرینگی تو طعام زقوم ملیگا جسوقت
کہاینگی تو دماغ اور منہ سی آگ کی شعلی نکلینگی اور دوزخی اندہی گونگی
بہری ہو جاوینگی یعنی کوئی کسیکو نہ دیکہیگا اور کوئی کسیکی فریاد کو نہ پہنچیگا
اور تمنا کرینگی موت کی تو اونکو موت بہی نہ اویگی حضرت نی فرمایا بعضی
لوگ میری امت کی سات ہزار برسکی بعد دوزخ سی چلکر نکلینگی
یہ وہ لوگ ہونگی کہ جنہون نی اپنی بدنکا گوشت حرام کہانیسی موٹا کیا ہی

اور یہ لوگ ہونگی کہ اپنی دین کو لہو لعب میں گذارتی ہیں اور کپڑا حریر ریشمی
پہنتی ہیں مگر خدا کی ہیبت سی پرہیز نہیں اور یہ وہ عالم ہونگی کہ علم پڑھ
کر عمل نہیں کرتی اور دنیا کمانیکی واسطی علم پڑھتی ہیں حدیث میں ایا ہی
کہ حضرت نی فرمایا کہ اکثریاں عالموں جی عملکی مثال خچرنکی بہرائی جاویگی دوزخمیں
ایسی عالم کو قران میں خدا نی گدہا کہا ہی اور یہ وہ لوگ ہونگی کہ اخرت سی
غافل تہی اور دنیا کی کام میں ہوشیار اور حدیث میں کہا ہی کہ ہر عضو دوزخ کا
دوزخ میں علاحدہ ہو جاویگا اور دوزخ میں ایک مکان ہی کہ نام اوسکا ویل ہی اوسمیں
کنواں عذاب کا ہی یہ اونکی واسطی ہی کہ جو کم تول کی خلق کو دیتی ہیں اور وہ ویل
ہی اونکی واسطی جو اپنی نمازوں سی بیخبر ہیں یعنی جو شخص نماز ترک وقت میں پڑھتی
ہیں چنانچہ اللہ تعالی کلام مجید میں فرماتا ہی یعنی پس عذاب ویل ہی نمازیونکی
واسطی جو اپنی نمازوں سی بیخبر ہیں یعنی نماز کبھی پڑھتی ہیں اور کبھی نہیں پڑھتی ہیں
اور وہ ویل اونکی واسطی ہی جو اپنی قول و قرار کو توڑتی ہیں اور ہر ایک
قرار توڑنی والا اگ کی سولی چڑہایا جاویگا اور وہاں اوناک سی پیپ
نکلیگی جیسا کہ کافر عذاب سی پناہ مانگیں گی ویسا ہی توڑنیوالی قول و
قرار کی عذاب سی امان طلب کرینگی اور حضرت نی فرمایا سے

که ایک گروه دوزخ مین پڑا لگا که پیٹ اوسکا سو جلد پہاڑ کی
برابر ہو جاویگا اور وه گروه طوق اور زنجیر مین جکڑا ہوا ہوگا جسوقت
وه لوگ اراده اوٹھنی کا کرینگی شکم کی بوجہہ سی گر گر پڑینگی اور
گزرونسی پاری جاینگی وه گدہونکی طرح چلا دینگی یه وه لوگ ہونگی
که بیاج اور سود کہاتی تہی پہر ایک گروه اور دوزخمین پڑیگا
که نیچی کا مونہه پاون پر پڑا ہوگا اور اوپر کا مونہه سر پر ہوگا
اور اونکی مونہوں سی پیپ اور لہو بہتا ہوگا اور دوزخکی پیاسوں
کو اب حمیم پلایا جاویگا یه وه لوگ ہونگی که جہوٹی گواہیان
دیتی تہی پہر ایک قوم پڑیگی که فرشتی اگ کی جہریان مارینگی
اور کمال لہو اگ سی جلتا ہوا اونکی بدن سی نکلیگا اور اسقدر
گندگی کی سی بو اونکی بدن سی نکلیگی که ساری دوزخی اوس
بدبو سی گہبراینگی وه بہی مثال گدہونکی چلاینگی یه وه لوگ ہین که ناحق
خون کرتی تہی اور دوزخ مین ایک جنگل ہی اوسمین ایک گروه
قید ہوگا اوسکو گندگی کی کپڑی پہنائی جاینگی اور بدن سی اوتاری
نکلینگی اور اونکا سر لوہی کی موگر سی کوٹا جاویگا یه وه لوگ ہین

کہ اپنی ماں باپکو ستاتی تھی اور ایک گروہ دوزخ میں ہوگا کہ اوسکی
پیشاب کی جگہ سی آگ نکلا کریگی اور اونکی گلی اور پانوں میں طوق
اور زنجیریں پڑی ہونگی اور وہ فریاد کرینگی کہ ہای کوی بچانیوالا ہی ہای
کوی رحم کرنیوالا ہی ہای کوی بخشنیوالا ہی یہ وہ لوگ ہونگی کہ زنا اور
حرام کرتی تھی اور جی بیونکو ناخوش رکھتی تھی اسواسطی کہ حدیث سی
ثابت ہی جو شخص نامحرم عورت کو قصداً دیکھی آنکھ سی زنا ثابت
ہوجاتا ہی مسلمان مرد اور عورتونکو چاہی کہ سوای اپنی محرم کی اور
کسیکو آنکھ سی نہ دیکھیں کہ بہت منع ہی چنانچہ خود اللہ تعالی نی آیات
سی ہماری حضرتکو تاکید فرماتا ہی کہ یعنی ای محمد تو ایمان والی مردوکی
کہدی کہ اپنی آنکھونکو نامحرم عورتونکی دیکھنی سی چھپاویں اور بچاویں
اپنی سترونکو حرام کاری سی ان آنکھونکو چھپانا نامحرم سی اور حرام کاری سی
بچانا اونکی واسطی بہت اچھا ہی بیشک اللہ تعالی تو خوب خبردار
ہی جو کچھہ تم فعل کرتی ہو اور ای محمد مسلمان عورتونکو بھی کہدی کہ وہ
بھی اپنی آنکھونکو نامحرم مردونکی دیکھنی سی چھپاویں اور اپنی شرمگاہونکو
حرام کاری سی بچاویں اور اپنا بناو سنگار کسی پر ظاہر نکریں مگر اپنی

خاوندونکی

خاوندوںکی ورسطی نباوستگار کرنا مضایقه نہیں اور حدیث میں آیا ہی
کہ چالیس دن تک چھوڑنیوالی نماز کا عذاب کیا جاویگا اور حضرت
نی فرمایا کہ جو شخص نماز چھوڑ دیتا ہی اوسکا حشر فرعون اور ہامان
اور قارون اور ابی بن خلف کی ساتھ ہوگا یعنی جو اُن کافروںکا
حال ہوگا وہی حال بی نمازیوں کا اونکی ساتھ ہوگا روایت ہی ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سی کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلعم نی کہ جب قیامت
قایم ہوگی تو ایک سانپ دوزخ سی نکلیگا کہ نام اوسکا حریش ہی
سر اوسکا ساتوین آسمان پر ہوگا اور دُم اوسکی تحت الثری میں
ہوگی حضرت جبرئیل اوس سی پوچھینگی کہ ای حریش تو دوزخ سی کیوں
نکلا ہی وہ کہیگا مجکو محمد کی امت میں پانچ گروہ درکار ہیں اول
تو چھوڑنیوالا نماز کا دوسرا نہ دینی والا زکوۃ کا اور تیسرا پینی والا شراب کا
اور چوتہا کہانیوالا بیاج کا اور پانچوان جو کہ دنیا کی باتیں مسجد میں کرتا ہی
پس وہ سانپ ان پانچو گروہ کو اپنی منہ میں لیکر دوزخ میں پہر جاویگا
نعوذ باللہ منہا روایت ہی کعب بن احبار رضی اللہ عنہ سی کہ تحقیق حضرت
نی فرمایا کہ قیامت کی دن لایا جاویگا رسطح پینی والا شراب کا

کہ اوسکے گرد نہیں کوزہ شراب کا اور اوسکے ہاتھ میں طنبور ہوگا پھر وہ آگ کے
سولی پر دھرا جاویگا اور ایک پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ فلانی شخص کا
بیٹا ہے شراب پیا کرتا تھا اسکو دوزخ میں خوب جلاؤ پھر اوسکے منہ
سے اسقدر بدبو آویگی کہ ساری دوزخی ماری بدبو کی خدا سے فریاد
کرینگے الٰہی ہم اس بدبو سے گھبراتے ہیں ہمارا دماغ سڑا جاتا ہے اور
حدیث میں آیا ہے کہ جب شرابی دوزخ میں پڑیگا بعد ہزار برسکے
پکاریگا کہ میں پیاسا ہوں مالک اوسکو اسی برس تک جواب نہ دیگا
اوسکو بدنکا پسینہ زیادہ تر اویگا اور ایذا بہت دیگا پھر پکاریگا
الٰہی یہ پسینہ مجھسے دور کر کہ بڑی بو آتی ہے وہ پسینہ اوسکے بدنسے ہرگز
دور نہوگا اوسکو اسقدر آگ لگاویگی کہ تمام بدن اوسکا خاکستر ہوکر پھر
طیار ہوتا رہیگا تمام ہڈیاں اوسکی آگ ہو جاینگی پھر اوسکے گلمیں بہاری طوق
ڈالا جاویگا اور دوزخکی زنجیروں سے مشکیں بند ہینگی پھر وہ شرابی پانی مانگیگا
اب حمیم ملیگا پھر اوسکو آگ کی صندوق میں ہزار برس قید کرینگے پھر اوسکو
نکالکر طرح طرح کا عذاب کرینگے پھر وہ فریاد کریگا کہ ہاے میں پیاسا ہوں
میرا جگر بہن گیا پھر اوسکو ایک سانپ آگ کا نگل جاویگا پھر وہ دوزخ میں

گرا ہوگا

کڑا ہوگا پہر اوسکی سر پر تاج آگ کا رکہین گی حضرت نی فرمایا کہ دوزخ مین
ایک جنگل ہی نام اوسکا ہبہب ہی اوسمین اوسکو کڑا کرینگی پہر اوسکو
چہریاں ماری گی پہر وہ شرابی حضرت کو پکاریگا وامحمداہ یا محمد میری فریاد
کو پہنچی عجب طرحکا مجہپر رنگ برنگ عذاب ہو رہا ہی مین اپکی امت مین تہا
پہر جناب پیغمبر اوسکی آواز سنین گی اوسیوقت درگاہ الٰہی مین عرض کرینگی
خداوندا مینی اپنی ایک شخص کی آواز دوزخکی طرف سی سنی ہی شاید میری
امت کا کوئی جلتا ہی اور عذاب اوسپر ہوتا ہی اللہ تعالی جل شانہ فرماویگا
ای محمد ہاں تیری امت کا یہ شخص ہی مگر شراب پیتا تہا اور نشہ کی حالت مین
مر گیا تہا لیکن مینی اوسکو حالت مستی مین اوٹہایا جو کوئی جس حال مین مریگا
اوسی حال مین اوسکا حشر ہوگا پہر جناب محمد مصطفی عرض کرینگی خداوندا
اسکو ہمیشہ عذاب ہوگا یا وہ دوزخ سی نکالا جاویگا جناب ارحم الراحمین فرماویگا
کہ وہ اپنی سزا کو پہنچ گیا اب وہ دوزخ سی نکلیگا کیونکہ اسنے میری توحید اور میرے
رسالت کا اقرار کرتا تہا اپنی شرکت کیا تہا مگر شراب مین گرفتار تہا دلمین اسکی نور ایمان
کا تہا اسواسطی مینی اسکو بخشا پہر حضرت بہی اوسکی شفاعت کرینگی وہ شخص
دوزخ سی نکلیگا اور بہشت مین داخل ہوگا جو شخص کہ اور شراب کشی تو بہ کریگا

اگرچہ گناہ کی سبب سی دوزخ میں پڑینگا لیکن انجام اوسکا بخیر ہی مشرک کو
اللہ تعالی ہرگز نہ بخشیگا غرضکہ اسیطرح سب گناہ کبیرہ کا عذاب جدا جدا مقرر
ہی اللہ تعالی ساری عذابوں سی پناہ میں رکھی عبداللہ بن عباس سی روایت ہی
کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی گنہگار لوگ ہزار برس کی بعد دوزخ میں جلکر
پکارینگی یا اللہ پھر ہزار برس کی بعد ندا کرینگی یا قیوم پھر ہزار برس کی بعد امت
کی لوگ کہینگی یا رحمن پھر ہزار برس کی بعد چلاوینگی یا رحیم پھر ہزار برس کی بعد
پکارینگی یا حنان پھر ہزار برس کی آواز کرینگی یا منان پھر اللہ تعالی کا حکم جبرئیل کو ہوویگا
کہ ای جبرئیل آتش دوزخ نی گنہگار امت محمد کا ساتھ کیا معاملہ کیا ہی عرض کرینگی
الہی تو خوب غیبوں کا حال جانتا ہی اور تو دانا اور بینا ہی اونکی حال سی کچھہ میری
کہنی کی احتیاج نہیں پھر جناب ارحم الراحمین کہیگا ای جبرئیل جا اور دیکھ کیا حال ہی
اونکا اب وقت ہماری رحم کا ہی پھر جبرئیل حکم رب جلیل کا سنتی ہی مالک
کی پاس جاوینگی مالک دوزخ اونکی تعظیم کو اوٹھیگا اور پوچھیگا کہ ای جبرئیل
اس مقام پر کسواسطی آئی ہو تمہاری صورت رحم کی ہی اور میری صورت قہر کی ہی
جبرئیل کہینگی پہلا تو کہی گنہگار امت محمد کی ساتھ کیا معاملہ کیا ہی وہ جواب دیگا
اونکا تو برا حال ہی اور تنگ مقام میں ہیں آگ اونکی ہڈیوں تک کو کھا گئی ہی

دل انکا

گوشت پوست کچھ باقی نہ رہا لیکن سینہ و دل اونکا سلامت رہا ہے کہ
اوسمیں ایمان تہا پھر جبرئیل کہنے لگے اے مالک پہلے تو حجاب میرے سامنے سے دور کر
کہ میں بھی تو اونکا حال دیکھوں پھر حجاب دور ہوگا جبرئیل دوزخیوں کے طرف
دیکھنے لگے کہ برا حال ہے جو وقت دوزخی جبرئیل کو دیکھینگے تو سب کہنے لگے سبحان اللہ
کیا اچھی صورت کا فرشتہ آیا ہے یہ فرشتہ ہمکو عذاب سے نکالیگا پھر دوزخی مالک
پوچھنے لگے کہ یہ خوبصورت فرشتہ کون ہے مالک کہیگا کہ جبرئیل امانت دار خدای
کریم ہے محمد پر بھی وحی لاتے تھے اب تمہارے دل مخلصی کے قریب آئے اس وقت
دوزخی نام محمد کا سنتے بے اختیار چلاوینگے یا محمداہ پھر سب آبدیدہ ہوکر کہینگے
اے جبرئیل ہمارا اسلام محمد پر پہنچاو اور ہمارے اس حال زبون سے آگاہ کر دو کہ یا رسول اللہ
آپ ہمکو بھول گئے اور آپ دوزخمیں ہمکو چھوڑ گئے ہم کئی ہزار برس دوزخمیں جلتے
یہ حال سنتے ہی درگاہ الٰہی میں حاضر ہونگے اللہ تعالی فرماویگا تو نے کس طرح محمد کے
امت کا حال دیکھا عرض کرینگے یارب تو اونکے حال سے خوب واقف ہے وہ
تنگ مکان میں ہیں سارا بدن اونکا آگ کا ہو گیا ہے پھر پوچھیگا کہ کچھ امت محمدی
محمد کو اونہوں نے کہا ہے عرض کرینگے کہ ہاں محمد سے کہا ہے کہ ہمارا اسلام پہنچاو
اور ہمارے زبون حال سے واقف کرو پھر خدای تعالی فرماویگا کہ جا محمد کو

امت کی حال مطلع کر جبریل یہ فرمان سنتی ہی جہٹ پٹ حضرت کے
پاس حاضر ہونگی روایت صحیح ہی کہ اوس دن حضرت بھی درخت
طوبی کی تحت پر ایک موتی کی خیمہ میں بیٹھی ہونگی اور اوس خیمہ کے
چار ہزار دروازی سنہری ہونگی پہر جبریل رو کر عرض کرینگی کہ یا رسول اللہ
میں اپکی امت گنہگار کو دوزخ میں جلتا دیکہہ ایا ہوں کبیرہ گناہ کرکی
مر گئی تھی اسلئی عذاب دوزخ میں گرفتار ہیں اپکو سبہی سلام کہا ہی
اور پکار رہی ہیں کہ یا محمداہ جناب پیغمبری اختیار رو کر کہنی لگی یعنی ای
امت میری میں حاضر ہوں پہر حضرت عرش معلی کی تلی تشریف لاوینگی
اور ساری پیغمبر اور اپکی امتکی متقی لوگ پشت مبارک کیطرف کہڑی ہونگی
پہر اللہ تعالی کی اسقدر حمد و ثنا بیان کرینگی کہ ایسی حمد و ثنا کبہی کی ہو
پہر حضرت حمد و ثنا بیان کرتی ہوئی سجدہ میں گر پڑینگی بعضی کہتی ہیں ایک سات
دن تک سجدہ میں رہینگی اور بعضی کہتی ہیں کہ چودہ دن تک سجدہ میں پڑی رہینگی
پہر حق تعالی جلت نے فرماویگا ای حبیب میری تو اپنی سر کو اوٹہا
اور جو چاہی سوال کر کہ میں قبول کرونگا پہر حضرت روتی ہوئی عرض کرینگی
کہ الہی میری امت کی لوگ دوزخ جل لی اور اپنی سزا کو پہنچی الہی اونکو
دوزخ سی نکال

دوزخ سی نکال کر بہشت میں داخل کر جناب الہی فرماویگا کہ میں نی تیری
شفاعت قبول کی تو اب جا اور اونکو میرا سلام پہنچاو اور نکال
دوزخ سی جس کسینی صدق دلسی کہا ہو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
پہر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معہ مومنون اور متقیونکی ساتہ دوزخ کی
طرف جاوینگی جو وقت مالک چہرہ مبارک مشاہدہ کریگا اوسی وقت
تعظیم کیو اسطی منبر سی اوتریگا حضرت پوچہینگی ای مالک میری امتکا
کیا حال ہی عرض کریگا کہ برا حال اور تنگ اور تنگ مکان کی عذاب
مبتلا ہیں پہر حضرت مالک سی دروازہ کہلواینگی ساری محمد کو دیکہکر
چلا اوٹہینگی کہ یا رسول اللہ اگر دیکہی کہ ہم زانو تک جلگی کوئی پکارتا
یا رسول اللہ ہمکو دوزخ نی اسقدر جلایا کہ تمام ہڈیاں ہماری اگ کی مونہیں
کوئی پکارتا یا نبی اللہ ہم سینی تک جلگی کوئی بولیگا کہ یا محمد ہم سر کی
پاؤں تلک جلگی دوزخ میں یا رسول اللہ کیا اپ ہمکو بہول گئی تب حضرت
عذر کرینگی کہ ہمکو تمہاری حال خبر نہ تہی پہر حضرت سبکو دوزخ سی نکالین
گی سبکا بدن مثال کوئلی کی کالا ہوگا پہر اپ سبکو بیجا کر ایک درخت
کی تلی کہڑا کرینگی اوس درخت کی جڑ سی نہر الحیات جاری ہوگی

اوسمین سبکو غسل دلواوینگی جسوقت وہ لوگ نہر الحیات سی نہاکر
نکلینگی تو بدن اونکا مانند چودہوین رات کی چاند کی چمکتا ہوگا لیکن
پیشانی پر لکہا ہوگا کہ یہ قوم جہنمی ہین آزاد کی ہوئی رحمن کی یعنی اللہ تعالی
نی اونکو ابہی دوزخ سی آزاد کیا ہی بعد سب بہشت مین داخل ہوینگی جنتی
بہشتی اونکو دیکہکر آپس مین چرچا کرینگی کہ شاید انکو اللہ تعالی نی دوزخ سی
نکالا ہی کہ انکی پیشانی پر لکہا ہی کہ یہ قوم جہنمی ہین جہنم سی آزاد کی ہوئی جنتی
تو یہ خطاب اونکو برا معلوم ہوگا عرض کرینگی الہی جسطرح تو نی ہمکو دوزخ سی
آزاد کیا ہی اسیطرح ہم امیدوار ہین کہ یہ خطاب بہی ہمارا ماتہی سی دور ہو
پہر اللہ تعالی اوس ملکونکو اونکی پیشانی سی دور کریگا پہر کوئی نہ کہیگا کہ
یہ لوگ دوزخ سی آئی ہین جسوقت کافر دیکہینگی کہ یہ قوم مسلمان دوزخ سی
نکلکر بہشت مین گئی تو سب بول اوٹہینگی ای کاش کہ ہم بہی ایمان دار مسلمان
ہوتی تو ہم بہی اسطرح دوزخ سی نکلکر بہشت مین جاتی ابدالاباد دوزخ مین
نرہتی انس سی روایت ہی کہ قیامت کیدن موت ابلق بکری کی صورت
بنکر لائی جاویگی اور بہشت والوں سی کہا جاویگا کہ تم اسکو پہچانتی ہو سب
بولینگی کہ البتہ ہم پہچانتی ہین کہ یہ موت ہی پہر موت کو دوزخ کی طرف

کرکے کافروں کو دکھلاوینگے اور فرشتے کہینگے کہ تم پہچانتے ہو کہ یہ کون
ہے کافر کہیں گے کہ ہاں یہ موت ہے پھر موت کو درمیان جنت اور دوزخ کے
ذبح کرینگے تب فرشتے جنت کی طرف متوجہ ہو کر کہینگے اے اہل بہشت
اب تم ہمیشہ بہشت میں چین و آرام کرو اب تم کو کچھ خوف ہے نہ رنج
اب تمہاری موت بھی ذبح ہوئی اب بھی تم کو موت نہ آویگی
سب پکار کر بولینگے کہ الحمد للہ ہم کو اللہ تعالی نے بہشت کا وارث کر دیا
جو وعدہ ہمارے رب نے ہم سے کیا تھا پورا ہوا پھر ملائکہ دوزخ کی
طرف اپنا منہ کرکے کہیں گے اے دوزخیو تمہاری موت ذبح ہوئی ہے
اب تمہاری موت کو بھی موت آئی اب تم ہمیشہ دوزخ میں پڑے رہو
تم کافر اور مشرک تھے بہشت تم پر حرام ہے اب تم پکارو انکو جنکو
تم دنیا میں سوا خدا کے مدد کے واسطے پکارتے تھے اور بلاؤ انکو جنکو
خدا کا شریک ٹھہراتے تھے پھر کافر کچھ جواب نہ دینگے جب سارے کافر
یہ طعنہ تشنیع سنینگے تو مایوس ہو کر کہینگے اب ہماری آس دوزخ سے
نکلنے کی نہیں رہی پھر اللہ تعالی کی طرف سے آواز سنینگے کہ جیسے
تم ہم کو اور آجکے دن کو دنیا میں بھول گئے تھے اب ہم بھی تم کو فراموش کیا

پھر دروازہ دوزخ کا بند ہو جاویگا کبھی نہ کھلیگا الٰہی مسلمان کر کے
دنیا سی اوٹھانا اور اپنی قہر سی بچانا حدیث مین روایت ہی
کہ جب جہنم کو قیامت کی دن کھڑا کرینگی تو ساری پیغمبر اپنی امت کی
ساتھ اوسکی کناری کھڑی ہونگی اور سبکی نامۂ اعمال ہاتھ مین دی جاوینگی
اور جب دوزخ کو دیکھینگی اور اوسکی آواز کو پاوینگی سبکی راہ سی سبکی لی
تو ہر شخص یہ اوکھا نفسی نفسی یہان تک خلیل اللہ اور کلیم اللہ بھی نفسی نفسی کہینگی
اور کہینگی ہر پیغمبر اپنی اپنی امت سی کہیگا کہ ہمکو طاقت بخشانیکی نہیں ہی
ہم اپنی حال مین حیران ہورہی ہین پھر ہماری حضرت بولینگی امتی امتی اسی وقت
اگ اونکی نزدیک اویگی تو جناب پیغمبر فرماوینگی کہ ای اگ طفل نمازیونکی
اور طفل صدقہ دینی والونکی اور طفل روزہ دارونکی ان لوگونکی پاس جلی جا
وہ نہ جاویگی پھر جبرئیل کہینگی کہ رسول اللہ یون کہتی ہین کہ ای اگ صدق
دینیوالونکی اور توبہ کرنیوالونکی انکی پاس سی چلی جا جب حضرت اسی
طرح سی کہینگی پھر وہ اگ چلی جاویگی اور حدیث مین ایا ہی کہ بعضی
گنہگارونکو جو دنیا مین خوف الٰہی سی روتی ہین اونکو کناری دوزخ کی
کھڑا کرینگی اور اگ قصد جلانیکا کریگی پھر فرشتی اوسیوقت اون گنہگارونکی

کو دیکھ

آنسوؤنکو لاکر آتش دوزخ پر چھڑکینگی وو آگ فی الفور ٹھنڈی ہو جاویگی
اور لکھا ہی کہ ایک شخص کو ملائک پکڑ کر دوزخ کی طرف لیجاوینگی وہ
مدہ اپنی دلمین رب سی کہیگا کہ یارب تیرا رسول فرمایا کرتا تھا کہ جو کوئی روے
خوف خدا سی اتھا تک کہ ایک بال بھی تر ہو جاوے تو اللہ تعالی دوزخ کی
آگ سی بچاویگا الہی تو دانا بینا ہی کہ مین دنیا مین تیری خوف سی خالی
مکان رویا کرتا تھا مجکو دوزخ مین نہ ڈالنا الہی تو مختار ہی اور تیرا رسول
برحق ہی پہر اوسکو اللہ تعالی رونیکی برکت سی بخشدیگا اس طرح بہت
حکایتین حدیث مین آئی ہین مسلمانونکو چاہی کہ جناب الہی مین توبہ
کرتی رہین اور اوسکی فضل و کرم کی امیدوار رہین اللہ تعالی اپنی
حبیب کی طفیل سی بخشدیگا الہی تو اپنی فضل و کرم سی سب مسلمانونکو
کفر اور شرک سی بچا ہو اور مین تیری درگاہ پہ مناجات کرتا ہوں
قبول فرما بطفیل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی کہ جنکی
شفاعت کی امیدوار ہم سب گنہگار ہین آمین یا رب العالمین

مناجات

الہی اپنی نبی کا مجھی زائر دکھا ۔ حرم کعبہ کا اپنی مجھی حصار دکھا
گناہ رکھے تو مجھی الحذر گناہو سی ۔ الہی مجھکو گناہونکا تو نہ بار دکھا

الٰہی مجھکو بچا تا تو شرک و بدعت سی ٭ نہ راہ مجھکو ضلالت کی زینہار دکھلا

الٰہی تجھسی دعا ہی یہی مری ہر دم ٭ کہ مجھکو شہر مدینہ بہی ایکبار دکھلا

یہی میں کہتا ہوں ہے تجھسی مری خداوندا ٭ کہ قافلوں کا نہ تو مجھکو کاروبار دکھلا

بچانا میری تئیں حق تو کار شیطان سی ٭ نہ راہ مجھکو تو شیطان کی خار دار دکھلا

بچانا مجھکو خدا کبر اور تکبر سی ٭ بہشت تو میری تئیں عجز و انکسار دکھلا

الٰہی سخت گرفتار ہوں گناہوں میں ٭ نہ راہ مجھکو بدونکی نہ زینہار دکھلا

الٰہی مجھہ سا ہی رکہہ نگاہ کرم ٭ تو مجھکو راہ محمد کی استوار دکھلا

الٰہی عشق مجازی سی تو رہا کیجو ٭ مجھی تو عشق حقیقی کی اب بہار دکھلا

الٰہی بخشدی فیاض کی خطا و نکو

جمال احمد مختار با وقار دکھلا

الحمد للہ والمنت کہ نسخہ قیامت نامہ بتاریخ فرخ سیر دوم شہر رمضان المبارک سنہ ۱۲۷۷

صورت اختتام یافت

حساب جمادی الاول روز ... ۱۲۸۱

بیع

بابت ... [illegible]	الایی خورد [illegible]	نام مسماة ربکلی [illegible]	مطابه [illegible]
چلکن [illegible]	جرا [illegible]	خوربان [illegible]	جور جوربان [illegible]

حساب دوم

میر

زرد [illegible]	رو ... زرد [illegible]	رو ... مساة [illegible]	دال ... [illegible]
برنج [illegible]	مصالح [illegible]	نمک [illegible]	... سوخته [illegible]
نقد [illegible]	نام ... محمد دال ... [illegible]	... [illegible]	نام ... محمد [illegible]
... [illegible]	اب ... [illegible]	نام ... [illegible]	... چوکته [illegible]
نام ... [illegible]			کاری ... [illegible]

(١٨)

مسکہ مرزا علی بخش ولد مرزا رستم بیگ ساکن محلہ گنج

جو مبلغ ۵ عدد روپیہ سکہ چہرہ شاہی کا ادہار لیکر

عوض مہینہ ایک ہونا ہوں بلا اقساط بسم اللہ رقم قرض مبلغ ساکن

رستوگی ٹولہ مرصع بیگ اپنی بخت لکھ دی ملکی لا

اور سود اسکا فیصد دو روپیہ ماہواری مقرر کیا ہے اقرار

ہے کہ مبلغ دو روپیہ ماہواری قسط ادا کرونگا اور قسط

مذکور ماہ بماہ ہوتا جاویگا اور کچھ عذر وحیلہ درمیان مبلغ

نہ لاؤنگا ... ابتک کلمہ لکھ دیا کہ سند

ہووے اور وقت ضرورت کام آوے تحریر فی التاریخ ۹ ربیع

روز ... ہجری

تمسکات سند ملکوگا معه

ملکه میرزا رحمت حسین ساکن قائم

غرض مبلغ [illegible] روپیه [illegible] ادهار [illegible] روپیه مبلغ [illegible] ساکن مذکور

پاس الله [illegible] ولد [illegible] ساکن [illegible] فرض [illegible]

سود اقرار [illegible] مبلغ [illegible] روپیه ماهواری قسط ادا در قسط مذکور [illegible] ادا [illegible]

کرده [illegible] [illegible] [illegible] لکه [illegible]

دست [illegible] تحریر فی التاریخ [illegible] جمادی [illegible] ۲۵ [illegible] ۱۲۶۱

[illegible]

اصل [illegible] سود [illegible]

گواه [illegible] ولد [illegible] ساکن [illegible]

گواه [illegible] ولد [illegible] ساکن مذکور

۱۶ جمادی الثانی ۱۶ رجب [illegible] شعبان [illegible] ذیحجه [illegible]

محرم [illegible]

اسمای مبارک پیغمبران وغیره

حضرت آدم حضرت شیث حضرت ادریس حضرت نوح حضرت هود حضرت صالح حضرت ابرهیم حضرت اسمعیل

حضرت اسحاق حضرت یعقوب حضرت یوسف حضرت ایوب حضرت شعیب حضرت موسی حضرت هارون حضرت داود

حضرت لوط حضرت سلیمان حضرت الیاس حضرت عیسی حضرت خضر حضرت زکریا حضرت یحیی حضرت یونس

حضرت یوشع بن نون حضرت ذوالکفل حضرت محمد ولد حضرت عبدالله ابن حضرت عبدالمطلب بن عبدالمناف حضرت ابا حضرت امیر

حضرت ابوطالب فاطمه بنت اسد اسمای اصحاب حضرت ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی ابوبکر

حضرت انس حضرت [illegible] حضرت [illegible] حضرت [illegible] حضرت [illegible] حضرت [illegible] حضرت حمزه حضرت جعفر طیار

حضرت عبدالله سید احمد کبیر سید سالار خواجه خضر خواجه اجمیر سرمست شمس تبریز [illegible]

جمن جتی مختیار حضرت لوا حضرت [illegible] حضرت [illegible] حضرت سلمان فارسی حضرت بابا [illegible]

حضرت [illegible] حضرت [illegible] حضرت [illegible]

تاریخ ۷ ماه شوال روز جمعه [illegible]

روانه [illegible]

[illegible]

[illegible]

یہان آیا تہوڑے عرصہ کے بعد نواب عالی جاہ جنکی تعریف بیان سے باہر اور قدردانی
مین نہ کوئی اون کا مثل نہ ہمسر ہے زمانی مین اونکی الطاف کے دبدبے سے شیر اور بکرے
ایک گہاٹ پانی پیتے ہی اور خلقت اونکی اخلاق اور پرسکی سہارے سے دنیا مین بستی ہے
جہان مین سخاوت اونکی عالمگیر اور عالم مین وسیلہ اونکا کبیر ہے اگر اونکی عمل مین
کوئی فریب سے جہوٹ کو سچ کی ساتہ ملاوے تو انصاف اون کا دودہ کا دودہ پانی کا
پانی الگ کر دیکہاتی ہے روشنی اونکی اقبال کی چارون طرف ایسی پہیلی ہی کہ چاند کے
چاندنی اوسکی سامنے میلی ہی حاکم امیر حاتم بے نظیر نواب مستطاب جناب ایریبل جیمس ٹامسن
صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر کی حضور سے حکم پہونچا کہ ایک انشا مختصر کہ لڑکے اوسکو سمجہ
سکین اور اوس لکہنے پڑہنے کی تعلیم پاوین اردو مین طیار ہو ہرچند کہ فقیر کے جاننے
والی اچہی طرح جانتے ہین کہ اگر مجہسے نظم خواہ نثر فارسی کی فرمایش ہوتی تو وہ زیادہ
تر مناسب حال فقیر کے ہوتی لیکن بجالانا حاکم کی حکم کا واجب جانکر اوراق لکہہ کر
اوسکی چار باب تقریر کئی اور بہار بیخزان اوس کا نام رکہا **پہلا باب** نظم اور نثر کے
بیان مین **دوسرا باب** بعضی دستورات اور خطوط کی قاعدون کی بیان مین
تیسرا باب رقعات مین **چوتہی باب** مین دستاویزون کا حال اور ہر ایک
کی مثال کہ جاننا اوسکا ہر کسی کو ضرور ہے خدا قبول فرماوے اور لڑکون کو

اس سی نفع پہونچاوی **پہلا باب نظم اور نثر کے بیان مین** جاننا چاہیی کہ جو لفظ معنی دار زبان
سے نکلی اوس کو کلمہ کہتی ہین جیسے آنا جانا کہا آیا گیا زید عمرو جس مین دو کلمہ یا دو
سی زیادہ ہون اوس کو کلام کہتی ہین جیسی زید نی دیکہا اور خالد نے کہا نہ کہا گیا
پہر یہ کلام دو حال سی خالی نہین ہی نظم ہوگا خواہ نثر اب ان دونکا بیان دو
فصلون مین لکہدیتا ہون **پہلی فصل** ہر چند کہ نظم کی قواعد بہت طول اور
طویل اور مشکل ہین لیکن یہان سہل سہل باتین جو سمجہہ مین آئین اور جاننا اوسکا
مبتدیونکو ضرور ہی لکہی جاتی ہین **نظم** اوس کلام کہتی ہین جو وزن اور قافیہ
رکہتا ہو اگر یہہ ایک ہی فقرہ کسی وزن پر پایا جاتی تو اوس کو مصرعہ کہتی ہین جیسی
مصرعہ دل پتر زلف مین اسیر ہوا **۔۔** اور اگر دو مصرعہ ہو تو اوس کو شعر اور بیت
اور فرد کہتی ہین جیسے **شعر** گلگیر نے کاٹ کر سر شمع پروانہ سی شب جلی گئی کیے
اور نظم کی دس قسمین مین غزل قصیدہ تشبیب قطعہ رباعی فرد مثنوی ترجیع
بند مسمط و مستزاد **غزل** لغت مین عورتون سی باتین کی اور عورتون کی باتون
اور عورتون کی عشق کی باتون کو کہتی ہین اور شاعر غزل اوس نظم کہتی ہین جس
مین عشق اور محبت اور معشوقکی حسن اور جمال اور جدائی کی قلق اور رنج
اور وصل کی خوشی کا احوال ہو غزل مین پہلی شعر کی دونو مصرعہ کا قافیہ برابر ہونا ہے

اور اوسکو

اور اوسکو مطلع اور دوسرے شعر کو زیب مطلع اور اخر کی شعر مین شاعر کا نام جسکو
تخلص کہتی ہوتا ہی اوسکو مقطع کہتی ہین حال کی شاعر مقطع مین اپنا تخلص ضرور
لاتی ہین اگلی شاعرون کو اسکی قید نہتی اور غزل مین شعر کا مضمون علیحدہ اور
تحلف ہوتا ہی یعنی جائز ہی کہ اگر مطلع مین وصل کا حال باندہین جدائی کا ملال
بیان کرین عربی مین مرد کا عشق عورتکی ساتھ اور فارسی مین مرد کا عشق امرد کے
ساتھ اور یہا ہان مین عورت کا عشق مرد کی ساتھ باندہتی ہین اردو زبان
مین اکثر فارسی ہی کی پیروی ہوتی ہی مگر کہیں عربیکی طور پر مرد کا عشق عورتکی
بہی بیان کرتی ہین اور اصل تعریف غزل کی یہی ہی کہ اوسمین مضمون عشق کا ہو
اور اب لوگ شراب اور کباب اور وعظ اور نصیحت اور معرفت کے مضمون بہی باندہا
کرتی ہین اور نئی طرح ایک اور یہ نکلی ہی کہ اپنی معشوق کو دوسرے کا عاشق
بہرا کر کچہ اوسکی بیتابی کچہ رشک کچہ اور چیڑ چہاڑ کے باتین لکہتی ہین اوس سی
عجب غریب لطف اور بہت مزہ حاصل ہوتا ہی محققین کی نزدیک غزل پانچ
شعر سی کم نہین ہوتی اور گیارہ سی زیادہ نہین پر اس زمانہ مین سترہ اور
اونیس اور اکیس بلکہ اوس سی زیادہ کہتی ہین لیکن بعضی اگلی شاعرونکی
نزدیک غزل کی تعداد کم سی کم تین شعر اور انتہا پچیس شعر تک ہے

مثال اوسکی

مہر کی تجہ سی توقع سی ستمگر نکلا ۔ موم سمجھی تہی تیری دلکو سو تو پتھر نکلا

داغ ہون رشک محبت سی کہ اتنا بیتاب ۔ کس کی تسکین کی لیئی گہر سی تو باہر نکلا

جیتی جی آہ تیری کوچہ سی کوئی نہ پہرا ۔ جو ستمدیدہ رہا جاکی سو مرکر نکلا

اشک تر قطرۂ خون لخت جگر پارۂ دل ۔ ایک سی ایک عدد آنکہ سی بہتر نکلا

ہمنی جانا تہا لکہی گا تو کوئی حرف ای میر ۔ پر تیرا نامہ تو ایک شوق کا دفتر نکلا

قصیده لغت مین چار ہیئے شعر کو کہتی ہین اور شاعر اوس نظم کو قصیده
جسمین ایک مطلع خواہ دو مطلع یا اوس سی زیادہ ہون اور شعر اوسکی پندرہ
کم نہون انتہا ستره شعر تک بعضون کی نزدیک تعداد اوسکی کم سی کم پچیس شعر
اور انتہا ایک سو ستره شعر تک ہی اور عرب کی شاعر پانسو شعر کا بہی قصیده
لکہتی ہین اور بعضی فارسی کی شاعر ایک بیس شعر قصیده کی حد مقرر کرتی ہین
لیکن اب تو اردو اور فارسی کی قصیده دو سو اشعار ہوتی ہین اور قصیده مین
قید کچہ اسبات نہیں ہوتی کہ حرف عشق اور محبت اور معشوق کی حسن اور جمال
ہی کا اوسمین بیان ہو بلکہ تمہید مین کبہی بہار اور گلزار کی تعریف ہوتی ہے یا
تو اوسکو بہاریہ اور معشوق کی صفت اور جدائی کی حال مین ہو تو عشقیہ اور
گردش زمانہ کی شکایت ہو تو حالیہ اور اپنی تعریف مین ہو تو فخریہ کہتی ہین

کبہی ایسا ہوتا ہی کہ آخر مین جو حرف واقع ہوتا ہی اوسی حرف کی ساتہہ قصیدہ
کو نسبت دیتی ہین اگر جیم ہو تو جیمیہ اور لام ہو تو لامیہ اور میم ہو تو میمیہ کہتی ہین اور کبہی
قصیدہ کا نام اوسکی مرتبہ پر لحاظ کرکے رکہتی ہین خاکچہ فقیر کی ایک قصیدہ فارسی
کا نام الہامیہ ہی جسکا ہر ایک شعر صنعت خاص مین لکہا گیا اور دوسرا قصیدہ ہمیشہ
ہی جس کی ہر شعر کی ردیف آفتاب ہی اور جس قصیدہ مین دو مطلع سی زیادہ
ہون تو اوسکو ذو المطلع کہتی ہین اور جب قصیدہ کی ابتدا مین کچہہ شعر بہار کی وصف
یا زمانہ کی شکایت خواہ عشق اور حسن وغیرہ کی بیان مین لکہہ کر مطلب کی طرف متوجہ
ہوتی ہین اور مدح یا جو منظور ہو لکہا چاہتی ہین تو اوسکو گریز اور حسن تخلص
اور تخلص کہتی ہین گریز اس وجہ سی کہ جس بیان کو اصل مطلب کی پہلی شروع کیا
وہان سی بہاگ کر مدعا بیان کرنی لگا اور حسن تخلص ہی اسی سبب سے کہ جس بیان
مین اصل مطلب سی نہین ہٹ گیا تہا وہان سی خوب صورتی کی ساتہہ خلاصی حاصل
کر کی مطلب پر آپہنچا اور اوس ارادہ پر ایک اشارہ معقول بہی کر دیا کرتی ہین
اور ممدوح کو ایک ہی قصیدہ مین غایت فرض کر کی مدح کرتی ہین پہر خطاب پرائی
مخاطب کی طور پر تعریف کرتی ہین اور اس ارادہ پر بہی اشارہ کرنی کا معقول
ہی اور آخر قصیدہ جو مدح مین لکہا جاتا ہی دعای ممدوح سی خالی نہین ہوتا

اوس مقام دعائیہ کہتی ہین اور یک بات اور ہی ہوتی ہی کہ دعا شرط کی ساتھہ ادا
کرتی ہین اسطرح کہ تیرا اقبال رہی جب تک زمین اور آسمان ہی اس کو شرطیہ کہتی ہین
اور بعضی صرف دعائیہ **مثال اس قصیدہ کی جو تشبیب کے ساتھہ ہی انتخاب**
کی طور پر بہ قدرت لقب ہی میری کلک گوہر افشان کا ہا بیاض صبح ایک سادہ
ورق ہی میری دیوان کا ہا سحاب بلکہ جان ہون گر مین سرسون گشت گرد سبز
روان ہو جوی خشک گلستان مین چشمہ حیوان کا ہا دہن شاعری کی گوہر معنی
نہ پیدا ہو ہا نہ ٹپکی گر صدف مین اوتک قطرہ میری نیسان کا ہا نیابت اپنی بخشی
مبدء فیاض نی مجکو ہا زمین تا آسمان ممنون ہی میری بذل احسان کا
ہا میری زیر قدم ہی تخت شاہی جسن ولایت مین ہا دنیا کی درم و دد کو عار تہا
منصب سلطان کا ہا رہا مین ڈہر مین رندن اسکا سبب سی امین ہا گہر لوگیا
خطر ہی لطمہ گرداب عما کا ہا میری خاک قدم سی تاج خسرو استعانت لی ہا
میری نعلین کو دی نقل ہندسی تاج سلطان کا ہا جیسی کہتی ہین سب فردوس پایین
باغ میرا ہی ہا مجھی گر سیٹی لقا احور و غلمان کا ہا فناقی المرتضی کی زیر سی
جسکو ہوا آگاہی ہا مقام اوس شخص پر ہی کشف میری عزت و شان کا ہا
عروس دہن کو میری عقد سی سو سو تفاخر ہی ہا شہیدی منقبت خوان ہون جناب شاہ مردان کا ہا

۱۲ اسلامی

مانا پر اسلیے بلند ہووے پاس شہر بُردا لگا مانا فضای لامکان سی قرب ہی ہیری
سسا لگا مانا جو پوچھا منی او سکا مرتبہ بطریقت سی مانا تیا پاجان مین مجکو علی
ہی نام نرد الگا مانا نبو بلی پوڑنی مین اوسن کا بر ابراہیم ہا تہا مانا اگر ہوتا نہ زیر
پا کتف شاہ رسول لگا مانا تو ارد کی یہ بعنی جب لکہا شعر اوسکی مدحتین پری مضمون
سی مضمون پڑ گیا ہی نظم ور الگا بہت دشوار تہا یو ار کیونکر پہاندتی امت مانا اگر
وہ در ہوتا مصفع کی شہر عرفان کا مانا شرف حاصل ہوا ہی کیچہ کو اوسکی دلا دیتی بستی
پر شنش کا وہ مخزن تک ہگا ہر سلا لگا مانا حقیقت جزو کل کی اب ہر پا شاہ روشن
ہی مانا کہون کیا حال اپنی حسرت و درد فراوان کا مانا نہ ایک محظہ نی گلرنگ
بی کر بنی مستی کی مانا نہ ایک لمحہ رہا نظارگی مین روی خبدان کا مانا دلیکن
مجکو لطف تمام سی امیدوارنق ہی مانا کر دگی جبر دم مین تم ہیرے صدبسار لقفا
لگا مانا تصور ایلی صورت کا وقت نزع مجکو ہو مانا میرا ماتم ترا مشرق ہی مہر
درخشان کا مانا سنہد ہی مصطفی کا لاڈ حیدر کا بیارا ہون مانا مجہی کیا خوف
سی بردہ ہو مین پناہ شہد ان کا **تشبیب** لغت مین جوانیکی دیونن
کانکور اور عشق کا حال بیان کرنی کو کہتی ہین اور شاعرونکی نزدیک
تشبیب اوس کا نام ہی جو قصیدہ مین چند اشعار تمہید کی طور بر مدح پا ہجو

سے پہلے لکھی جاتی ہیں اور شاید پہلے ہی عادت ہو کہ ان شعروں میں مضمون عشقیہ ہے
لکھتے ہوں لیکن اب اسکی قید باقی نہیں رہی بہار خواہ حسن اور یا عشق اور جس
طرح کی شعر جس بیان میں ہوں اوسکو تشبیب کہی ہیں یہاں سے معلوم ہوا کہ
تشبیب حقیقت میں قصیدہ سے متعلق ہے گویا اوس کا دیباچہ اور جزو قصیدہ ہے
اس صورت میں قسم علیحدہ نہ ٹھہری بلکہ قصیدہ کی شمار میں ہے لیکن مجمع الصنائع
اور اکثر کتابوں میں اوسکو قصیدہ سے علیحدہ لکھا ہے مثال اوسکی قصیدہ کی
مثال میں آچکی ہے **فایدہ** جو قصیدہ تشبیب کے ساتھ ہو اور اوسمیں پہلے
سے ہی مدح خواہ ہجو شروع کر دیں اوسکو مجید اور جسمیں تخلص یعنی گریز ہو
اوسکو متقیضب کہتی ہیں جیسا کہ اس قصیدہ میں ہے اور خود ستائی اشارہ باب
کا کرتا ہے **قصیدہ مجید کی مثال انتخاب کی طور پر** ، طلوع روشنی جبیں نشان
ہونے کی آمد کا ، ظہور حق کی حجت ہے جہان میں نور احمد کا ، دبستان ازل
میں وہ معلم عقل کل کا تھا ، نہ تھا نام و نشان جس دم ابن لوح زبرجد کا ،
چمن پیرائے کن فراش اوسکی بزم رنگین میں ، بہار آفرینش ایک بوٹا اوسکی
مسند کا ، عجم میں زلزلہ نوشیروانی قصر پر آیا ، عرب میں شور اوٹھا
جسدم اوسکی آمد آمد کا ، شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم کو اوسی ،

ز لمعہ فانی

ماما نہ تہا فخر عالم فخر تہا اپنی اپ جد کا ماما شب وروز اوسکی صاحبزادو لنکا گہوارہ
احلبان بہا ماما عجب وسبب یاد تہا روح لا مین کوہی خوشلید کا ماما اہ اس
عالم مین رونق بخش تہا حوردن کی نکین کو ماما گیا حب مین طوبا نکی سایہ
اوس شہی قدکا ماما شب معراج چہرہ گرعرش پردم مین اوترا یا ماما بیان او نوش
قلزم معنی کی کیا ہو حیدر اور بدر کا ماما گذر وحدتسی کثرت مین تہو نا ذات
مطلق کو ماما نہ تہا صورگر نقش احد بر میم احمد کا ماما او بر الہہ سیی واصل
ادہر مخلوق کا شامل ماما خواص اوس برہیج کبری امین تہا حرف مشدد
کا ماما خدا ین مانگی لیا کیا نعمتین دنیای ہندوکو تیرا دست دعا صامن ہی
جیسی کل کی مقصد کا ماما بہ ہسکی مثل القوم کہین دیوان ہزار و نکی ماما ہوا عالم
مین شہرہ میری اشعار محمد کا ماما ہوی ہی ہمت عالی بری سو اجلکی
طالب ماما ہیر سو طواف الکیاش مجکو تری مرقد کا ماما کہی نزدیک جا کر
آسمانہ پلون انکہین ماما کہتی ہین دور ہہون ادر کردن نظارہ لنبد کا ماما
بدسہ کی زمین کی کرنہ لایق ہو مرا اسہ ماما کسی صحرا مین وہان کی زمین جور کس
دام ادرد کا ماما تمنا ہی درحضور بری روضہ کی جا ہہتی ماما قفس جسو قت
ٹوٹی طایر روح مقید کا ماما خدا منہ چوم لیتا ہی شہیدی کس محبت سی ہا

ہاہا زباں پر سے جس دم نام آتا ہے محمد کا قطعہ لغت میں کسی چیز کے ٹکڑے کو
کہتے ہیں اور شاعروں میں قطعہ اون شعروں کا نام ہے کہ مثل غزل اور قصیدہ
کے ایک سے وزن اور قافیہ پر ہوں لیکن مطلع نہو کسواسطے کہ اگر مطلع ہوگا
تو موافق حد معین کے اوسکو غزل کہیں گے یا قصیدہ اور قطعہ دو شعر کا ہے
ہوتا ہے زیادہ کے واسطے کچھ حد مقرر نہیں ہے اور اوسکے مضمون میں ایک شعر کا
علاقہ دوسرے شعر سے ہوتا ہے اس صورت میں قطعہ علحدہ ہی ہوتا ہے اور
غزل اور قصیدہ میں اگر دو یا تین شعر خواہ اوس سے زیادہ ایک دوسرے
سے متعلق ہوں تو اوس کو بھی قطعہ کہیں گے مثال اوسکی قسمت کیا ہر ایک
کو قسام ازل نے جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا ہاہا بلبل کو دیا نالہ تو
پروانہ کو جلنا ہاہا غم ہم کو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا الضیا جیسا ہے
روٹھہ کے بیٹھا تھا مجھ سے خاموش ہاہا مجکو تو جا تو کہنے تو جہان دیکھا ہے
ہاہا میں بھی ہنس ہیر کے اوس طرف سے یوں کہنے لگا ہاہا تا ہے آج ایسا ہے
محبوب جوان دیکھا ہے ہاہا جس کے دیکھے سے نہ کچھ ہوش ہے باقی نہ ہوش
ہاہا کیا کہیں تم سے کہ ایک آفت جان دیکھا ہے ہاہا جو ہیں لکھا نہ زبانے
پر سے بس دو نہیں وہ نوخ ہاہا یک بیک بول اوٹھا واہ کہاں دیکھا ہے ہاہا

ٮاٮا مجکو تو چہڑہی منظور تہی آیئنہ اوسہتا ٮاٮا مینس کی کہنی لگائی دیکہہ یہان
دیکہا ہی رباعی چار مصرعون کا نام ہی کہ پہلی اور دوسری اور چوتہی
کا قافیہ ایک ہو اور تیسری مصرع کا قافیہ اوس وزن پر ہونا ضرور نہین
ہی اوسکو چومصرعی اور دوبیتی بہی کہتی ہین اوستادون نے دریافت ہوا ہے
کہ رباعی کا چوتہا مصرع نہایت دلچسپ ہوتا ہے کہ اوس سی ساری رباعی
مین جان پڑجاتی ہی اور اگر وہ مصرع دلچسپ نہو تو اوس کا حال بی نمک
کہانی کا سا ہی اور رباعی کی چوبیس وزن خاص مقرر ہین جان رہی کہ
اون اوزان مین سی ایک ہے وزن پر چارون مصرع ہون یا ہر مصرع اون
اوزان مین سی ایک ایک وزن ہو لیکن اگر اوس وزن خاص پر نہو گا
تو اوسکو عروض والی رباعی نہ کہین گے اگرچہ عوام ناواقفیت سی اوس
کو رباعی کہتی ہون **مثال اوسکی** حب یا بس وفا اوسی ہمارا نرہا ٮاٮا
ہم کو ہی خیال دوستی کا نرہا ٮاٮا فرہاد مین کس ادا سی کہتا ہی یہ تمین ٮاٮا
رہتی ہی مین عاشقی کا دعوی نرہا ٮاٮا **ایضاً** کیا ظلم ہی ای نالہ بی
باک کیا ٮاٮا اوس شعلہ مزاج کو غضبناک کیا ٮاٮا افسوس وہ لال
نہین گرم سخن ٮاٮا آتش خاموشی لیجے خاک کیا ٮاٮا

ایضاً کیا خوار و زبون کیا وفانی مجکو **بابا** کونی مین بٹھا دیا جوانی مجکو **بابا**
نظر دن سے نیون کی گر پڑا تھا تو مین **بابا** صد شکر اوٹھا لیا خدانی مجکو

فرد دو مصرع ایک شعر کو کہتی ہین خواہ دونو مصرعہ کا قافیہ موافق ہو یا مخالف یہان سے معلوم ہوا کہ فرد کی واسطی یہہ بات ضرور نہین ہی کہ شاعر جب ایک ہی شعر کہی تب اوسکو فرد کہینگے بلکہ غزل خواہ قطعہ یا قصیدہ یا مثنوی کا ہی اگر ایک لکھا پڑا جاوی تو وہ بھی فرد ہی اور اوس کو بیت بھی کہتی ہین لیکن بعضون کے نزدیک فرد اوسی شعر کو کہنا چاہی جو تنہا ایک ہی شعر ہو اور بیت اوسکو کہتی ہین جو قطعہ اور غزل اور قصیدہ کا کوئی شعر ہو خواہ تنہا ہو پس فرد خاص ہی اور بیت عام **مثال اوسکا** ڈسا ہو کالی نی جس کو ظالم تو وہ لبون کی زنری کہلی دبان دکاکل کا تیری یارانہ موہنہ سے بولی نہ سر سے کھلی

ایضاً نجہ سے تب تھا میرا خانہ پر آب مہتاب ⁂ چاندنی ادر سے نہ مارسی خوف کی دیوار سی

مثنوی اوس نظم کو کہتی ہین کہ کچھ اشعار جس کی تعداد کی کوئی مقرر نہین ہی اون اوزان مین سے جو مثنوی کی لئی مقرر ہین یک وزن خاص پر لکھی جاوین اور دو دو مصرعہ کا قافیہ متفق یعنی ہر شعر کا قافیہ علحدہ اور مختلف ہو جیسے اردو مین مثنوی میر حسن اور میر تقی کی

اور الہی مثنوی

اور بہت مثنویاں مشہور ہیں اور فارسی میں بوستان اور سکندرنامہ اور یوسف زلیخا
بلد میں وغیرہ مثال اوسکی یہہ ہی ذرہ جو اوسکی سایہ نہ تھا ؛؛ رنگ
دولی دہان تک آیا نہ تھا ؛؛ ہنو[illegible]ا سایہ کے تھا یہ سبب ؛؛ ہوا صرف
پوشش میں کچہ کے سبب ؛؛ جہان کہ تک ہی یہان رکے اہل نظر ؛؛
سجمہ مایۂ نور کحل البصر ؛؛ سبھون نے کیا تیلیون پر اوتہا ؛؛ زمین پر نہ سایہ
کو گرنے دیا ؛؛ ترجیع بند ترجیع لغت میں پھیرنے کو کہتی ہیں اور شاعرون
میں اوس نظم کو کہ چند شعر غزل کے طور پر مع مطلع کی ایک وزن
اور قوافی کی لکہکر ایک خانہ قرار دیں اوس کی بعد ایک مطلع دوسرے
سی قافیہ پر ؛؛ کہ معنی میں اون اشعار سی کچہ علاقہ رکہتا ہو داخل
کرکے بند کی طور پر گردویں تب دوسرا خانہ اوسی طرح دوسری
غزل کے طور پر دوسرے قوافی میں لکہکر اور مطلع کی ساتہ تضمین
کریں اسی طرح خانہ بخانہ جس قدر چاہیں بند لکہتی جایں پہر اگر
بند کا مطلع جو بعد غزل کی داخل کرتے ہیں ایک ہی ہر بند میں مکرر
لایا جاوے تو اوس کو ترجیع بند کہتی ہیں اور اگر بند کا مطلع مختلف
ہو تو اوس کو ترکیب بند بولتی ہیں اور یہ مطلع ترکیب بند کا جانرہے

که هر مطلع کا قافیه علحده هو یا سب ایک قافیه پر هون اور یه جو بعضون نے
لکها هی که اگر قوافی هر مطلع کی علحده هون تو جمع کرنے سی مثنوی هو جاتی هین اور
موافق هون تو سب ملکر ایک خانه هو جاتی هین اس مین گفتگو هی کس واسطی
که وی سب مطلع بند کی اگر قوافی مین مختلف هون اوس وقت البته
مثنوی هو سکتی هین جب اصل وزن ترجیع بند کا اوزان معینه مثنوی سی کسی
وزن خاص پر هوگا اور یه قید کسی کتاب مین دیکهی نهین گئی که ترجیع بند
اوزان مخصوصه مثنوی مین سی ایک وزن خاص پر هونا چاهی اور دوسرا
امر که سب مطلع متحد القوافی ملکر ایک خانه هو جاتی هین کبهی ممکن هی نهین هی کس
واسطی که ترجیع بند کی تعریف سی معلوم هو چکا هی که هر خانه کی شعر مثل غزل
کی هوتی هین اور ظاهر هی که غزل مین صرف مطلع کی دو مصرع ایک
قافیه پر هوتی هین باقی اشعار کا صرف مصرع ثانی اوسی قافیه پر آتا هی
اس صورت مین وی سب مطلع جو ایک قافیه پر هونگی جمع کرنی
سی سب کی سب ایک قافیه پر مطلع هون گی غزل کی صورت نهین
پیدا کر سکتی اور جب غزل نهین هو سکتی تو ترجیع بند کا ایک خانه سب
سب ملکر کیون کر بن جاینگی مثال ترجیع بند کی

تو چهوڑ دی چلا گیا

تو چھوڑ مجھی چلا گیا دل :: ھی روس سی زیادہ بیوفا دل :: دلدار
کنی کھینچی پڑی ناز :: افسوس کہ میری پاس تھا دل :: یہ دشمن
جان تمھین مبارک ھو :: یعنی تمھین میری کام کا دل :: کیون دعوی
دلبربائی اتنا :: مائل اودھر اب ھی ھوا دل :: دیتا ھون دم اسیلی فتنہ
گریز :: انصاف سی دیکھنا میرا دل :: اس چشم نی کر دیا خراب آہ ::
تھا ورنہ بہت ھی پارسا دل :: کیسی سید سی جان برمن آئی ::
الشر بکڑ گیا ہی کیا دل :: گھونٹی ہی گل کو کوئی ہمدم ::
کیا بات کرون کہ ہی خفا دل :: ائی محرم راز کیا کہون مین ::
کس آفت جان سی لگا دل :: ای یونس غمگسار ہردم ::
کیا پوچھی ہی کیونکہ لیگیا دل :: آن شوخ جہان ربود از من ::
گویا کہ دلم نبود از من :: پردی مین ہی رشک ماہ میرا ::
ہی سترہ خواب گاہ میرا :: اس سد سکندری کو توڑ دو ::
ہی شوق ستم گواہ میرا :: ای دست تو ناتھ سی چلا مین ::
جو دھرم ہی عذر خواہ میرا :: ناصح انصاف تو ھی کر یار ::
کیونکر نہ ھودن سیاہ میرا :: بس آپ مین ادو تم کر شاید ::

رہنے دے سنگ راہ میرا ؛ دیکھا تو نے کہ رنگ بدلا ؛
قابو میں نہیں دل آہ میرا ؛ اے چارہ گر اب تو نہیں بیپذیر ؛
دل دینے میں کیا گناہ میرا ؛ کیا مرنے کے بعد یاد ان بہلائی ؛ ہو دل گذار
گاہ میرا ؛ میں کشتہ شہد ڈیتا ہوں ؛ اے شوخ فسون لگا دے میرا ؛
مرنا نہیں اختیار کی بات ؛ ہے حال بہت تباہ میرا ؛ ان شوخ خبان
بے بود از من ؛ گویا کہ دلم نبود از من ؛ اور فارسی ترجیع بند حضرت
شاہ علاء الدین ماہرو رحمۃ اللہ علیہ کا جسکے ہر بند کا یہ مطلع
کہ بچشمان دل مبین جز دوست ؛ ہر چہ بینی بدانکہ مظہر اوست ؛
مکرر آتا ہے مشہور و معروف اور ایسا مقبول ہے کہ کوئی ہی کا او
پڑھنے سے محروم رہا ہوگا مثال ترکیب بند کے
دل کی طرح سے یہ بھی چلی جان کو کیا ہوا ؛ دم میں نہیں ہے دم میری جانان
کو ہوا ؛ سر پیٹتا ہے شانہ پڑا دونوں ہاتھ سے ؛ کیا جانے اوسکی
زلف پریشان کو کیا ہوا ؛ پیتی ہے اپنا خون دل افسوس سے حنا ؛
اوس دست رشک پنجۂ مرجان کو کیا ہوا ؛ شبنم کو بہ ہے جانب
خورشید التفات ؛ شرمندہ ساز مہر درخشان کو کیا ہوا ؛

دم شاد

دل مین شکن پی ہی زلف مسلسل کدھر گئی ہاہا برہم ہی حال کاکل پیچان
کو کیا ہوا ہاہا لذت فزا نہین الم اوس لب کو کیا ہی ہاہا کچھ رحم بی مزہ ہی
نمکدان کو کیا ہوا ہاہا بوی قبای یوسف گل ہی نسیم مین ہاہا اوسکی شمیم
عطر گریبان کو کیا ہوا ہاہا گردش پر اپنی ناز ہی پھر روزگار کو ہاہا اوس چشم
رنگ فتنۂ دوران کو کیا ہوا ہاہا دعوی رہی شوخیون کا غزالان دشت کو ہاہا
اوس خوش نظر کی جنبش مژگان کو کیا ہوا ہاہا کتان ہی سینہ چاک رخ ماہ
دیکھکر ہاہا اوس غیرت مہ تابان کو کیا ہوا ہاہا جیب حجاب شمع رخان جہان
گیا ہاہا وہ مہر آسمان نکوئی کہان گیا ہاہا سب گلستان سرای تماشا
نہین رہا ہاہا وہ نوبہار گلشن دنیا نہین رہا ہاہا افسوس کوئی پردہ
نشین پردہ در نہین ہاہا وہ حسن جسسی عشق جو رسوا نہین رہا ہاہا
حیف اپنی نلحهامی وشوریدہ طابعی ہاہا جسسی کہ زندگی کا مزا تہا نہین رہا
ہاہا ای چرخ چاہتی سی رہی مہر و ماہ کو ہاہا کیا چاہین روزگار تمنا نہین
رہا ہاہا اپنی خرابیون کو کہا جائی روی ہاہا وہ شمع روی انجمن آرا
نہین رہا ہاہا دل مین جگہ نہوتی کا کس سی گلہ کرون ہاہا وہ قدر
دان شکوۂ بیجا نہین رہا ہاہا کس کو گلی لگائی کئی شوق ہملنار ہاہا

وہ خوش گلوی سینہ مصفا نہیں ماما کسی سی نباہی کہ سوای وفات کی
ماما دنیا میں نامی نام وفا کا نہیں رہا ماما اب کسی کو دیکھی کہ کیکو نہ
دیکھی ماما وہ پردہ سوز خیم تماشا نہیں رہا ماما اوسن عین نور حسن
کو کیون کرتہ روئی ماما آنکھو نمین جو رہی کو آب نہین رہا ماما ہر دم جبین
آئینہ آلودہ تم سی تھی ماما یہ آب و تاب حسن اوسی پسہ کی دم سی تھی ماما

مسمط لغت مین موتی پرونی کو اور مسمط ماما بردئی ہوئی موتون یعنی موتیون
کی لڑی کو کہتی ہین اور شاعر وںمین مسمط اوس نظم کا نام ہی یہ پہلی
ایک بند کی مصرع کا ایک وزن اور قافیہ پر لکھا جای پہر دوسری بند
کا اخری مصرع اوسی قافیہ پر آنا چاہی اور باقی مصرع اور قوافی پر ہون
اسی طرح تیسرا اور چوتہا بند اور جس قدر چاہین لکہین اور یہ بند
مین مصرع سی کم اور دس سی زیادہ نہین ہوتا ہی پس اگر تین ہی
مصرع کا بند ہو تو اوس کو مثلث اور چار مصرع کا ہو تو مربع اور پانچ کو
مخمس اور چہہ کو مسدس اور سات کو مسبع اور اٹہہ کو مثمن اور نو کو متسع
اور دس کو معشر کہتی ہین اردو مین مربع اور مخمس کے رواج زیادہ ہے
باقی کم یہان سمجہنی کے واسطی ہر ایک قسم کی دو دو بند علحدہ علحدہ لکہی

جاتی ہیں

جاتی ہین **مثلث کی مثال** یہہ زمانہ بہی عجب طور کا ہی بسلسلہ بست
ما ما اہلیان را ہمہ شربت زگلاب قند ست **ما ما** قوت دانا ہمہ از خون جگر
ی بینم **ما ما** بوم ہی نغمہ سرا بلبل مسکین نالان **ما ما** اسپ تازی شدہ
مجروح بزیر پالان **ما ما** طوق زرین ہمہ در گردن خری بینم **ما ما** یہہ مثال اوس
تضمین کی ہی کہ غزل کو ایک مصرع بڑہا کی مثلث کیا ہی اور کبہی بدون
تضمین کی بہی ہوتا ہی **مثال اوسکی** برقع جو اپنی منہ سی
صنم نی اوٹہا دیا **ما ما** سب کو خدا کی نور کا جلوہ دکہا دیا **ما ما** سجدہ کو مہر
و ماہ نی بہی سر جہکا دیا **ما ما** یوسف کا حسن قصہ پارینہ ہوگیا **ما ما** دل اوسکی
عکس نور سی آئینہ ہوگیا **ما ما** قامت نی اوس کی فتنہ محشر جہکا دیا **ما ما**
مربع کی مثال اوسکو مزا ہی جو کہ ہتھیار لگی جو رضا **ما ما** عشق مین دلبر کی
ہوون بیمار لگی جو رضا **ما ما** یار سی کہتا تہا الله ہر بار لگی جو رضا **ما ما** ابرو
رکہو میری ای یار لگی جو رضا **ما ما** اس قدر اپنی لگا دی ہاتہ میری
دل کو چاہ **ما ما** جو نظر آوی تو ہی ماہی سی لیکر تا بہ ماہ **ما ما** جس طرف
کو آن کر چمکی تری برق نگاہ **ما ما** سر جہکاؤن وہان مین سو سو بار
لگی جو رضا **مخمس کی مثال** کوئی جاوی جو اودہر شام دلگا ہی

گیا ہے ٭ تو ہی روس سی یہ پامالہ و آہی گیا ہے ٭ جا ہی

رحم سے حال تباہی گیا ہے ٭ اس طرف بہی تمہین لازم ہی لگا ہی

گیا ہے ٭ دم بدم لحظہ بہ لحظہ نہین گاہی گیا ہے ٭ دل یہ سوزش

ہی سدا لب پہ ہی ہر دم دم سرد ٭ اشک سی آنکھون مین ہی رنگ ہے

رخسار کا زرد ٭ ہمدمون پوچھو نہ تم حال دل غم پرورد ٭ ہی بلا کثرت

اندوہ و ہجوم غم و درد ٭ دل کو فرصت نہین اتنی کہ کراہی گیا ہے

اور مخمس مین کبہی پانچوان مصرع ترجیع بند کی طور پر ہر بند مین مکرر ہی لاتی

ہین **مثال اوسکی** جب سی ای راحت جان تجہسی جدا رہتا ہون

کیا کہون سخت مصیبت مین پہنسا رہتا ہون ٭ مضطر و ششدر و حیران

و خفا رہتا ہون ٭ کسی جی مین تو مشغول مین کیا رہتا ہون ٭

نوحہ بیتی ہوی دن رات پڑا رہتا ہون ٭ نہ تو دل مین ہی وہ طاقت

کہ کرون جوش و خروش ٭ اور نہ کچہ بات ہی کرنی کا رہا ہی مجہی

ہوش ٭ قبر مین جیسے کہ ہووی کوی مردہ روپوش ٭ اوس طرح

خانہ تاریک مین تنہا خاموش ٭ نوحہ بیتی دن رات پڑا رہتا ہون ٭

اور کبہی غزل مین تین مصرع ہر شعر کی ساتہ ملا کر مخمس بناتی ہین اور یہ

لیکن اوسکی

بہت مروج ہی مثال اوسکی یہی داد خواہ تجہسی وفا اور وفا سی ہم ٭
راضی ہیں تیری خوبی جفا اور جفائے ہم ٭ کیا تک جلی ہی تجہ سی
ہوا اور ہواسی ہم ٭ نکہت کو ہی جیسی کہ ہی صبا اور صباسی ہم ٭
عطر تیری تنسی قبا اور قباسی ہم ٭ رہتی ہین روز رات کو روتی سحر تلک
٭ انکی لئے ایک لگتی ہی دو دو پہر تلک ٭ پائی نہ پہر دعا کی رسائی اثر تلک
٭ پہونچی نہ ایکبار اجابت کی در تلک ٭ تنگ آ لئے اثر سی دعا اور دعاسی ہم
٭ مثال مسدس یہ ہی دام بلا طرہ دلدار کے ٭ یا دیدہ ہوا دل یہ گرفتار
کسے کا ٭ یہان ہجر سی جینا ہوا دشوار کسے کا ٭ وہان بات ہی کرنی کو
نہین بار کسے کا ٭ یہان دیدہ تو ہی طالب دیدار کسے کا ٭ وہان بند ہوا روزن دیوار
کسے کا ٭ یہان لب مری آپہنچا ہی جان حزین ہی جو دم کہ گذرتا ہی دم بازپسین
ہی ٭ دہان اوس بت عیار کو پروا ہی نہین ہی ٭ قابل ہی یہ
احوال یہ وہ پردہ نشین ہی ٭ کہتی ہین جو کچہ لوگ جواب اوسکا نہین ہی
٭ کہتا نہین سنتا ہی وہ زنہار کسے کا ٭ بس یہہ مثال اوس مسدس کے
جو مسمط کی اقسام مین داخل ہی البتہ یہہ بیگ یہ ہی نہ وہ مسدس کہ اردو کی
بعض قاعدہ نویسون نے لکہا ہی بعضی ہر بند مین دو شعر یعنی چار مصرع ایک قافیہ پر

اور تیسرے شعر کی دونو مصرع قافیہ جداگانہ ہر اوس مثال کی ہر بند مین مکرر موجود
ہین اس طرح ہا ہا جای عبرت ہی ہر حال پر ان یاور ہا ہا آس لوٹ دیے
ہی یہ مایوس و حرمان یاور ہا ہا دل لگا کر ہوا مین سخت پشیمان یاور ہا ہا
ہای افسوس نہ نکلا کوی ارمان یاور ہا ہا جی کی جی ہی مین رہی بات ہونے پائی
ہا ہا اور بعضون نی یہ مثال لکہی ہی کیا کہون کیچہ تو جہ ہای رات کا حال ہمنفس
ہا ہا بعد زمانہ وصل پر عکو ہوا و حسرتش ہا ہا کیچہ نہ بر آئی ارزو زندگی دل مین بس
ہوش ہا ہا بفیض وفور عشرت و جوش نشاط تہا کہ بس ہا ہا صبح دمید و شب گذشت
ماہ نشین خانہ رفت ہا ہا ردی بسجر سہ کہنید یار یان بہانہ رفت ہا ہا بعد چار
مصرع کی جسطرح اردو کا شعر مثال سابق مین مکرر آیا کیا ہی اس مثال مین یہہ
فارسی کا شعر ہر بند مین مکرر ہی اور لطف یہہ ہی کہ آپ ہی مسمط کی تعریف
مین لکہا جاہی کہ پہلی بند کے چند مصرع قافیہ مین متفق ہون اور بعد اوسکی
اوسی قدر اور اس طرح کی ہون کہ مصرع اخیر کا قافیہ موافق اون چند مصرع
کی یعنی پہلی بند کی ہو اور آپ ہی مثال اوس کی ایسے لکہتی ہین کہ یہ تعریف اوس پر
صادق نہین آتی کس واسطی کہ اون دونو مثالون سی ظاہر ہی کہ کسی بند کی مصرع اخیر کا
قافیہ بند اول کی پر نہین ہی بلکہ ہر بند مین تیسرا شعر مکرر آتا گیا ہی یہ

نمودہ مثال

پہر وہ مثال مسمط کی کس طرح ہو سکتی ہی یہان سی معلوم ہوا کہ جو مسدس
موافق مثال مندرجہ ٭٭ اس کتاب کی ہوگا وہ مسمط کی اقسام سے ہے
اور جس مین کوئی شعر مکرر خواہ ہر بند مین شعر جداگانہ قوافی مختلف پڑ آیا
کرے وہ مثل ترجیع بند یا ترکیب بند کی ہے گو تعداد اوس کی سطرون کے
ترجیع بند کی تعداد سی کہ جداوس کی برابر ایک غزل کی مصرعے سے کم ہوتی ہین تو
مسمط اور ترجیع بند اور ترکیب بند مین کچھ فرق باقی نہین رہتا **مسبع کی مثال**
افسوس اس چمن مین وہ سرو روان نہین ٭٭ لطف بہار تازگی گلستان نہین
٭٭ اب کوئی چمن نہین جس مین خزان نہین ٭٭ گل خندہ زن نہین کہ وہ
آرام جان نہین ٭٭ وہ چہچہے نہین ہی وہ شور و فغان نہین ٭٭ سر پر اوڑ رہی
خاک یہ ہے باد سحر کہین ٭٭ شبنم سے اشک گرم سی ہی چشم تر کہین ٭٭ پتھر سے
باغبان ٹپکتا ہے سر کہین ٭٭ بلبل کا آشیان ہی کہین بال و پر کہین ٭٭
لالہ سی انگار ہی داغ جگر کہین ٭٭ خالی نہین ہی درد و مصیبت سی گھر کہین
٭٭ دل مین جگر مین آئنہ مین سر مین کہا نہین ٭٭ **مثمن کی مثال** قلق اوس
بت کی جدائی کا ستاتا ہی مجہی ٭٭ شمع سان داغ دل جسم جلاتا ہی مجہی ٭٭
عشق اوس زلف کا دیوانہ بناتا ہی مجہی ٭٭ مثل وحشی کی شب و روز پہراتا ہی مجہی ٭٭

ہا ہا ڈوبتا صف سی شکل نظر آتا ہی مجھی ہا ہا موج کی سانہہ ہی دریا تو بہاتا ہی
مجھی ہا ہا قیس محزون جو کبھی آب مین پاتا ہی مجھی ہا ہا ناتوان جان کی سایہ سی بھی
ڈراتا ہی مجھی ہا ہا ہی مجھی زلف دوتا سی اے قمری باد صبا ہا ہا اگر اوس
شوخ کی کوچہ مین گذر ہو تیرا ہا ہا کہیو پیغام یہہ اوس ماہ لقا سی پیر لے
ہا ہا کہ برا حال ہی ظالم تیرے سودائی کا ہا ہا ہو گیا آج غم ہجر سی
لاغر اتنا ہا ہا کہ میری سایہ کا ہوتا ہی مجھی یہ دہوکا ہا ہا جس طرح لیکی برگ کاہ
گو اوڑتی ہی صبا ہا ہا رنگ چہرہ کا اوڑائی لی جاتا ہی مجھی ہا ہا شمع کی
مثال ہو گیا زلف گرہ گیر کا سودا ہم کو ہا ہا طوق درنجیر ہی اب
اس ہی زیبا ہمکو ہا ہا ہنہی دیتی ہین کہ ملا یا ہمکو ہا ہا پاؤن پڑ پڑ کی لی جاتی
ہین صحرا ہمکو ہا ہا کہی ہستی ہین کہ روش گل نی رولایا ہمکو ہا ہا کہی کہ اس
ہستی پہ آ جاتا ہی رونا ہمکو ہا ہا روز وحشت نی دکھایا ہی تماشا ہمکو ہا ہا
اب ہی دل نی تو دیوانہ بنایا ہم کو ہا ہا اب ہی یہان کیا چہوڑ کی تنہا ہمکو
ہا ہا سنبل تر کی قسم زلف چلیپا کی قسم ہا ہا نور محشر کی قسم قامت رعنا
کی قسم ہا ہا گل خندان کی قسم عارض زیبا کی قسم ہا ہا دل نالان کی قسم
بلبل شیدا کی قسم ہا ہا چشم جادو کی قسم نرگس شہلا کی قسم ہا ہا

تاتا دردندان کی قسم عقد ثریا کی قسم تاتا غم مجنون سے قسم عشوہ لیلی سے
قسم تاتا حسن یوسف کی قسم عشق زلیخا کی قسم تاتا کہ سوا تیرے کبھی کوی
نہ بہایا ہمکو تاتا اور اون سب قسمون مین ہو سکتا ہی کہ چاہین دو دو
مصرع غزل سے تضمین کرین چنانچہ اس معنی مین سیر کے غزل کی دو دو
مصرع اور آٹھ آٹھ مصرع اور ہین سخن کے مثال نہ اوسے پاس آشنای
سے ہے تاتا نہ ہمین طاقت جدای سے ہے تاتا رکنی دیر کون لگای
سے ہے تاتا عمر جینے سے تنگ آی سے ہے تاتا بات قسمت
نے بہہ بنای سے ہے تاتا اپنی طالع کی نارسای سے ہے
تاتا ورنہ مرنی مین کیا برای سے ہے تاتا زندگی سخت بے حیای سے ہے
تاتا کو فت سی جان لب پہ آی سے ہے تاتا ہمنی کیا چوٹ دل کہای
سے ہے تاتا اوسکی جور و جفا سے ہی ہم ے ے نہوا شوق اپنی دل
سے کم تاتا بوسہ لعل لب سے دای ستم نہوے کامیاب مرتی
دم تاتا اوس نے دہن دکہائے راہ عدم تاتا آب حیوان تہا اپنی
حق مین سم ے ے کہا کہین دوستو حکایت غم تاتا اوسکی کوچہ مین
مثل نقش قدم تاتا ہو گئے خاک سی برابر ہم تاتا

وہان وہی ناز و خود نمائی سے ہے باٹا مستزاد ایک فقرہ نثر کا چھوٹا سا
بعد ایک مصرع یا ایک بیت کے بڑہایا جاتا ہے اور شاعروں کی نزدیک لطف
اور جو ہے مستزاد کے یہی ہے کہ یہہ فقرہ نثر کا جس مصرع یا شعر کی بعد آوے
کلام اور معنی مین ربط بہی رکھتا ہو لیکن ربط ایسا ہو کہ مصرع اور بیت اوس
کا محتاج نہو یعنی اگر وہ فقرہ نہو تو مصرع اور بیت اپنی معنی مین تمام ہو جاوے
مگر حال مین کچھ اس کی قید باقی نہین رہی ہے اور مستزاد مین کبھی
مضمون عشقیہ مثل غزل کے ہوتا ہے کبھی اور مضمون بہی باندہتے ہین چنانچہ
مثالون سے معلوم ہوگا مثال اوس فقرہ مستزاد کے
جو ایک شعر کے بعد آتا ہے جس باغ مین وہ سیر گل
اندام نہین ہے جس بزم مین وہ شمع دل آرام نہین ہے ویرانہ
ہے گویا پروا نہین گر آتش جانسوز جلادے عاشق کا تو جلنے
کی سوا کام نہین ہے پروانہ ہے گویا مثال اوس فقرہ کے
جو ہر مصرع کے بعد آتا ہے یعنے جو بلا ہین لگی جھم آب
کی چھیٹ چھیٹ ٹاٹا ہٹ لون لو بہی جھیٹ ٹاٹا جل جا اُسے رہیے واوز
بر اور ہو پرے ہٹ ٹاٹا ہے سب یہہ بناوٹ ٹاٹا آن ایکہون کو ہین

جلوۂ زیبا

حلقۂ زنجیر کرون گا ٭ اب یہ ہے بلا ہون ٭ چھوڑون جون
کو بے آپ سے ٭ دروازہ سے چوکھٹ ٭ جب تک نہ
کہین ہٹ ٭ واسوخت بیزار ہے کو کہتی ہین اور شاعرونمین اوس
نظم کا نام ہی جس مین معشوق سی بیزار ہے اور عاشق سے
بے پروای کا مضمون اور دوسری معشوق سے دل
لگانے سے چھیڑ کہ اوس کو جلی کٹی کہنی ہین لیکن اور
حقیقت مین واسوخت اقسام شعر مین سے کوئی قسم
علحدہ نہین ہے بلکہ اکثر مسدس خواہ مثمن یعنی چھ مصرع خواہ
البتہ مصرع کا ترجیع بند یا ترکیب بند کے طور پر دیکھنی مین آیا ہی
اسیواسطی اوستادون نے اوسکی قسم جداگانہ نہین مقرر
کی ہے لیکن مضمون کے لحاظ سی جو اوس کا نام وا
سوخت رکھا ہے تو لکھنا اوس کا ضرور ہوا امثال
واسوخت کے آشنا ایک نہ غمزہ سی ہوا ہی واللہ ٭
دلبری کے نہ کچہ انداز سی تہا تو آگاہ ٭ تہا نہ یہ ناز و کرشمہ
نہ یہ شوخی کے نگاہ ٭ مین تو حیران ہون تجہی دیکہ کے سبحان اللہ ٭

بے وفا ایسے ہی ہوتے ہیں جہان میں محبوب ٭ رہی اس خوبی پہ مغرور
ہو تو کیا خوب ٭ جا رہی ہے کہا زینب نے بتا یہ لباس ٭ آئی محمل
سے بدن میں ہی یہ کب کل کے پاس ٭ گفتگو غرض محل ہی پڑے
چون ہی اودا اس ٭ پاس آن سب جو بہنیں سے رہیں پاس ٭
اب جو کچھ خبر نہ تو نے سمجھا غیر گر یہی بات تیرے جی میں سمائی
ہے تو خیر ٭ **مرثیہ** دستور قدیم ہے کہ عرب اور عجم
یا دوست خواہ امرا اور بیس کے وفات کا واقعہ اور حزن و ملال کا
حال اوس میں لکھتے ہیں اور یہ وضع صرف اہل فارس سے ہی نہیں
ہے بلکہ عرب میں بھی یہ دستور قدیم سے جاری ہے اور یہ کبھی
قصیدہ اور غزل کی صورت پر اور کبھی مستزاد اور مسدس وغیرہ کی شکل
پر ہوتا ہے اس صورت میں اقسام دوگانہ سے باہر نہ ٹہرا لیکن
مضمون کے لحاظ سے جس طرح اوس وقت کا نام علحدہ ٹہرایا ہے
اور اسی طرح مرثیہ کو بھی قیاس کرنا چاہیے اور اب مرثیہ اکثر جو
کہلاتا ہے جس میں جناب سید الشہدا علیہ و علی جدہ و ابیہ
الصلوۃ والسلام کی شہادت کا حال اور واقعہ کربلا لکھا جاتا ہے۔

پس اگر یہ قصیدہ کی طور پر ہوتا ہی تو اوس کو مجرے اور سلام
کہتی ہین لیکن ایسے نظم کے مطلع مین مجرا خواہ سلام یا مجرائی
اور مجرے خواہ سلامی کا لفظ ہی استعمل ہے اور اگر مستزاد کے
وضع پر ہو تو بیشتر اوسکو نوحہ کہتی ہین اور اگر مسدس یا مثمن ترکیب
بند خواہ ترجیع بند ہو تو اوسکو مرثیہ کہتی ہین اور یہ بہت مروج ہی
سلام کے مثال مجرئی صلی نہ شہ نے شکوہ ہیچ کیا شکر دیا اور
اسکا یا صبر کا جو بر کیا ہا ہا بولی شہ ہند اہلبین سے ای خوشی اسدم
بہی ہا ہا قدرادہ خدا سی ہر ایک دلبر کیا ہا ہا سلامی ہی یہ وظیفہ
ہر ایک دم اپنا ہا ہا شفیع روز جزا ہی شہ امم اپنا ہا ہا امام لوتے
عدو ظلم سے نہ باز ائین ہا ہا رہ رضا سے کس طرح قدم اٹھا:
نوحہ کے مثال میدان مین دم جنگ یہ بولے شہ ابرار یا حیدر
گرار ہا ہا مین ہی جون مدد اور حمایت کا سزاوار یا حیدر کرار
ہا ہا حی ہین جی کہ سر شیع ملی اب سی وبردن ہا ہا میدان
بلا مین اب صبر وشکیبائی کی جوہر کردن اظہار یا حیدر کرار ہا ہا
مرثیہ کے مثال نور تجلیات سی میدان کربلا ہا ہا ہا ہا

معمور ہو گیا صحن عرش کبریا ۔ کہتی تھی سب ملائکہ اور خیل انبیا
جس بحر کے کنارہ کا ملتا نہیں پتا ۔ اوس بحر معرفت کا شنا
ور حسنین ہے ۔ محبوب خاص حضرت داور حسین ہے ۔ غل
تھا کہ لشکر زمین سے گزرتے ہیں اب امام ۔ گھبرا کے لی علی وہی
لی رکاب تھام ۔ اور فاطمہ کے ہاتھ میں گھوڑے کی تھی لگام ۔
آرائش زمین کا جو اتنا سا اہتمام ۔ جبریل نے قدم کے تلے پر بچھا
دی ۔ حوروں نے اپنی موے معنبر بچھا دیے ۔ تاریخ
اوسکو کہتے ہیں کہ ایک لفظ یا فقرہ خواہ مصرع یا شعر ایسا تجویز کیا جائے
کہ اوسکو ملفوظی حروف کے عددوں سے سنہ اور سال کسی واقعہ
وفات اور نکاح خواہ تولد فرزند یا تصنیف کتاب خواہ لڑائی کے
فتح یا بادشاہ کی جلوس کلام اور کسی امر کے وقوع کا زمانہ سمجھا
جائے اب قاعدہ حروف کے اعداد کا سمجھنا چاہیے کہ پہلی منجملہ
اٹھائیس حروف تہجی کے ایک سے دس تک عدد مقرر کرکے جلدی
سے سمجھ میں آنے کے واسطے ترکیب اون حرفوں کی یوں قرار
دی ابجد ہوز حطی اسکو آحاد کہتے ہیں نقل اوسکی یہ ہے

الف ا

الف کا ایک بی کی دو جیم کی تین دال کے چار ھی کے پانچ واو کے چھہ ری
کے سات خي کے اٹھ طو کے نو يی کے دس پھر کہا ہوں حرف سے اٹھ حرف
پر دس دس بڑھا کر نوے تک پہونچایا اوسکو عشرات کہتی ہین اور کلمہ مرکب اوس
یون ٹھہرایا کلمن سعفص تفصیل اوسکی کاف کی بیس لام کے تیس میم کے چالیس
نون کی پچاس سین کے ساٹھ عین کے ستر صاد کے نوے پھر اوسوین حرف سے
سو عدد پھر اکر نو نو حرف پر سو سو بڑھایا اور ہزار تک پہونچایا اوسکو مات
کہتی ہین اور مرکب اوس کا اسطرح پھرایا قرشت ثخذ ضظغ تفصیل اوسکی قاف
سو ری دو سو شین کے تین سو تے چار سو ثے کی پانسو خے کی چھ سو دال
سات سو ضاد کے اٹھ سو ظو کے نو سو غین کے ہزار یہ سب اٹھائیس حرف ہوی
اور ہمزہ کو الف کے حساب مین رکھا بعد دریافت ہونے اس قاعدہ کی سمجھنا
تاریخ کا سہل ہو گیا مثلا اگر کوئی لڑکا بارہ سو چار فصلی جو ہجری مین پیدا ہوا ہو
تو اوسکی تاریخ چراغ ہی اور کسی رہن اسلام کا لڑکا جو بارہ سو پچپن مین پیدا ہوا ہو تو
اوسکا نام تاریخی مظہر علی بہت خوب ہے اور اسی طرح اگر بارہ سو انیس مین
مر گیا ہو تو داغ جگر اوسکی موت کی تاریخ بہت زیبا ہی اسکو مادہ تاریخ کا کہتی ہین
اور مصرعہ اور فقرہ اور شعر کی بنانا تو ان کو اسی پر قیاس کر لینا چاہئی اور کبھی ایسا

ہوتا ہی کہ مادہ تاریخ کا حسب حال بابت اگیا مگر اوسمین ایک دو خواہ تین چار عدد کم
ہوتی ہین تو اوس کی کسی اور لفظ سی کوی حرف اوسی عدد کا جو کم ہوتا ہی تلاش کرکی
ملاتی ہین اور اوسکی ملانیکی واسطی خوب صورتی کی ساتھ اشارہ ہی کر دنیا جب
اور صرف زیبی جب تاریخ کی مقام مین ایک عدد کی واسطی تیر آہ اور جار کی
لی سر در دل اور جو سی کی مقام مین دو کی واسطی سرنبرت و طرز اور اس
بات کا نام تعمیہ کہا ہی اور کبھی کچھ عدد بڑھتی ہین تو اس طرح اشارہ کرتی ہین
اور اوسکا نام تخرجہ رکھا ہی مثلا کہ مادہ مین چھہ عدد بڑھی تو اوسکی تخرجہ کا
اشارہ یہ ہی اور نس اوسکی مقرر ہی اور لطف تاریخ کا یہی ہی کہ مادہ تاریخ بی تعمیہ
اور بی تخرجہ ہو مگر بالضرورت جیسا کہ بیان کیا گیا اور تعمیہ اجاد تک کا البتہ جایز کیا
ہی عشرات کا عیب سی خالی نہین سیکڑو ہزار زیادہ معیوب ہیسی اور تخرجہ
کا رتبہ اگر چہ اوسکی ساتھ عشرات تک پہونچی تو مضایقہ نہین ہی یہ تعداد
کی طرح طرح کی صنفین اور خوبیان تاریخ مین ادا کی ہین کہ بیان اوسکا مختصر
ہو سکتا **قاعدہ** جاننا چاہیی کہ قافیہ کا بیان بہت طول اور طویل ہی
لیکن بیان اسقدر سمجھ لینا چاہیئی کہ قافیہ حرف آخر کو کہتی ہین اور اوسی
کا نام روی بھی اور وہ حرف آخر اب ہوتا ہی کہ اوسکی پہلی کا حرف

ایکسا واو

ایک سے واقع ہو جیسی کار اور یار اور شور اور مور اور دیر اور شیر اور ہند اور سند
اور عقل اور نقل اور مثل اوسکی یا اوسکی پہلی حرف کی حرکت موافق ہو جیسی
دُر اور پر اور زر اور سر اور کرم اور صنم اور دل اور گل اور مثل اسکی یا اوسکی
بعد کے حرف ان سب باتون مین موافق ہو جیسی ہستی اور پستی اور جوانی اور پیری
اور دانائی اور توانائی اور مثل اوسکی اور قواعد کے کتابون مین ان سب اگلی اور
پچھلے حروف اور حرکات کا نام علیحدہ علیحدہ مقرر ہین بیان اوس کا طول کلام سے
خالی نہین ہی اور ردیف ایک لفظ ہی کہ قافیہ کی بعد مقرر آئی مثال اوسکی
بیت ہر سنگ مین شرار ہی تیری ظہور کا موسی نہین کہ سیر کرے کوہ طور کا
طور اور ظہور مین رے قافیہ اور کا دونو مصرع مین ردیف ہے حال کی شاعر غزل
بی ردیف کے کمتر کہتی ہین اور قصیدے اکثر بی ردیف کا ہوتا ہے بعضی قصیدے ردیف
کے ساتھہ بھی ہوتے ہین فائدہ جو شاعر صرف اپنی شعرونکو ایک جگہ پر جمع
کر کے لکھی اوسکو دیوان کہتے ہین اور قصیدہ ان کو جمع کرے تو اوسکو قصیدہ
کہتے ہین لیکن دیوان مین جو شعر ہین جمع کیے جاتی ہین سب ردیف دار حروف
تہجی کے ترتیب پر ہوتے ہین اور قصاید مین اسکی رعایت ضرور نہین اور
سب کلام ہو تو اوسکو کلیات کہتے ہین اور جس کلام خداوند تعالی نے

کی بڑائی اور اوسکی قدرت اور خدائی اور اوسکی کمال اور جلال کا بیان ہو اوسکو
حمد اور ثنا اور توحید اور تحسین اوسکی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اوصاف ہوں او
نعت اور تحسین اونکی اصحاب اور اہلبیت کے تعریف ہو اوسکو مناقب اور
منقبت اور بادشاہ اور امرا خواہ اور لوگون کے خوبیان اور بہلائی مین
جو لکہی جائی اوسکو مدح اور بڑائی کا بیان ہو تو اوسکو ہجو اور ذم کہتی ہین **دوسری**
فصل نثر کے بیان مین جاننا چاہیے کہ نثر کے تین قسمین ہین **مرجز اور**
مسجع اور عاری مرجز اوس نثر کو کہتی ہین کہ جس کا ہر فقرہ موزون ہو یعنی
شعر کی کسی وزن پر پایا جائی اور قافیہ نہو اور یہہ قسم بہت کم پائی جاتی ہی **مثال**
اوسکی ابہی ہاتو نہی مجہی قتل کری **ہاہا** نہی خون اچھا کر دیا ہی معاف **ہاہا** ای
ہنہی پر رحم کیجی **ہاہا** میری صاحب یہہ الکا گدہی مسجع اوسکی خلاف ہی یعنی
اوس مین فقرات قافیہ دار ہون اور موزون نہو اور فقرہ کبہی تو رنگین ہوتا ہی
اور کبہی صاف صاف **فقرہ رنگین کی مثال** سبزہ پر شبنم کی قطری اس
طرح نمودار جیسی زمرد کے تختی پر ہیرے کے ٹکڑے جڑے ہون اور ہر شاخ پر
نیلی جیلی سی گلبون سی وہ بہار جیسی سبز پری کے گلی مین پہولونکی
ہار پڑے ہون **فقرہ صاف کی مثال** کل مین آپ کے گہر آون گا

اورلکہا ۱۳۰

اورکہا نا اوس مین کہاون گا حضرت جو فرماینگی ہم اسکو بجالاوینگی عاری ان
دونو بات سی عاری ہی یعنی نہ اوس مین وزن ہو نہ قافیہ اور اوسکو روزمرہ
بہی کہتی ہین مثال اوسکی رقعہ مشفق میری اج بندہ منشی صاحب کی خدمت
مین حاضر ہوا تہا دیر تک اپ ہی کا ذکر خیر تہا اور ایک قصیدہ اپ کا
جو حسن اور عشق کی مناظری مین ہی پرہتی تہی اور ہر شعر پر وجد کرکی فرماتی
تہی کہ یہہ قصیدہ بی نظیر ہی اور یہہ تعریف منشی صاحب کی بری محبت
کی راہ سی نہین ہی انصاف بہی یہی ہی کہ حضرت نی اوسمین سحر کیا ہی
بندہ نی اوس قصیدہ کو منشی صاحب سی طلب کیا تو فرمایا کہ مین اس کو
بہت عزیز رکہتا ہون ایکساعت بہی اپنی پاس سی جدا نہین کرسکتا
اسواسطی عرض کرتا ہون کہ حضرت اوس کو عنایت فرمائین دو دن
مین اوسکی نقل کرکی پہر خدمت مین بہیجدونگا زیادہ نیاز دوسرا باب
خط کتابت کی دستورات مین اور اوسمین تین فصلین ہین پہلی فصل
اردو کی بیان مین جاننا چاہی کہ اُردو فارسی لفظ ہی لشکر کو
کہتی ہین یہان لشکر سی خاص لشکر شاہجہان بادشاہ جم جاہ سی
مراد ہی اور اصل اوسکی دار الخلافہ شاہجہان اباد ہی کہ وہان

دربار سلطنت اور لشکر بادشاہی مین عرب اور ایران اور توران
اور ترکستان اور ہند کی لوگ سب جمع رہتی تہی اور اپس مین گفتگو
جو کرتی تہی تو عربی اور فارسی اور ترکی اور سنسکرت سب
ملکر یہہ زبان پیدا ہوی اور اس کو ریختہ بہی کہتی ہین غرض اس
زبان مین عربی اور فارسی اور ہندی اسطرح مل گئی کہ اگر کوی چاہی لفظ
عربی خواہ فارسی کا اسمین شمول نہو اور خالص ہندی کی الفاظ مین گفتگو
کری تو بولنا دشوار ہو جاوی بلکہ اکثر الفاظ ایسی خاص و عام کی زبان
پر جاری ہین کہ ہندی مین اونکا ترجمہ بہی نہین ہو سکتا بعد اسکی لوگ
اس زبان مین شعر کہنی لگی یہان تک کہ غزل اور قصیدہ اور مثنوی اور
ہر قسم کی شعر جو فارسی مین تہی اس زبان مین کہی گئی اور ہوتی ہوتی
نثر بہی عبارت رنگین اور غیر رنگین شروع ہو گئی اور بہت سی عربی
اور فارسی کتابون کا ترجمہ اردو مین ہو گیا اور داستان اور
کہانیان عجب اور غریب لکہی گئی اور لکہتی جاتی ہین لیکن خط کتابت
کا دستور اردو زبان مین ابتک جاری نہین ہوا پہر اب اگر
کوی اردو مین اسکا رواج دینا چاہی تو جسطرح نظم اور نثر
فارسی

فارسی کی طور پر جاری ہی اوسی طرح خط کتابت کا ہی فارسی کی
طور پر جاری ہونا ضرور ہوگا اور فارسی جو خط لکہنی کی قاعدہ مقرر ہین
ناچار اوردو مین بہی اوسی کی تابع ہونا پڑیگا یہان سی معلوم ہوا
کہ جسطرح فارسی مین بڑی اور چہوٹی اور برابر والی کو خط لکہتی ہین
اوسی طرح اوردو مین بہی خواہ مخواہ لکہنا ہوگا اب سوچنی کی بات ہی
کہ فارسی مین جو الفاظ بڑی چہوٹی کو یا ہمسر کی واسطی مقرر ہین کہ اوسکو
القاب کہتی ہین اور اوسکی بعد جو الفاظ لکہی جاتی ہین اوسکو اداب کہتی ہین
بہلا تو یہی نہین ہوسکتا کہ فارسی مین جو اون الفاظ کا نام اداب اور القاب
رکہا ہی اوردو مین اوس کا ترجمہ ہوکر کوی دوسرا نام ٹہرایا جای
مثلا اگر کسی پوچہیئی کہ القاب اور اداب کو اوردو مین کیا کہتی
ہین تو ظاہر ہی کہ اوس کا جواب کچہہ نہین ہوسکتا پہر اون الفاظ کا ترجمہ
تو اوردو مین اور بہی زیادہ مشکل بلکہ ہو ہی نہین سکتا جیسی قبلہ و کعبہ
کہ فارسی مین بڑی کا القاب اور مشفق مہربان ہمہ اور برخوردار عزیز
از جان چہوٹی کی واسطی مقرر ہی ترجمہ اوس کا ہندی مین کوئی کیا کریگا
اور اداب بندگی اور سلام اور اشتیاق ملاقات اور دعا یے

عمر وحیات کی جگہ کیا لکہی کہا اگر کوئی تکلف کرکی بعضی لفظ کا ترجمہ کجہہ لکہی بہی
تو وہ نرا ڈہکوسلا ہی اور کانون کو اوس سی اشتعائی نہین ہوتی
مثلاً نور چشم سعادت مند بلند اقبال طال عمرہٗ کا ترجمہ یون لکہی ::
آنکہون کے روشنی نیک بختی سے کے بہرے ہوئے اونچی بختی
نصیبی والی بڑی ہووی زندگی اوس کی ایسا ترجمہ اگر کسی
فقرہ کا ممکن بہی ہو تو محض پوچ اور مہمل ہوگا اور اسیطرح اور بہی
بہت سی الفاظ عربی اور فارسی کی ایسی ہین کہ اوسکی جگہ اردو
کا کوئی دوسرا لفظ نہین ہو سکتا جیسی خط کو خط ہی لکہنا کی اور
بڑی کی پاس سی جو خط اوی تو اوس کو عنایت نامہ کہتی ہین
اور بادشاہ کی حضور سی اوی تو فرمان اور امیر اور وزیر کی
نوشت کو شقہ اور پروانہ بولتی ہین اور چہوٹا جو خط لکہی تو عریضہ اور
عرضی اور لکہنی والا خط کا کہ اوسکو کاتب کہتی ہین اپنی تئین کمترین اور
فدوی اور فقیر اور خادم اور نیاز مند اور مخلص اور مکتوب الیہ
یعنی جسکی نام خط ہو اوس کو جناب اور حضور وغیرہ لکہتی ہین پس
ظاہر ہی کہ عنایت نامہ اور پروانہ اور فرمان اور رقعہ اور عریضہ

اور

اور عرضی اور فدوی اور کمترین اور جناب اور حضور کا ترجمہ اُردو مین کسیطرح
ممکن نہین ہی اسکی سوا جب تقریر زبانی مین جناب اور حضور اور پیر مرشد
اور خداوند اور فدوی اور کمترین بولتی ہین تو تحریر مین اوسکا ترجمہ کیون
کر ہوسکیگا یہان یہہ بیان دو فائدہ کی واسطی کیا گیا ایک تو یہہ کہ مبتدی
اس بات کو جانین کہ اسطرح کی الفاظ ہندی نہین ہین دوسری یہہ کہ اس
انشا مین جو رقعات لکھی جاوینگی اون مین ناچار ایسی ہی الفاظ عربی
اور فارسی کی لکھنی پڑینگی تو کسی کو جای اعتراض باقی نہ رہی اب ہم خط
کتابت کی دستور یہان سی لکھی دیتی ہین کہ اُردو اور فارسی دونو کی لئی
کام آوین **دوسری فصل** خط لکھنی کی تعلیم مین کاتب یعنی خط والی کو چاہیے
کہ پہلی یعنی مکتوب الیہ جسکی نام خط لکھا ہی اوسکا مرتبہ سوچ لی کہ وہ بڑا ہی
یا چھوٹا ہی یا برابر ہی اور یہہ بڑائی اور چھوٹائی اور برابری کچھ سن اور سال
پر موقوف نہین ہی بلکہ بڑائی اور چھوٹائی کبھی مال پر اور کبھی کمال پر خیال
کی جاتی ہی اور کبھی سن اور سال پر مثلا کوئی غریب اور مفلس اگرچہ
عمر مین بڑا ہو اور امیر دولتمند چھوٹا ہو تو امیر کا رتبہ بڑا ہی اور فاضل عمر مین
چھوٹا اور جاہل بڑا ہو تو جاہل کا مرتبہ چھوٹا ہی اور یہہ نہین ہو سکتا ہی کہ کوئی

خانسامان یا درزی ستر برس کا اور امیر سترہ برس کا ہو تو وہ خانسامان
اور درزی اوس امیر کو لڑکا سمجھ کے برخوردار اور امیر اوس کو بوڑہا جان کے
قبلہ و کعبہ لکہے یا مرید عمر مین بڑا اور پیر کم سن ہو تو مرید پیر کو عزیز از جان
اور پیر مرید کو قبلہ و کعبہ لکہے پس میری دانست مین بڑای اور چہوٹای سن
اور سال کی رو سے صرف قرابت مین دیکہنی کی قابل ہے نہ غیرون مین یہان
سے معلوم ہوا کہ فضل اور کمال کا خیال کرنا اعتبار مین اور سن اور سال کا دیکہنا
اپنی یگانون مین ضرور رہا جائی یعنی اگر کسی منشی یا شاعر یا حکیم کو خط لکہنا ہو اور
وہ علم کی راہ سے رتبہ مین بڑا یا برابر ہو تو وہ عمر مین چہوٹا ہو القاب موافق
اوسکے رتبہ کی لکہنا مناسب ہے یہی حال ہے اوستاد اور پیر اور عالم اور
مفتی اور قاضی کا اور اگر چہوٹا بہای اور بیٹا اور بہانجا اور بہتیجا رتبہ مین بڑا ہو
ملا باپ جاہل اور بیٹا فاضل اور بڑا بہای قصبہ یا دیہات مین نوکر
اور چہوٹا بہای امیر خواہ تحصیلدار ہو تو وہان رتبہ کا لحاظ کیا جائیگا
اور بڑای چہوٹای سن و سال کی دیکہی جائیگی یعنی باپ بیٹی کو فاضل
ہو یا جاہل ہر حال مین برخوردار اور بڑا بہائی چہوٹی بہای کو عزیز
از جان ہی لکہیگا جب یہ دریافت ہوا تو اب سمجہنا چاہیے کہ اگر کان

خط کی اکیس ہین یعنی استادون نی خط مین اکیس باتون کا ہونا مقرر کیا ہے

مقدمہ القاب اور القاب اور اداب اور ادعیہ اور محبت اور

اشتیاقیہ اور ملاقاتیہ اور صفت ملاقاتیہ اور اظہار یہ اور خطون کی نام

اور خطون کی رسید اور ادراکیہ اور کاتب کی نام اور مکتوب الیہ کی نام

اور دوسری شخص کی صفت اور خبر کا بہجنا اور خبر کا مانگنا اور اپنا انا

اور مکتوب الیہ کا انا یا جانا اور مطلب اور خاتمہ اور لفافہ بعضون کی نزدیک

خط کی ارکان مین داخل ہین یہ اگر ہو تو بائیس ہوتی ہین مقدمہ القاب برابری

والی خواہ بڑی کو القاب کی پہلی اوسکی صفت کو صاحب کی ساتھ ملا کر جو الفاظ

لکہی جاتی ہین اوس کو مقدمہ القاب کہتی ہین اور اوس صفت کی ظاہرا پانچ

قسمین ہین پہلی قسم قرابت ہی جیسی برادر صاحب اور چچا صاحب اور خالو صاحب

اور ماموں صاحب اور والدہ صاحبہ اور خالہ صاحبہ اور ہمشیرہ صاحبہ لیکن

باپ کی لئی مقدمہ القاب اوستادون کی تحریر مین نظر نہین ایا بعضی

قصبہ کا ہی صاحب لکہتی ہین مگر فصیح نہین ہی دوسری قسم خطاب ہی

جیسے نواب صاحب اور راجہ صاحب اور خانصاحب اور رانی صاحبہ اور

بیگم صاحبہ تیسری قسم منصب ہی جیسے مولوی صاحب اور منشی صاحب اور

حافظ صاحب اور حکیم صاحب اور پنڈت صاحب اور اخوند صاحب اور

اتو صاحبہ **چوتھی قسم** عہدہ ہی جیسے قاضی صاحب اور مفتی صاحب اور

بخشی صاحب اور داروغہ صاحب اور دیوان صاحب اور چودہری

صاحب اور چودہران صاحبہ **پانچوین قسم** ذاتی ہی جیسے شیخ صاحب

اور میر صاحب اور مرزا صاحب اور خان صاحب اور لالہ صاحب اور

ربائی صاحبہ **فقط** مخفی نرہی کہ چہوٹی اور ادنی کی واسطی مقدمہ القاب

ہین ہوتا ہی کسواسطی کہ اوس کی لقب کی ساتہہ صاحب کا لفظ ملایا ہین

جاتا یعنی بہائی صاحب اور بہنی صاحبہ اور باورچی صاحب اور چیڑاسی

صاحب لکہنی کا دستور ہین ہی لیکن برادر کا لفظ چہوٹی بہای اور فرزند

کا لفظ بیٹی کی القاب مین قبل از نور چان اور ارجمند وغیرہ الفاظ کی

یا سوا اونکی اور کسیکو بہی اسیطرح لکہی تو اگرچہ وہ مقدمہ القاب ٹہر گیا

مگر صاحب کا لفظ اوسکی ساتہہ نہ لکہا جائیگا اور واضح ہو کہ مقدمہ القاب

کی پہلی بہی بعضی ایک نقط بڑہایا کرتی ہین جیسے جناب منشی صاحب

اور حضرت مولانا صاحب پس یہ لفظ بہی مقدمہ القاب مین داخل

ہی **القاب** پہلی جاننا چاہی کہ فارسی مین مراتب مکتوب الیہ کی ہاہت

مین

ہیں لیکن اس مقام میں بیان کرنا صرف انہیں مراتب کا جو اردو میں
ضروری ہی مناسب سمجھا جاتا ہی سو مدہ مراتب قابل یاد رکھنی کی ہیں یعنی
ہمسر کا درجہ تین قسم سی خالی نہیں ہی یا ہمسر مطلق ہی کہ سب طرح اپنی برابر ہو
تو القاب اوسکا فارسی میں مرد کی واسطی مولوی صاحب مشفق مہربان
کرم فرمای مخلصان اور عورت کی لئی خانم صاحبہ مشفقہ محترمہ یا ایسا ہمسر یعنی
کہ رتبہ میں کچھ بڑا ہی تو مرد کی واسطی راجہ صاحب عالیشان قدردان نیاز
مندان یا نواب صاحب والا مراتب عالی مناسب یا خانصاحب معدن فیض
واحسان مخزن جود و احسان اور عورت کی واسطی رانی صاحبہ یا بیگم صاحبہ
یا بائی صاحبہ مشفقہ محترمہ اور اگر رتبہ میں کچھ کم ہی تو مرد کو لالہ صاحب مہربان دوستان
اور عورت کو خواہران صاحبہ عصمت مآب لکھنی لگی اور یہی حال ہی بڑی کا
مثلاً اگر رتبہ میں کچھ بڑا ہی تو مرد کو برادر صاحب قبلہ و کعبہ امید گاہ فدویان اور عورت
کو ہمشیرہ صاحبہ مکرمہ ملتجیان اور جو اس سی بھی زیادہ ہی جیسے باپ اور پیر تو اوسکو
قبلہ کونین و کعبہ دارین اور پیر مرشد برحق خداوند نعمت مطلق اور ماں اور پیرانی
کو والدہ صاحبہ مکرمہ معظمہ مفخمہ اور اگر بہت بڑا ہی جیسے بادشاہ تو قبلہ عالم و
عالمیان اور بادشاہ بیگم کو جناب عالیہ خاتون مخدرات زمان و زمانیان

اور مثل اس کی لکہنی چاہئے علی ہذا القیاس چہوٹا اگرچہ کچہ چہوٹا ہی تو برادر عزیز
از جان اور برخوردار نور الابصار اور بہن اور بیٹی کو ہمشیرہ عزیزہ
اور نور چشمی قرۃ العینی اور اوس سی کم رفیق اور ملازم ہی تو
نوکر کو اعتقاد دوستان عزیز القدر شرافت پناہ صداقت دستگاہ
اور عورت کو عصمت پناہ عفت دستگاہ اور جو بہت چہوٹا ہی تو مرد
کو متعمد الخدمت فدوی خاص اور عورت کو فدویہ خاص اور مثل اسکی
لکہنی کی اردو خط میں بہی الفاظ عربی اور فارسی کی جو فارسی کی
خط میں لکہی جاتی ہیں لکہی جاتی ہیں گی اور کبہی شخص کم رتبہ کا صرف نام ہی
لکہہ کر مطلب شروع کر دیتی ہیں اور ایسی تحریر اوسوقت ہوتی ہی جب
امرا اپنی ادنی ملازم کو دستخط خاص سی رقعہ لکہتی ہیں ادعیہ اون
لفظوں کو کہتی ہیں جو بعد القاب کی جملہ عربی کا دعائی طور پر لکہا جاتا
ہی اور اوس دعاعیہ بہی کہتی ہیں جیسی ہمہ کی واسطی زاد لطفہ اور
دام عنایتہ اور سلمہ اللہ تعالی ترجمہ اوسکا اگر چاہی اردو میں
تو تکلف کی ساتہہ البتہ ہو سکتا ہی جیسی زیادہ ہوتی اور ہمیشہ
رہی عنایت اونکی اور مثل اوس کی بڑی کی دام برکاتہ اور

ظلہ العالی

اور مدظلہ العالی اور خلد اللہ ملکہ ترجمہ اس کا یہی ہوسکتا ہی جسطرح
مذکور ہو چکا اور چھوٹون کی لئی طال اللہ عمرہ اور مثل اس کی اور
عورتون کی واسطی ایسی الفاظ بضمیر تانیث کی ہوگی جیسے مدظلہا اور
طال عمرہا وغیرہ اور ادنی کی واسطی بجمعیت باشند و مورد مراحم
بودہ بدانند اور بعضی لوگ عربی کی جگہ فارسی لکہتی ہین جیسے
سایہ عالی بر سر فدویان مبسوط باد اور درجہ افزای مراتب محبت
باشند اور درحفظ الہی باشند لیکن اردو مین سوای دعائیہ
عربی کی گنجایش ان الفاظ کی برتنی کی نہین واضح ہو کہ مقدمہ القاب
اور القاب اور ادعیہ جب سب ملایا جاتا ہی تب اوس سب کو
القاب کہتی ہین جیسی جناب منشی صاحب مخدوم مہربانان صمیم
قدیم زاد لطفہ آداب اوس مفرد کا نام ہی جو بعد القاب
کی لکہا جاتا ہی اور جسطرح مقدمہ القاب اور القاب اور ادعیہ
سب ملکر ایک القاب کہلاتا ہی اوسی طرح تحیت اور اشتیاقیہ
اور ملاقاتیہ اور رخصت ملاقاتیہ اور اظہاریہ سب کو ملاکر آداب
کہتی ہین چنانچہ حال اس کا ہر ایک کی بیان سی دریافت ہوگا تحیت

ہمسر کو جو سلام اور نماز اور بڑی کو بندگی اور کورنش اور تسلیمات

اور چھوٹی کو دعای درازی عمر اور مثل اس کی جو کچھ لکھتی ہین

اس کو تحیت کہتی ہین اشتیاقیہ ہمسر کو شوق اور اشتیاق اور

بڑی کو تمنا اور آرزو اور چھوٹی کو خواہش جو لکھتی ہین حرف

اِن الفاظ اور کلمات کو منشیون کی اصطلاح مین اشتیاقیہ کہتی

ہین ملاقاتیہ بعد لفظ اشتیاقیہ کی ہمسر کی واسطی ملاقات اور مواصلت

اور وصال اور معانقہ جسمانی اور بڑی کو کوئی ملازمت اور حضور ریے

خدمت اور قدمبوسی اور چھوٹی کو دیدار اور دیدہ بوسی وغیرہ

الفاظ جو لکھی جاتی ہین اوس کو ملاقاتیہ کہتی ہین صفت ملاقاتیہ اوس

ملاقات کی صفت مین جو فقرہ لکھا جاتا ہی اوس کو صفت ملاقاتیہ

کہتی ہین جیسے فارسی مین ملاقات بہجت آیات اور ملازمت

کیمیا خاصیت اور قدمبوسی والا اور دیدار فرحت آثار اور

مثل اسکی اور بعضی بعد ان الفاظ کی کلمات مبالغہ بی زیادہ

کرتی ہین بعد کاف بیانہ کی جیسی کہ حدی ونہایتی ندارد و دشرح و

بیان در نمی آید اور مثل اوس کی کہ یہ کلمات ہی اسی صفت مین داخل

ہین

ہین مگر اردو مین ترجمہ صرف انہین کلمات مبالغہ کا البتہ ہو سکتا ہی اور
صفت کی الفاظ بدستور فارسی کی رہین کی اونکا ترجمہ غیر ممکن ہی
اظہاریہ بعد اون الفاظ کی جو مطلب لکہنی کی جبر دیتی ہین اوسکو اظہاریہ
کہتی ہین جیسی فارسی مین ہمسر کو مکشوف خاطر محبت ماثر باد یا مگر داند
اور بڑی کو معروض میدارد اور بخیر عرض عالی میرساند اور چہوٹی کو
مطالعہ نمایند اور لفظ رسید مرود لکہا جاتا ہی مگر اردو مین ان الفاظ کا
بعینہ ترجمہ نہین ہو سکتا ہی وہان یون لکہین کی ہمسر کو مطلب لکہتا ہون
اور بڑی کو عرض کرتا ہون اور چہوٹی کو واضح ہو اور مثل اسکی جس سی
یہہ معلوم ہوا او اب جاننا چاہی کہ تحیت سی لیکر اظہاریہ تک سب مل کر
اداب ہوتا ہی مثال اوس کی بعد سلام ونیاز اشتیاق ملاقات بہجت
ایات کہ حدی وتناہی ندارد حالی خاطر محبت ماثر باد ترجمہ اوس کا
بعد سلام اور نیاز اور اشتیاق ملاقات کی جسکی حد اور نہایت نہین
ہی مطلب لکہتا ہون اور بعد اداے کورنش اور بندگی کی عرض کرتا ہی
اور بعد دعا کی واضح ہو ترجمہ لکہنی والی کی تمیز پر موقوف ہی اگر درایت ہو
کہ ترجمہ اردو زبان مین فصیح ہو سکتا ہی تو مضائقہ نہین ہی تو ضرورت

نہین ہی کہ خط اور مکتوب کو چھٹی یا پاتی اور اور سجدہ اور قدمبوس
کو نک کہنی اور بالا لکن لکہنی لگی اور واضح ہو کہ ادنی کو مرد ہو خواہ عورت
اداب سن لکہا جاتا اور عورت کو اسیطرح السلامعہ اور ملاقاتیہ
ہی لکہنا چاہی مگر درجہ اعلی کی واسطی قدمبوسی تک جائز ہی خطون
کی نام خط اگر ادہرسی ایا اور ہمسر کا خط ہی تو الطاف نامہ اور نامہ
نامی اور محبت نامہ اور بڑی کا خط ہی تو نوازشنامہ اور سرافراز نامہ
اور فرمان واجب الاذعان اور منشور کرامت نشور اور چھوٹی کا خط ہی
تو اوس کو مکتوب مرغوب خط مسرت نمط اور عرضی مرسلہ اور خط جو
ادہرسی بھیجا ہی اگر ہمسر کی ہمسر کو بھیجا ہی تو اوسکی مقابلہ مین اپنی خط
کو رقیمہ اور رقیمہ نیاز اور اشتیاق نامہ اور بڑی کی مقابلہ مین عریضہ
اور عرضی اور عرضداشت اور چھوٹی کی مقابلہ مین اپنی خط کو خط
ہی لکہن گی لیکن بہت ادنی کی مقابلہ مین اپنی تحریر کو شقہ اور پروانہ
لکہن چاہی اور ترجمہ ان سب الفاظ کا اردو زبان مین کچہ نہین ہو
سکتا چنانچہ حال کا اون الفاظ سی ظاہر ہی خط کی رسید ۱۲۱
اگر خط ہمسر کا پہونچا ہی تو فارسی مین تو لکہن گی وصول فرحت نمود اور
وصول

وصول الطاف شمول فرمود زنک وصول رحمت اور مثل اس کی اور
بڑی کی واسطی ورود فرمود شرف صدور بخشید نزول اجلال فرمود اور چھوٹی
کی واسطی رسیدہ مسرور گردانید بملاحظہ گذشت اور مثل ایسکے اور بعضی
لوگ کلمات فخریہ اور سروری ان الفاظ کی ساتھہ ملاتی ہین یعنی یون
لکھتی ہین کہ وصول نمود و جمعیت ظاہر و باطن افزود وصول نمودہ
مسرور گردانید پرتو حلول افگندہ باعث مفاخرت گردید ورود
فرمودہ فرق عزت و افتخار بفرق فرقدان رسانید اُردو مین ان
فقرات کی عوض ہمسر کو لون لکھہ جائیگی الطاف نامہ یا نامہ نامی یا
محبت نامہ کی پہونچی سی نہایت سرور حاصل ہوا اور بڑی کو عنایت
نامہ یا سرفراز نامہ یا فرمان عالی کی پہونچنی سی سرافرازی حاصل
ہوئی اور چھوٹی کو خط تمہارا پہونچا ہمکو نہایت خوشی ہوئی اور اد
کو عرضی تمہاری ملاحظہ سی گذری فایدہ اب اس مقام پر اتنی
بات قابل لحاظ کرنی کی ہی کہ مکتوب الیہ کی جو تین مرتبہ اور
ہر مرتبی کی تین تین درجی اوپر بیان کئی گئی نباہ اوس کا اُردو
کی تحریر مین اس مقام تک تو ہوا اب آگی جو مقامات آتی ہین

اون مین ممکن نهین هی اور نهین کچه هوهی تو تکلف سی خالی نهوگا ایسی
نظرسی فارسی مثالون مین بهی وه رعایت موقوف کرکی صرف ایک
ایک مثال لکهی جاتی هی جسطرح فارسی مین اپنی خط کی بهیجنی کو همسر
کی مقابله مین ملاحظه درامده باشد موصول گردیده اور بڑی کی مقابله مین ملاحظه
اقدس درامده باشد از نظر فیض مظهر باریابان حضور لامع النور درگذشته
باشد اور چهوٹی کو مطالعه درامده باشد یا رسیده باشد اور یهی
اسکی لکهتی هین اردو مین همسر کو ملاحظه هوا هوگا اور بڑی کو نظرسی
گذرا هوگا اور چهوٹی کو پهونچا هوگا کهین کی **ادراکیه** خط کی مطلب سمجهنی
کی عبارت جو لکهتی هین اوس کو ادراکیه کهتی هین مثلا فارسی مین همسر
کو یون لکهتی هین مضمون عطوفت مشحون پیرایه اتضاح یافت اور بڑی سی
گزارش فیض بنیاد مطلع فرمود اور چهوٹی کو بر حقیقت مندرجه آگهی
داد مدعای معروضه معلوم شد اور اردو مین یه مطلب یون
لکهی جایگا حقیقت مندرجه کو خوب سمجها ارشاد فیض بنیاد سی قرار
واقعی آگاه هوا یا آگاهی حاصل هوی اور حال دریافت هوا یا حقیقت
معروضه واضح هوی **کاتب کی نام** خط کا لکهنی والا اگر همسر هی تو اپنی
تین

تین ہمسر کی مقابلہ مین فارسی مین ان دوست ان مخلص ان نیازمند اور
بڑی کی مقابلہ مین فدوی ان غلام ان خادم ان کمترین ان کمپرورده
اور چھوٹی کی مقابلہ مین اینجانب دعاومن و مابدولت لکھین گی اور
اور دومین ہمسر ہو تو آپ اور بڑا ہو تو جناب اور حضور اور چھوٹا ہو
تو تم لکھنا چاہی **مکتوب الیہ کی نام** فارسی مین ہمسر کو ان کرم فرما ان
مشفق ان مہربان اور بڑی کو ان قبلہ ان حضرت ان جناب ان
خداوند نعمت اور حضور اور ملاذمان والا اور بندگان عالی اور بندگان
حضور اور چھوٹی کو ان عزیز ان برادران برخورداران جان
ان سعادت سرمایہ ان لخت جگران نوردیدہ ان معتمد الخدمت ان
فدوی خاص اور اردو مین اپنی تئین ہمسر کی مقابلہ مین فدوی اور کمترین
اور غلام اور چھوٹی کی مقابلہ مین اپنی تئین ہم لکھین گی **دوسری شخص کی**
صفت اگر خط مین کسی دوسری شخص کا مذکور آجائی تو موافق اوس کی
رتبہ کی اوسکا القاب لکھکر اوسکا نام لکھتی ہین یعنی اگر ہمسر ہو تو یون
لکھتی ہین میر صاحب شفیق سید امیر علی صاحب کی زبانی معلوم ہوا اور بڑا
ہو تو لکھنا چاہیی کہ جناب مولوی صاحب قبلہ مولوی محمد باقر علی صاحب کی

فرمانے سے دریافت ہوا جناب عالی متعالی قبلہ عالم کے حضور سے
ارشاد ہوا اور چھوٹا ہو تو برادر عزیز محمد عیسیٰ اور برخوردار حسن احمد
کی بیان سے واضح ہوا کہ لکھنے عرض کرنے سے دریافت ہوا اور اگر نام
اوس شخص کا مکرر آوے تو یوں لکھنا مناسب ہے کہ ہمنے میر صاحب موصوف
کو سمجھا دیا اور مولوی صاحب ممدوح سے عرض کر دیا اور جناب عالی قبلہ
عالم کے حضور میں عرض کیا اور برخوردار مذکور اور برادر مرقوم سے
کہدیا اور بعضے لوگ مکرم الیہ اور معزی الیہ اور معظم الیہ اور مومی الیہ
اور مشار الیہ اور نام بردہ لکھتے ہیں **چیز کا بھیجنا** اگر کوئی چیز ہمسر کے
پاس بھیجی ہے تو لکھنا چاہیے کہ آپ کے پاس بھیجدی اور بڑے کو کہ خدمت
عالی یا حضور والا میں ارسال کی اور چھوٹے کو لکھے کہ تمہارے پاس
ما ہمکو بھیجی **چیز کا مانگنا** اگر ہمسر سے طلب منظور ہے تو بھیجدیجئے با لطف
فرمائیے اور بڑے سے طلب کرے تو عنایت کیجئے یا مرحمت فرمائیے
اور چھوٹے سے مانگے تو روانہ کرو اور ارسال کرو اور بھیجدو لکھے
اپنے آنیکا حال ہمسر کے مقابلہ میں بندہ حاضر ہوا تھا اور بڑے کی مقابلہ
میں کمترین مشرف خدمت ہوا کمترین ملازمت کو غلام قدمبوسی کو حاضر

ہوا تھا

ہوا تہا اور چہوٹی کی مقابہ مین ہم تمہاری یہان گی تہی یا مین تمہاری پاس
گیا تہا یا حضور بابدولت رونق افروز ہوی تہی **مکتوب الیہ کی آنی یا جانی**
کا حال اگر ہمسر ہی تو اوسکی آنی کو آپ نی کرم فرمایا تہا اور تشریف لائی تہی اور
قدم رنجہ فرمایا تہا اور جانی کو آپ جیسی تشریف لی گئی ہین لکہنا چاہیی اور بڑی کو
جناب یا حضور رونق افروز ہوگی تہی یا جب سی فلانہ کو تشریف فرمایا تہا نہضت
فرما ہوی یا اور چہوٹی کو تم یہان آئی یا حاضر ہوی تہی اور جب سی تمہارے کو تشدہار
یا اگر کہ گئی ہو **مطلب** خط پہونچا حال معلوم ہوا اسمی پہلی خط روانہ کیا ہی پہونچا ہوگا
اوسی حال ہمارا دریافت ہوا ہوگا جب سی تم اودہر گئی ہو کچہ نہین بہیجا یی اب مرزا علی
بہو بخشی مین اوکی ہاتہہ پانچہزار روپیہ بہیجو تو ہمارا آنا ہوتا ہی نہین تو تم آپ آو **خاتمہ**
بعد تمام ہونی مطلب کے ہمسر کو لکہی زیادہ کیا تصدیع دون زیادہ کیا تکلیف دیجائی
زیادہ کیا گذارش کریی اور فارسی مین بعضی جو اسکی بعد فقرہ دعائیہ اور بہی بڑہاتی
ہین جیسا ایام جمعیت وشادمانی مدام یکام دعمر و دولت روز افزون باد وغیرہ
جو اردو مین چاہی تو یون لکہی خوشی اور شادمانی ہمیشہ نصیب رہی اور عمر و دولت
روز بروز زیادہ ہوتی رہی اور مثل اسکی اور بڑی کو زیادہ حد ادب زیادہ
کیا عرض کری واجب تہا عرض کیا سایہ الطاف ہماری سر پر ہمیشہ روشن رہے

اقتاب دولت اور اقبال کا تابان رہی اور چہوٹی کو زیادہ کیا لکہا جای
تاکہ جانو اور تہوڑی لکہی کو بہت سمجہو اور موافق لکہنی کی عمل مین لاو
واضح ہو کہ مطلب خط کا املا اسیقدر ہی جو اوپر لکہا گیا اور یہہ بہی فرض
کر لیا جای کہ لکہانی والا اوس کا کوئی جاہل ہی اور وہ یہہ نہین جانتا کہ
دستور خط لکہنی کا کیا ہی صرف اپنا مطلب بیان کر دیتا ہی اوس صورت
مین لکہنی والی پر واجب ہی کہ کاتب اور مکتوب علیہ کی رتبہ کو سمجہلی اور
اوس کو تمیز جاہیی کہ یہہ مطلب ہمسر کو کسطرح اور بڑی کو کسطرح نسبی اور
چہوٹی کو کیونکر لکہتا ہوگا اسی صورت مین لکہنی والا اگر تہوڑی سی
بہی سمجہ رکہتا ہی تو قواعد مذکورہ سی یہہ تمام بخوبی صاف اور واضح ہو گیا
کچہ حاجت زیادہ تعلیم کی باقی نہین رہی یعنی اگر مقدمہ القاب سی لیکر
مطلب اور خاتمہ تک جو باتین ہر ایک کی واسطی لکہی گئی ہین ہر ایک
بات پر نظر کر کی لکہی تو پانچ خط اوسی ایک مطلب کی عبارت
مختلف مین پیدا ہوتی ہین پہلا خط ہمسر کی نام مولوی صاحب شفیق مکرم
زاد لطفہ بعد سلام و نیاز اور اشتیاق ملاقات مسرت آیات کی
کہ بیان سی باہر ہی مطلب لکہتا ہون کہ نامہ نامی کی پہونچنی سی
دل

دل کو نہایت خوشی حاصل ہوئی مضمون اوسکا بخوبی سمجھا گیا اسکے پہلے
مخلص نے بھی نیاز نامہ بھیجا ہے ملاحظہ ہوا ہوگا اب میر صاحب مشفق میر نیاز علی صاحب
حاضر ہوتے ہیں یا بخدار روپے میر صاحب موصوف کے ہاتھ لطف فرمائیے تو بندہ حاضر
ہو سکتا ہے نہیں تو آپ ہی تشریف لائیے زیادہ کیا تصدیع دوں دوسرا
خط بڑے کے نام جو قرابت رکھتا ہو برادر صاحب قبلہ و کعبہ دو جہان
امیدگاہ فدویان مدظلہ بعد ادائے تسلیمات او تمنائے ملازمت کیمیا خاصیت
کہ شرح اوسکی تحریر میں نہیں آسکتی گذارش کرتا ہے کہ نوازش نامہ عالی نے سرافراز
فرمایا اور ارشاد فیض بنیاد سے آگاہی بخشی قبل اسکے کمترین نے بھی
قطعہ عریضہ ارسال کیا ہے مشرف ہوا ہوگا اب جناب میر صاحب قبلہ میر
نیاز علی صاحب تشریف لیجاتے ہیں یا بخدار روپے میر صاحب ممدوح کے ہاتھ
عنایت ہوں تو فدوی خدمت عالی میں فیض یاب ہو نہیں تو جناب
ہی تشریف فرما ہوں زیادہ کیا عرض کروں تیسرا خط بڑے کے نام جو مرتبہ
میں بڑا ہو جناب حضرت صاحب سر و مرشد برحق دستگیر مطلق دام
برکاتہ بعد ادا کرنے کورنش اور بندگی اور آرزوے قدمبوسی کے کہ قلم کو طاقت
اوسکے تحریر کی نہیں عرض کرتا ہے کہ عنایت نامہ والا نے عزت اور ابرو بخشی

اور ارشاد ہدایت بنیاد سے مطلع فرمایا عرضی غلام کی بہی نظر فیض اثر
سے گذری ہوگی اب برادر صاحب مخدوم مکرم میر نیاز علی صاحب خدمت
اقدس میں فیض یاب ہوتی ہیں ما تجرار روپی میر صاحب معظم علیہ کی ہاتہہ
عنایت ہوں تو کمترین دولت قدمبوسی کی حاصل کری ہیں تو بندگان عالی
اب رونق افروز ہوں زیادہ حد ادب **چوتہا خط چہوتی کی جو فراغت**
میں چہوٹا ہو برخوردار نور چشم سعادت و اقبال نشان طال عمرہ بعد دعای
درازی عمر اور خواہش دیدار فرحت آثار کی واضح ہو کہ خط مسرت نمط ہوکا
مطلب دریافت ہوا اصلی یعنی بہی ایک خط روانہ کیا ہی تمہاری مطالعہ میں
آیا ہوگا اب عزیز از جان میر نیاز علی بہوکہنی ہیں پانچ ہزار روپیہ اونکی ہاتہہ
بہیجو تو ہمارا آنا ہوتا ہی نہیں تو تمہارا آنا ضرور ہی زیادہ اس سی جو
لکہا جای اوسکو تہوڑا جانو فقط **پانچواں خط چہوتی کی نام جو رتبہ میں**
چہوٹا ہو معتمد الخدمت شرافت دستگاہ خوش اور محفوظ رہو عرضی
مرسلہ پہونچی حال معلوم ہوا لوشتہ یہان کا یہی ہمکو پہونچا ہوگا اب عزیز
القدر نیاز علی روانہ کئی جاتی ہیں چاہی کہ پانچ ہزار روپی انشاء اللہ کی ہاتہہ
بہیجدو تو ہم اوپن نہیں تو تم اپنی تئیں پہونچاؤ زیادہ تاکید جانو تحریر خطوط کا
طرز

طرز بہی یاد رکہنی کی قابل ہی ان دونون تو اکثر لوگ لکہتی ہین کہ ہمراد چہوتی کو ایک
فرد کاغذ مین بیچ سی شکن دی کر اور پیشانی چہوڑ کر ایک طرف سی
سیدہی سطرین اور کنارہ بڑی سطرین لکہتی ہین اس صورت پر بسمہ
اور چہوٹی کی نام کی خط کا نقشہ میر صاحب شفیق مہربان کرم فرمای مخلصان زاد عنایتہ
بعد سلام اور اشتیاق ملاقات کی مدعا یہ ہی کہ بندہ محرم کی دسوین تاریخ جمعہ کی
دن خیریت سی اگرہ مین پہونچا جناب مولوی صاحب سی اوسی دن ملاقات
کیا چاہتا تہا مگر اس سبب سی کہ شاید کربلا گئی ہوئی ہین نہ گیا دوسری دن
اونکی خدمت مین حاضر ہوا نہایت تپاک اور اخلاق سی ملاقات فرمای اور
اپنا ادمی بہیج کر اسباب ہمارا سرای سی اوٹہا منگایا اور فرمایا کہ تمہارے
نوکری کی واسطی جہان ممکن ہوگا سعی کیجائیگی چنانچہ اوسی دن سی اونکی خدمت
مین حاضر رہتا ہون اور امید ہی کہ اگر کہین کوی جگہ خالی ہوگی تو جناب ممدوح
سعی سی ہرگز دریغ نہ فرمائنگی اینده ہماری قسمت ہی واسطی اطلاع کی گذارش
کی گئی زیادہ خیریت ہی اور بڑی کی خط کی صورت یا تو کتابی ہوتی ہی یعنی دونو
طرف سی حاشیہ توڑکی اور پیشانی زیادہ چہوڑ کر پہلی القاب بیچ سطر مین
اوسکی بعد سب سطرین سیدہی لکہتی ہین اس طرح بڑی کی نام کی خط کا نقشہ

عموئیصاحب قبلہ وکعبہ دوجہان مدظلہ العالی

بعد اداب اور تسلیمات کی عرض کرتا ہی کہ اج نواب لفٹنٹ گورنر بہادر دام
اقبالہٗ کا لشکر مقام کانپور مین داخل ہوا اور کل بعد دوپہر کی لکھنو کو کوچ
کری گا فدوی بہی لشکر کی ساتہہ روانا ہوگا اس واسطی گذارش ہی کہ
کوئی مکان قابل گذارہ کی کہ میری رہنی کا مقام علحدہ اور شاگرد پیشہ
اور باورچی خانہ وغیرہ علحدہ ہو اور باہر اوسکی گہوڑی اور پالکی اور
اونٹ اور چہکڑہ کی گنجایش ہو پہلی سی کرا لے رکہئی گا کہ وقت پہونچنی
کی تلاش کی حاجت اور تکلیف نہو زیادہ حد ادب فقط

عریضہ کمترین فیاض علی

یا عرضی لکہی جاتی ہی یعنی پہلی سیدہا مد کہیچ کر اوسکی اوپر القاب
اور نیچی سی سیدہی سطرین لکہتی ہین

عرضی کا نقشہ

خداوند نعمت فیاض زمان دام اقبالہ

کی حضور فیض گنجور مین عرض کرتا ہی
کہ فدوی دو برس سی امیدوار پرورش حضور والا مین حاضر ہی اور
اکثر ارشاد ہوا کہ وقت خالی ہونی کسی عہدہ کی حکم مناسب دیا جائیگا چو

انہون

اندنون عہدہ روبکار نویسی کا بندگان عالی کی کچہری مین خالی ہی اس صورت
مین امیدوار فضل و کرم کا ہون کہ بپرورش فدوی کی اس عہدہ پر فرمائی
جای تو عین خاوندی ہی واجب تہا عرض کیا آفتاب دولت اور اقبال کا ہمیشہ تابان رہی
اور عدالت کی قاعدہ فی کی لکہنی کا طرز ہی جدا ہی کہ اوس کا بیان جدا
جاہا تو دوسری رسالہ مین کیا جایگا لیکن یہان چند سوالات کا نقشہ
نمونہ کی طور پر لکہدیا جاتا ہی کہ مبتدی اوسکی لکہنی کی طرز سی آگاہ ہو جائین سوال

کا نقشہ صاحب جج کی واسطی

غریب پرور سلامت

مجہہ مدعی کا مقدمہ سیح امام بخش مدعا علیہ کی نام پر بابت دخل یابی ایک منزل
حویلی قیمتی دو سو بائیس روپی کی منصف شہر کی کچہری مین دایر ہی اگرچہ منصف
صاحب کی انصاف سی مجہی امید ہی کہ اپنی حق کو پہونچونگا لیکن مدعا علیہ منصف
کا وکیل ہی اس سبب سی اندیشہ اس بات کا ہی کہ کچہہ کاغذات مین
کسیطرح کی چالاکی نکری اسواسطی امیدوار ہون کہ مقدمہ میرا منصف شہر کی
کچہری سی طلب ہوکر خواہ حضور مین فیصل ہو یا صدر الصدور صاحب کی کچہری
مین تجویز کی واسطی بہیجدیا جائی فقط

سوال کا نقشہ صاحب کلکٹر کی واسطی

غریب پرور سلامت

موضع ... پرگنہ ... مین جو زمینداری موروثی مجھہ لمبردار کی ہی اور آج تک
اوسپر قابض اور متصرف ہون اندنون مجھہ سایل نی موضع مذکور کو سات
سو چھپن روپی کی عوض ساہ پورن مل کی ہاتھہ بیع کر قبالہ بیعنامہ لکھہ دیا اسواسطی
یہ سوال حضور مین گذران کر امیدوار کہ مجھہ لمبردار کا نام خانہ زمینداری سی خارج
ہو کر مشتری کا نام داخل فرمایا جای فقط

[illegible]

سوال کا نقشہ جناب مجسٹریٹ کی واسطی

غریب پرور سلامت

دادخواہ اپنی مکان کی دیوار جو اس برسات مین گر پڑی تہی بلند کیا چاہتا ہے
لیکن شیو رتن جو دہری زبردستی اوٹہانی نہین دیتا اور ہر دو روز نکو مارپیٹ
کر ہکانہ اور فساد پر مستعد ہوتا ہی اور اسکی پہلی ۲۸ جون کو مری سوال پیر
کوتوال شہر سی کیفیت طلب ہوی تہی سو اب تک نہین پہونچی جو طرف
ثانی کا کچہہ حرج نہین اور دادخواہ کو مکان کی بی قبضہ ہونی سی بڑا چو
چوری کا رہتا ہی اور بی پردگی سی بہت تکلیف ہی اسواسطی امیدوار
ہون کہ کوتوال پر تاکید فرمای جائی کہ دیوار متنازعہ کو اپنی انکہہ سی
دیکہہ کر طرفین کی مکان کا نقشہ معہ کیفیت کے حضور مین جلد بہیجدین کہ فدوی اپنی حق کو پہونچی

راقم [illegible]

واضح ہو کہ شقہ اور پروانہ اور فرمان کی لکھنی کی صورت ایک ہی ہے
لیکن جو بادشاہ کی حضور سی اوی تو اوسی فرمان اور جو امرا اور
وزرا اور ناظم اور حکام کی طرف سی اوی تو اوسی شقہ اور پروانہ کہتی ہین

فرمان یا شقہ یا پروانہ کا نقشہ

فدوی خاص عقیدت نشان ارادت بنیاد مورد مراحم ہو
عرضداشت اوس فدوی خاص کی طرف سی گذری دس ہزار
روپی جو قلعہ کی مرمت کی لئی طلب کیی تھی خزانہ عامرہ سی بھیجا جا
تا ہی جسطرح آگی ارشاد ہوا ہی اوس روپیہ کو مرمت مین لگا
دو اور چاہی کہ نوروز کی جشن کی پہلی قلعہ کی کل مرمت ہو
جاوی اس امر مین تاکید جان کر موافق ارشاد فیض بنیاد
کی عمل مین لاو المرقوم غرہ شہر ربیع الاول سنہ ۲ جلوس والا

لفافہ

جس کاغذ مین خط لپیٹا جاتا ہی اوسکو لفافہ کہتی ہین ایک طرف سی
بالکل صاف بدون وصل کی ہوتا ہی اور دوسری طرف وصل
ہوتا ہی کہ اوس کو لاکہہ اور گوند وغیرہ سی بند کرتی ہین جدھر صاف

ہوتا ہی اوس طرف پہلی سطر مین سر ی پیر حرف الفاظ انشاء الله
تعالی یا بعونه تعالی کا لکھا کر اوسی کی برابر خواه اوسکی نیچی بی
پتا اور نشان اوس ملک اور مقام کا جہان خط بہجنا منظور ہی
اور مکتوب الیه کا نام مع اوس القاب کی جو خط مین اوسکی واسطی
لکہا گیا ہی لکہا جاتا ہی اور اس سطر کی نیچی گوشه مین وه کلمات جو خط
کی پہونچنی کی واسطی دعا کی طور پر ہوتی ہین اور ایک کی مرتبه کی موافق مقرر
ہین اور رسید ہر ہندی جاتا ہی اوپر کاتب کا نام اور تاریخ اور روانگی کا
دن لکہنا واجب ہی **نقشه اوس کا ہمسر کی نام**
بعونه تعالی خط ہذا بدار السلطنه لکہنو به محله مغل پوره رسیده
بمطالعه ساطعه یا بمطالعه سامی یا بمطالعه گرامی یا بسامی خدمت با برکت خدمت
خان صاحب شفق مکرم مظهر لطف و کرم امر الله خان صاحب را دعا بنیم مفتوح باد
موصول باد فایز باد **اور بڑی کے واسطے مقابله مین**
الف الله تعالی عه لفافه ہذا یا عوضی ہذا در بنارس به محله مندوی دال رسیده
از نظر فیض منظر بالشرف خدمت بالعالیجناب یا بحضور فیض گنجور صاحب
سطاب قبله و کعبه دو جهانی امیدگاه فدویان جناب مرزا کریم الله بیگ صاحب
دام ظلهم

دام ظلہم نگذرد یا بگذراند معزز باد مشرف باد اور چھوٹی کی واسطی ؛
الٰہ اللہ تعالیٰ یہ خط ہذا در بلدہ کانپور محلہ ٹکاپور رسیدہ
بسرور مطالعہ یا مطالعہ مباہجہ برادر عزیز از جان ہوت بازو مالوان
شیخ امیر علی طال عمرہ دراند برسد برساتند اور دوسری طرف
جدھر خط بند کیا جاتا ہی اپنا نام اور تاریخ ہجری کی مقابلہ میں اس طرح
رقیمہ الودود یا رقیمہ نیاز محررہ یا ملتمسہ حسین علی عفا اللہ
عنہ شبانہ از اکبراباد ۲۰ ربیع الاول ۱۲۶۲ ہجری اور بڑی
کی مقابلہ میں عریضہ یا عرضی از مراداباد مرقومہ نہم ماہ محرم
الحرام ۱۲۶۱ ہجری کمترین امام علی اور چھوٹی کی مقابلہ میں ؛
الراقم یا رقیمہ الدعا عبد العلی عفا اللہ عنہ از گورکھپور مورخہ
یا مرقومہ دہم شعبان ۱۲۵۵ ہجری واضح ہو کہ شقہ اور پروانہ یا
ادنی کی نام کا خط جو ہوگا اوسکی لفافہ پر مطالعہ اور فقرہ دعائیہ
جو خط ہو بھجنی کی واسطی لکھتی ہیں نہ لکھنی کی صرف پتا اور اوسکا
القاب اور نام لکھ دینگی اور قاعدہ دلون سی مخفی نہیں ہے
نہ نہ الف لا حو لفافہ کی واسطی موافق مرتبہ اعلی اور ادنی اور

مساوی کی فارسی مین مقرر هین اور ردو زبان مین ترجمه اوس کا
کیون کر اور کیا هو سکتا هی یعنی لب می مطالعه اور گرامی مطالعه
اور شرف خدمت اور تطرفیض منظر اور اعلی جناب اور حضور
فیض گنجور یا مفتوح باد اور مشرف باد اور رقیمه الوداد اور عریضه
وغیره کی عوض مین هندی کا کون لفظ قائم کیا جای مگر یه که اگر فارسی
کو مثلا کر خواه مخواه هندی لکهنا چاهتا هی تو وه سب باتین چهوڑ کر یون
لکهی یه خط لکهنو سعادت گنج کی محله مین پهونچ کر میر صاحب مشفق یا
برادر صاحب قبله یا برخوردار سعادت نشان فلانی کو پهونچی
اور دوسری طرف صرف اپنا نام امیر علی مقام مین پوری
چوتهی رمضان ۱۲۲۲ هجری **قاعده** تحریر مین اگر نام کسی پیغمبر کا
اوی تو اوس نام کی بعد علیه السلام اور اپنی پیغمبر کی نام نامی
کی ساته صلی الله علیه وسلم یا صلواة الله وسلامه علیه اور اوس کی
اصحاب مین اگر ایک نام هو تو رضی الله عنه اور دو نام هون
تو رضی الله عنهما اور اوس سی زیاده هون تو عنهم اور اولیای
نام کی ساته رحمة الله علیه یا قدس الله سره اور دوسری الخاص
کی

کی واسطی برابر ہو یا چھوٹا مرد اگر مرگیا ہو تو مرحوم اور مغفور اور عورت ہو تو مرحومہ
اور مغفورہ اور بادشاہ کی حق مین حضرت خلد مکان اور جنت آرامگاہ یا
جو لقب بعد مرنی اونکی لئی مقرر ہوا ہو جیسی حضرت ملوح پیغمبر علیہ السلام اور
حضرت احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
اور حضرت عبداللہ ابن مسعود اور حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہما
اور حضرات خلفای راشدین رضی اللہ عنہم اور حضرت پیر دستگیر
شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سلطان التارکین سلطان
نظام الدین قدس اللہ سرہ العزیز اور والد مرحوم برادر مغفور اور والدہ
صاحبہ مرحومہ اور حضرت ظل سبحانی خلد مکان اور ادنی کم رتبہ کی
واسطی مرد ہو تو متوفی جیسی سرد جولاله متوفی اور عورت ہو تو متوفیہ
جیسی خشنی بھٹاری متوفیہ اور ہندو اگر رتبہ رکھتا ہو تو اوس کو بھی متوفی
لکھنا چاہئی جیسی رام سنگہ زمیندار متوفی فقط **تیسرا باب خطوط اور رقعات**
مین **پہلی فصل** مین ہمسرونکی خطوط اور اونکی جواب اور اوس
فصل مین چھ خط اور ایک رقعہ بہ جواب اور ایک خط غیر جوابی ہی
پہلا خط جوابطلب مرغ جان کو قفس تن سی رہائی ہوتی لیکن

اوس جان جہان سے نہ جدائی ہوتی عشق بری جس دن سے آپ
کلکتہ تشریف لے گئے لکھنؤ کا شہر مری آنکھوں مین اوجاڑ اور گھر مجھے ایک
کالا سا پہاڑ معلوم ہوتا ہی بیٹھا ہوں تو جگر مین درد بی اختیار اٹھتا
ہی بی چین ہو کر اوٹھ کھڑا ہوتا ہوں اور اوٹھتا ہوں تو ناتوانی
سے تہرتہرا کر ناچار بیٹھ جاتا ہوں رونگٹا رونگٹا بدن مین نشتر سا
چبہتا ہی اور کلیجا اٹھ اٹھ پہر آگ کی انگاری کی طرح پہکتا ہی کھانا
پینا چھوٹ گیا اور دل کی زخم کا ٹانکا ٹوٹ گیا نیند تو خواب مین
بہی صورت نہین دکہاتی اب موت کی مجہی اللہ جزا کی ہی دن کو بن پانی
کی مچہلی کی طرح تڑپتا ہوں رات کو کروٹین بدل بدل کر کانٹوں پر لوٹتا
ہوں مین کو بہتر اپنی تن سینا لون ہین بقول میان مصحفی صاحب کی
دل کو کیا کرون **بیت** دل کی دہڑکی کا یہ عالم ہی کہ دو منت دو
پہر زد ہو ہوکی کرہان اوڑا جاتا ہی افسوس کی بات ہی کہ میرا تو آپ
کی یاد مین یہ حال ہی اور آپ نی ایسا مجہی دل سی بہولایا کہ کبہی پیام
اور سلام سی بہی یاد نہ فرمایا خدا کی واسطی اپنی خیریت سی تو مطلع فرمائی
اور خوش خبری ملاقات کی جلد سنائی اور اگر ممکن ہو تو ایک گہڑی آ کر
بہت تکلف

بہت تحفہ ہوائی کہ جدائی کی رنج سی مار نج کو لگتا ہی رہتا ہون اب ہر ساعت اپ کی انتظار مین گہڑی سی دم شماری کیا کرون و السلام دوسرا خط اوس کی جواب مین

خواب مین مَنی اگر شکل دکہائی ہوتی جو ملا جان پر ائی بی نہ ائی ہوتی شفیق میری عنایت نامہ کیا پہونچا گویا مردی کی جلانی کو مسیحا پہونچا کاغذ اوس کا جگر کی زخم کی واسطی کافور کا مرہم تہا اور ہر نقطی پر محبوب کی تل کا لطف اور ہر سطر پر معشوق کی زلف کا عالم تہا سفیدی اوس کی انکہہ کی سفیدی اور سیاہی تیلی کی سیاہی تہی جس قلم سی یہ نامہ لکہا گیا گویا سرمی کی سلائی تہی کہ اوس کی ہر نقط سی انکہہ روشن ہوگئی اب اپنا حال کیا لکہون کہ جدائی سی بیتاب رہتا ہون اور انشا پہ اپ ہی کی لکہانی دل سی لکہتا ہون ہڈیان شمع کی طرح جلتی اور مثل موم کی پگہلتی ہین دل اپنا ہو گیا ہولت کہ پانی کی لہر کی طرح اپنی انسوون کی دریا مین اپہی بہا جاتا ہون ہر چند کہ زندگی کا کچہہ بہروسا نہین ہی لیکن اگر حیات باقی ہی تو پہر وہی صحبت اور وہی باتین اور وہی دن رات کی ملاقاتین ہین اور وہی شکار اور وہی عیش باغ کی سیر ہی اور مرگئی تو اپنا فاتحہ ضرور ہی کر دی بہت نفیس اور عمدہ بہیجتا ہون اوس کی سیوی سے

اب بماری ناتوانی اور سرگردانی مجھ لین گی اور پرزی اوسکی بماری

دل کی پہرزون سی خبر دین گی زیاده سوای اشتیاق اور ملاقات

کی اور کیا لکھون تیسرا خط جواب طلب خالصاحب مشفق مہربان

کرم فرما میری سلامت رہے بعد سلام اور اشتیاق ملاقات کی گذارش

یہی کہ آغا سید محمد صاحب شیرازی مال پشمینہ کا کئی دن سی

یہان لائی ہین اوس مال مین ایک دو شالہ سفید دوردار

سوزن کار ممتی باره سو روپی کا بہت بہلا معلوم ہوا سو روپی

بحمد الله دیکر الله دن کی وعده پر جاگر لیکر رمضانی خدمتگار اور پرشن

کمار کی ساتہ خدمت عالی مین روانہ کیا ہی اگر پسند ہو تو رکہہ لیجی اور

اطلاع دیجی کہ باقی قیمت بہی ادا کر دی جای نہین تو پہیر بہیجی کسواسطی کہ

بعد الله دن کی پہرنا مشکل ہی زیاده خیریت چوتہا خط اوسکی جواب

مین منشی صاحب مخدوم و مکرم عنایت فرمای بنده منشی زاد عنایته

بعد سلام اور اشتیاق مواصلت کی التماس یہ ہی کہ نامہ

نامی مع دو شالہ سفید دوردار ممتی باره سو روپی کی پہونچا شکر

اس عنایت کا کہان تک ادا کرون مجہی ایسی دو شالہ کی

تاکید

بہت دنون سی تلاش تہی فی الحقیقت بہت ہی تحفہ ہی اور
نیازمند کو نہایت پسند ہوا ہندوی بندرہ سو روپی کی بہوجتی ہی
بارہ سو روپی بابت قیمت دوشالہ کی سوداگر کو دی گئے تین سو روپے
کا رومال اوسی کی جوڑ کا خرید کر کر عنایت فرمای زیادہ نیاز **پانچوان**
خط جواب طلب راجہ صاحب عالی قدر قدر افزای نیازمندان
زاد اشفاقہ شرح اشتیاق ملاقات کی واسطی ایک
دفتر چاہئے ناچار اوس سی درگذر کر کی مطلب عرض کرتا ہون
کہ بندہ ناچیز ہر چند کہ کسی بات کی لیاقت نہین رکہتا ہی لیکن سرکار
کی مختاری کی عہدہ پر مامور ہو کر دو برس سی حاضر باش کچہری
تہا اور تین مرتبہ مقدمہ الکا بگوہر مانی کی واسطی ضلع پر بہیجا گیا
اور ہر عدالت صدر مین دائر ہوا باری الحمد اللہ کہ بندہ کی شرم
خدا تعالے نی رکہہ لی یعنی مقدمہ آج قبول حاکم کی اجلاس مین
پیش ہو کر ضلع کا فیصلہ منسوخ ہوا اور آپ کی حق مین ڈگری
ہوی حق تعالے مبارک کری اب ہماری محنت اور جانفشانی
کی قدر آپکی ہاتہہ ہی زیادہ کیا عرض کرون **چہٹوان خط اوسکی جواب مین**

میرے صاحب مجمع الطاف بیکران زاد محبتہ شوق معانقہ جسمانی کہ موجب لذت
روحانی ہی مدعا لکھا جاتا ہی کہ خط آپکا واسطے اطلاع سرسبزی مقدمہ
کی پہونچا دل کو نہایت خوشی حاصل ہوئی حقیقت میں ریاست خاندانی
ہماری باپ کی محنت اور جانفشانی سی قائم رہ گئی مختاری کیسی ہیں
انکو اپنی سے بہتر تجویز کرکی مقدمہ کی پیروی اور خبرگیری کی واسطی تکلیف
دی تھی بالفعل ایک دوشالہ اور ایک رومال اور ایک گھوڑا مع ساز
ہدیہ کی طور سے بھیجا جاتا ہی اگر قبول فرمای تو عین مہربانی ہی اور ہم ساری عمر
آپ کی خدمت گذاری کی واسطی حاضر ہیں زیادہ اشتیاق **ساتواں**
خط جواب طلب مولوی صاحب مصدر اشفاق فراوان مظہر اخلاق
بی پایان زاد عنایتہ بعد سلام اور تمنای ملاقات کی عرض کرتا ہوں
کہ بندہ آپ سی رخصت ہوکر فرخ آباد میں پہونچا اور صاحب مجسٹریٹ
بہادر سے ملازمت حاصل کی صاحب ممدوح نی کارگذاری کی پروانہ اور
سندوں کی حیثیت ملاحظہ فرماکر امیدوار فرمایا ہی کہ جب کوئی عہدہ خالی
ہوجاوے تو بس تمہاری کی جای گی بالفعل کوئی عہدہ خالی نہیں ہی شاید کہ
چند روز کی بعد کوئی تھانہ داری خالی ہو اوسکی امید ہے اگر فرمای تو ٹھہروں
نہیں تو

ہین تو جیسا ارشاد ہووے ویسا عمل مین لاؤن زیاده کیا تصدیع دون اٹہوان
خط اوسکی جواب مین مرزا صاحب سراپا لطف و عنایت زاد محبته
بعد ہدیه سلام مسنون اور اشتیاق ملاقات مسرت ایات کی واضح رای
سامی ہو که محبت نامه عین انتظار مین پہونچا حال مرقومه دریافت ہوا اینده
کی رای مین اگر کوی عہده سررشته داری خواه روبکار نویسی یا اظہار نویسی
کا خالی ہو تو مضایقه نہین ہی نہین تو تہانه داری ہرگز قبول نه فرمایی کا ہوگیا
اور بیکار رہنا بہیکه مانگنا بہتر ہی مگر تہانه داری کی نوکری اوس سی بدتر ہی
یہه عجب طرح کا عہده بیہوده ہی که اگر کوی واردات اور سانحه مثل چوری اور
خون وغیره کی اپنی تہانه کی علاقه مین ہو جای اور چور اور خونی گرفتار
نہو تو ادہر تو حکام ناراض ہین ادہر نارسائی ثابت ہوتی ہی نوکری
ہی جاتی ہی جب خواه مخواه بی گناه پر بہی گناه ثابت کرنا پرتا ہی پہر اسطرح
کا وبال اپنی سر پر لینا اور تہمت کسی پر رکہه دینا کسی مذہب مین جایز
نہین ہی اینده اپکو اختیار ہی زیاده خیریت نوان خط جواب طلب
حضرت سلامت بنده اج اپکی خط کی وسیله سی لاله صاحب کی خدمت
مین حاضر ہوا فی الحقیقت جسقدر ثنا و صفت اونکی اپ کی زبان

مبارک سے سنی تہی اون کو اوس سے زیادہ پایا مری ساتہہ نہایت محبت
اور اخلاق سے پیش ائے اور فرمایا کہ مین اپ کے کام مین جان و دل سے محنت
کرون کا اگرچہ اون کے وضعداری دیکہہ کر مرا طمنان قرار واقعی ہوگیا لیکن
بعضی باتین پہلی سے کوش گذار کر دینا مناسب ہے اور بندہ خود اوس بات کو کہہ نہین
کہہ سکتا اس صورت مین اگر حضرت فرصت کے وقت تشریف لے چلین اور
بندہ بہی ساتہہ چلے تو سب باتین اسیوقت بخوبی طے ہو سکتی ہین زیادہ
کیا تکلیف دیجائے **دسوان خط اوسکے جواب مین** بندہ نواز ا
لالہ صاحب کی تعریف اب جو کچہہ لکہین سو تہوڑی ہے یہہ شخص خلق اور مروت
مین اپنا نظیر نہین رکہتا اگرچہ بندہ کی حاضری کی کچہہ ضرورت نہ تہی اور رضی الله
اپ کی فرمانے سے کبہی باہر اور رقام نہوتا لیکن موافق ارشاد کے کل
چار بجے حاضر ہونگا اور ہمراہ رکاب چلونگا زیادہ نیاز
گیارہوان خط جواب طلب جناب شاہ صاحب معدن معرفت اور
حقیقت مخزن شریعت اور طریقت زاد عرفانہ بعد تمہید لوازم نیاز
اور مراسم سلام مسنون الاسلام متعلقہ اوقات بابرکات ہوتا
ہون کہ اج ایک مجلس مین مذکور تفسیر اور حدیث کا ہوتا تہا بیان الم
کا

کہا گیا اور گفتگو اس بات مین ہوئی کہ مفسرین نے جوان حروف کا بیان
تفسیروں مین لکہا ہی سو معلوم ہی لیکن معلوم نہین کہ حضرات صوفیہ اپنی طور پر
کیا فرماتی ہین آخر یہہ بات ٹہری کہ حضرت کو کچہہ اس کی بیان کی تکلیف دیجائی
اسواسطی امیدوار ہون کہ جناب کسی قدر اسکی بیان مین تکلیف فرماوین تو
ہم لوگون کو فایدہ حاصل ہو زیادہ کیا گذارش کرون **بارہوان خط
اوسکی جواب مین** محب الفقیر المحبوب دلہا سلامت سلام تحفہ
اسلام فقیر کی طرف سی ہدیہ پہونچی پہر سوال کا جواب ملاحظہ ہو کہ الف اشارہ
ہی اپنی یکتائی کا کہ مین ایک ہون اکیلا سب سی جدا ابتدا کی اول اور
آخر مین مین ہون پہر لام جو اوسی ملا اوس کو اگر کشیدہ پڑہیئی تو الف لام
استغراق ہی یعنی مزا اس اکیلی پن کا وہی پائی جو سب سی بلکہ آپ
اپنی سی بہی الگ ہو کر محبت مین ڈوب جائی یا یون کہی کہ مین ہی کل ہون
بالکل کو احاطہ کئی ہوئی اور اگر اولٹ کی پڑہیئی تو لا ہوتا ہی یعنی محبت
سوا کوئی دوسرا موجود نہین ہی اور حرف لام کو اگر لفظ کی طور پر لکہئی
تو لام لکہنی مین آتا ہی جسکی بیچ مین وہی الف ہی یہہ اشارہ ہی اس
بات کی طرف کہ احدیت میری سب مین چہپی ہوئی ہی پہر حرف لام کی یعنی

ہی جسم زبان سراتی ہی اور لکہنی ہی مسم لکہی جاتی ہی یہ میم محمد کی محبوبیت کی
ہی یہ وہ رمز ہی کہ الوہیت کی لام کی باطن میں ہی میم محمد مخفی ہی اور
ظاہر میں بہی ظاہر ہی اسواسطی ظاہر کرکی ہی لکہا گیا کہ الف لام میم مہر اسم
الم کو اولٹا کرکی پڑہیئی تو ملا ہوتا ہی جسکی معنی بہری ہوئی کی ہیں خلاف
مقابلہ میں جو خالی کی کوکہتی ہیں یعنی اپنی میں خودی سی خالی کر تو جہان
مری خدا ہی بہرا ہوا ہی خوب خلا ملا ہوکر سب میں ملا ہون گو ظاہر
مین چہپا ہون لیکن باطن کی انکہ سی تو بر ملا ہون الرحمہ فقرا ایمین بہت
نکتہ باریک اور بہی کہنی مین کہ سمجہنا اوس کا دشوار ہی کسواسطی کہ شکر جب
پچہکی تو مونہہ میٹہا ہو صرف شکر ہی کہنی سی گرازبان پر نہین اتا لیکن
جناب ان مین اسکتا تہا لکہا گیا والسلام الٰہ بس باقی ہوس
تیرہوان خط جواب طلب بلبل ہزار داستان خوش بیانی
طوطی شکرستان سخن وسخندانی سلامت بعد شرح اشتیاق ملاقات
کہ قلم ادمی کی تحریر اور تحریر سی عاجز ہی التماس کرتا ہون کہ پہلی تاریخ
شوال کو حضرت والد مرحوم مغفور کی اس جہان فانی سی عالم جاودانی
کو رحلت فرمائی خوشی کا سامان سب سبب ماتم اور عید کا دن مہری لئی محرم
کی ہوا

ہو گیا لیکن جو قضا اور قدر سی کچھہ چارہ نہین ہی چار ناچار صبر کیا اب جناب
عمو صاحب قبلہ کہ سوا اونکی کوئی دوسرا اپنا سرپرست نہین ہی چاہتی ہین کہ
بقر عید کی مہینی مین میری نکاح سی فراغت ہو جائی ہر چند کہ والد بزرگوار کی
غم اور الم مین یہہ شادی ماتم سی بدتر معلوم ہوتی ہی مگر چچا صاحب کی سامنی
مجال دم مارنی کی نہین ہی اس سبب سی مجبور ہو کر راضی ہونا پڑا جو شریک
ہونا آپ کا اس تقریب مین ضروری ہی اسواسطی عرض کرتا ہون کہ
آپ جس طرح ممکن ہو رخصت لیکر بستونی دیکھہ تک تشریف لائی
زیادہ کیا تکلیف دون **چودہوان خط اوسکی جواب مین**
مجموعہ انشاء شیرین زبانی دیباچہ کتاب سخن و معنی نزاد چشمۂ قلم بعد تسیح
مراتب اشتیاق اور آرزومندی کی تعزیت کی مضمون سی آنسو بہی
بہاتا ہی اور کچھہ خوشی مین آکر مبارکباد کا مضمون بہی زبان پر لاتا ہی
اس طرح کہ زمانہ مین خوشی اور غم دونا کا چولی اور دامن کی طرح ساتھہ
اور دنیا مین دہوپ چھانہہ کی طور پر شادی کی ہاتھہ مین ماتم کا ہاتھہ
ہی دو پھول ایک ہی شاخ مین پھولتی ہین ایک دولہہ دولہن کی سہری
کی کام آتا ہی دوسرا میت کی تربت پر چڑہایا جاتا ہی دو موتی ایک سیپ

مین پیدا ہوتی ہین ایک کو بادشاہ لی تاج مین لگاتی ہین دوسری کو
کہرل مین پیس کر دوا مین ملاتی ہین ایک ہی کافور سی دو شمعین بنتی ہین ایک
ایک محفل رقص کی کام اتی ہی دوسری مردی کی مزار پر جلائی جاتی
ہی چمن مین اگر کلی ہین کہلاتی ہستی اور خوش ہوتی ہی شبنم اوسکی
ہنسنی پر بی اختیار روتی ہی جس باغ مین خزان ہو وہان بہار بہی
بادام کی پوست اور مغز کو دیکہتی کہ تلخی اور شیرینی ایک ہی جگہ موجود اور
برف کو سوچئی تو گرمی اور سردی اوسکی ساتہہ ہی موجود ہی سرخی
اور زردی گل رعنا کی دلیل ہی اس بات پر کہ عالم مین جب تک
بنی ادم ہین خزان اور بہار دونو باہم ہین تقدیر نی اگر صبح کو لباس
سفید خوشی کا پہنایا تو شام کی واسطی جامہ سیاہ ماتمی بنایا حاصل
یہہ ہی کہ اپ کی والد ماجد کا عین عید کی دن انتقال فرمانا گویا اس
گردش لیل و نہار او رنج و راحت اور خزان و بہار کا تماشا دکہاتا
تہا اس غم نی جتنا رولایا تہا اوتنا ہی اپ کی شادی نی ہنسایا اوس
افسون مین اسمان جو ماتمی لباس پہنی ہوی نظر ایا تو شفق کی سرخی
نی دہن خوشی کا رنگ ہی دکہایا رنج مین تہی وہ تیر جو ہونٹہ پر مارا تو تیر خوشی مین

وہی دونو ہاتھ اوٹھا کر یون دعا مانگی کہ خدا اوس مرحوم کو جنت
نصیب کری اور آپ سلامت رہین اور یہ شادی مبارک ہو
بندہ بہی ادای رسم فاتحہ خوانی اور شرکت محفل شادمانی کی
واسطی ضرور حاضر ہوگا زیادہ والسلام پندرہوان خط غیر
جوابی شفیق میری سلمہ بعد سلام کی واضح ہو کہ بعضی دوستون
کی زبانی سی دریافت ہوا کہ آپ کٹک کی قریب مین ایک عورت
کی حسن وجمال کی صرف تعریف ہی سنکر ایسی شیفتہ اور فریفتہ
ہوری کہ گہر بار یکبارگی بہولا دیا اور تمام عزیزون کی محبت
سی دل اوٹھا لیا اب دس ہزار روپی پر معاملہ نکاح کا ٹہرا ہی
اوس مین پانچہزار روپی کا تو اپنا اسباب بیچا اور باقی پانچہزار روپی
قرض لیا چاہتی ہین اگرچہ حجاب کی سبب سی مجہی آپ نی کچہہ نہین
لکہا مگر ہین دوستون کی اظہار سی یہ دریافت ہوا کہ اس امر کی
بہی اجازت چاہتی ہین بہت تعجب ہوا کہ اول تو سنی سنائی بات
کا اعتبار ہی کیا دوسری ایسا آدمی جو عورت کی دام مین اجاوی یا
تو اوردون کا خدا حافظ اب مین ایسی امر مین کیا عرض کرون اور

اجازت کیا لکھون دوسری فصل مین بڑون کی نام کی خطوط

اور اس فصل مین پانچ خطوط جواب طلب اور پانچ خط ادنی جواب

مین اور ایک خط غیر جوابی سب گیارہ خط ہین پہلا خط جواب طلب

قبلۂ حقیقی اور کعبۂ تحقیقی دام ظلہم بعد ادای تسلیمات اور اداب

بندگی کی عرض کرتا ہی کہ جناب کی بیکاری اور زیرباری کا حال

سنکر طبیعت کو نہایت قلق اور اضطراب ہوتا ہی بالفعل اس تحدید

مین کوی سبیل نوکری کی نظر نہین اتی مگر جناب ولیم جیکسن صاحب بہادر

کہ عدالت صدر دیوانی مین حاکم بالاستقلال مقرر ہوی ہین اور جناب

ہنری منگ ہارنگٹن صاحب بہادر کہ صلع جونپور مین صاحب جج سابق ہین قدیم

پر ہمیشہ سی نظر تفضلات رکھتی ہین اور دونو حکام والا شان سی

امید قوی ہی کہ قدردانی اور شرفا نوازی کی راہ سی اگر کہین بھی

کوی جگہ خالی ہوگی تو اپ کی پرورش فرماینگی اس لئی کدارش ہی کہ اگر

اپ کی مرضی ہو تو عرضی اپنی بھیجدن بیدون اپ کی اجازت کی عرضی

نہین بھیج سکتا کہ مبادا وہان سی طلب کا حکم صادر ہو اور اپ قصد

نہ فرماوین تو کمترین کو شرمندگی حاصل ہوگی زیادہ حد ادب فقط

دوسرا خط اوسکے جواب مین عزیز از جان سعادت اقبال نشان
طال عمره بعد دعای اور تمنای دیدار کی واضح ہو که مکتوب بہجت اسلوب
پہونچا حال معلوم ہوا جو ہماری مکاری اور زنہاری کا حال تمنی اچہی طرح
دریافت سی اس صورت مین اگر کلکته جواه جون کورسی موافق ہماری
کہنی کی ہماری طلبی ہوگی تو ہمکو جانی مین کچہ عذر نہو گا لازم ہی که
عرضیان اپنی للکر بہجا چاہئی ہو تو جلد بہجو اور جواب انکی کی بعد جلد
اطلاع کرو زیاده دعا تیسرا خط جواب طلب قبله صوری
اور معنوی اور کعبه دینی و دنوی مدظله العالی علم ارادت رقم
اداب کی راه کوسه کی بل طی کرکی عرض کرتا ہی که مدت سی ارزو
ہی که سرکار انگریز بہادر کی عملداری کوی تعلقه خرید کرکی وہان سی
کچہ ریاست پیدا کیجئی الواسطی فدوی پچاس ہزار روپیه کی ساه بہار لعل
گوبند لعل مہاجنون کی کوٹہی سی لاله کنور سین بیر دہل کی نام اس عرض
کی ساتہه روانه کرکی امیدوار ہون که کوئی تعلقه که جسمین منافع
خاطر خواه ہو اور مول مناسب ملی تو فدوی کی نام سی خرید فرمایا
جای لیکن ایسا نہو جس طرح خانصاحب ضیاء زمان دام اقباله کی مانڈا

نیلام میں خرید فرمایا اور زر روپیہ بہت خرچ ہوا مختار دن حلوا مانڈا
چلبلا لیکن مانڈا ہاتھ نہ آیا احتیاط اسکے ضرور ہے کہ نفع کی امید
پر نقصان نہو زیادہ اقبال آپکا متعشہ رہے جوابنا خط اوسکے
جواب میں برادر ریحان برابر فرخندہ اختر سلمہ اللہ تعالی سے
بعد دعای درازی عمر وصحت اور ترقی درجات کے
واضح ہو کہ مکتوب مرغوب مع ہندوی بیع پچاس ہزار روپے
کی ہونا تعلقہ خرید نے کو جو بھیجنا لکھا سو اس عملداری کی ریاست
کا لینا اچھا ہے مگر مشکل یہی ہے کہ اول تو ہر وقت اور سرحد کوئی
تعلقہ لاکھ پچاس ہزار روپے کی قیمت کا ہاتھ نہیں آتا دوسرے اگر عدالت
کی معاملات نقصان اور بہرج ہوتا ہے بہروسی میل تہرتی ہے کہ تمام
جھگڑا نپی کی روزے گلی پڑی ہے اس صورت میں اگر ریاست پیدا
کرنی منظور ہے تو منفرد خرید نا بہتر ہے ان دنوں میں تعلقہ نان پارہ
دس ہزار روپے پر بکتا ہے اگرچہ نفع اوس میں کم ہے لیکن
زمینداری کا ایک پارہ نان ہی غنیمت ہے الواسطے نان پارہ کو
اب خرید کرتا ہوں بعد اس کی دوسرے تعلقہ کی بہی فکر کرونگا خاطر جمع

رکھو

زیادہ خیریت **پانچوان خط جواب طلب** قبلہ حاجات اور کعبہ
مرادات دام افضالہ در دولت پر سجدہ عبودیت کا ادا کر کی
عرض کرتا ہی کہ ربیع الاول کی بارہوین تاریخ کو مجلس مولود شریف
کی خود مولوی صاحب کی مکان مین ہوی اسقدر ہجوم ادمیون
کا تہا کہ بدن سی بدن چہلتا تہا اور دو مکان کی صحن اور دالان
اور سہ دریان اور کوٹہون کی چہتین ادمیون سی بہرین تہین اور پہاٹک
سی لیکر سڑک تک ادمی ہی ادمی نظر اتی تہی پانچ ہزار ادمی سی
زیادہ ہونگی کم نہ تہی ادہر کا ادمی ادہر نجا سکتا تہا کبہی بہی اس
مجلس کا اتنی مدت سی مشتاق تہا فی الحقیقت عجب تماشہ نظر ائی کہ
شروع کتاب سی خاتمہ تک لوگ ہر طرف نیم بسمل کی طرح تڑپتی تہی
مسلمانون کا کیا ذکر ہی کہ ہندو ہی کوٹہی پر سی گری پڑتی تہی دردیہ
کو شام تک ہوش نہ تہا اور تمام رات وہی سما انکہون مین
سما رہا اگرچہ یہ مجلس دو مہنی تک تمام شہر مین جابجا ہر روز ہوتی
ہی لیکن اس مجلس مین کچہ قبولیت کا اثر ہی دوسرا التماس اپ
فدوی کی ارزو یہ ہی کہ مولوی صاحب کی خدمت مین اگر خاطر

رہا کرون اسواسطی امیدوار ہون کہ اگر حضور کا دستخطی عنایت نامہ
پاؤن تو اوس وسیلہ سی اون کی خدمت مین جاؤن زیادہ
سوا آرزوی قدمبوسی کی کیا لکہون چہٹوان خط اوس کی جواب
مین برخوردار نور چشم لخت جگر زاد علمہ بعد دعوات مزید حیات
اور شوق دیدار کی واضح ہو کہ خط مسرت نمط ہونچا خدا کا شکر کہ
دل تمہارا معرفت کی نور سی روشن ہوا اور کیفیت کا فرا اہل سیع یہہ ہی
کہ مجلس مقبول اور بی نظیر اور مولوی صاحب کی بیان کی بی شبہہ
تاثیری جس سی دل اوٹہی جاتی کا اتفاق ہوا کرتا ہی اسی طرح مجلسون
کی لوگون کو نفعت حاصل ہوا کرتی ہی خط موافق تمہاری طلب کی
ہونچتا ہی اگر کوی رسالہ مولود شریف کا ملی تو تمہاری واسطی وا تم
روانہ کرو والدعا ساتوان خط جواب طلب پیر و مرشد
برحق دستگیر مطلق دام برکاتہم دیدہ عقیدت مین استانی کی خاک
کا سرمہ لگا کر یہ گذارش کرتا ہی کہ موافق ارشاد حضور کی ہر روز
قرآن مجید کی تلاوت اور درود کی کثرت اور صبح و شام
کلمہ کا شغل اور ہر جمعرات کو حضرت پیر صاحب قدس اللہ سرہ کی مزار
شریف

شریف کی زیارت کا معمول جاری ہی لیکن اکثر صبح کی نماز قضا ہو
جاتا کرتی ہی اگر سٹرہ لیا کرتا ہوں مگر جو حق نماز پڑہنی کا ہی اچھی طرح
ادا نہین ہو سکتا امیدوار دعا کا ہون زیادہ آرزو قدمبوسی کی
سوا کیا عرض کرون **اٹھوان خط اوسکی جواب مین** ثمرہ شجر
ثروت وارجمندی سرو چمن حشمت وسربلندی زاد حشمتہ بود دعای
ترقی دولت وایمان اور حفظ وسلامتی جان کی معلوم ہوکہ رقیمہ
محبت سمیہ پہونچا عزیز میری بندہ کو اپنی مولی کی بندگی چاہئی جس حال
مین ہو اور جس طرح ہوسکی قبول کرنا اور نہ کرنا اوس کا کام
ہی خصوصًا نماز **بیت** روز محشر کہ جان گداز بود اولین پرسش
نماز بود قیامت کی دن پہلی نماز ہی پوچھی جائیگی عزیز میری نماز
مین چار حرکتین ایسی ہین کہ اوس مین سی ایک ایک جبر مخلوق کی
واسطی عبادت ٹہرائی گئی پہلی قیام ہی یعنی اپنی مالک کی سامنی ہاتہ
باندہ کی کہڑی رہنا سو یہہ عبادت درخت اور پہاڑ اور دیوار
اور منارہ اور شمع اور فانوس وغیرہ کی واسطی ہی کہ خالق کی راہ
مین ایک ساتہ کہڑی ہوئی ہاتہ باندہی کہڑی رہتی ہین دوسری رکوع

یعنی حق تعالی کی روبرو نہایت عاجزی سی جھک جانا کہ یہ عبادت چار
پاؤن کی طرح جانورون کو ملی جیسی گھوڑا اور گای اور بیل اور شتر
اور بکری یہ سب ہر وقت اوسکی حضور مین جھکی رہتی ہین تیسری سجدہ
اور یہ تمام حشرات الارض کی لی مقرر ہوی کہ سانپ اور بچھو اور
چونٹی سب اوسکی راہ مین سجدہ کرتی اور سر پٹکتی ہوی چلتی ہین چوتھی
قعود یعنی اوسکی دربار مین با ادب ہوکر سر جھکا کر دو زانو بیٹھنا یہ عبادت
دو پاؤن کی جانورون کو عنایت ہوی کہ کبوتر اور فاختہ اور بلبل
وغیرہ ایسی انوار سی بیٹھتی ہین پہر انسان جو سب مین اشرف المخلوقات
اور خصوصیت خاص تہا جو عبادتین کہ اور مخلوقات کو جدا جدا ملی تہین اسکو
سب ملا کر عنایت ہوین کہ نماز مین یہ سب پاتین ادا کرین بہت
عزت کی بات ہی کہ حیوان اور درخت اور پہاڑ تو سب اپنی اپنی خدمت
بجا لاوین اور انسان باوجود ایسی خصوصیت کی پانچ وقت بھی
ادا نہ کرسکی غرض مہری عاشقون کی نزدیک نماز معشوق کی نام کو مشق
کرنا ہی پس کہڑا ہونا الف ہی اور جہکنا لام اور پہر کہڑا ہونا دوسرا
الف اور سجدہ ہی کی صورت ہی رہی نام اللہ کا اللہ پس باقی ہوس ایک دعا
بنی جا

نہیں جاتی ہی رات کو پڑھ کر سو رہا کرو اللہ چاہی گا تو صبح کی نماز کبھی قضا
زیادہ سعادت ازلی نصیب رہی **نوان خط عرضی جواب طلب**
خداوند نعمت فیاض زمان دام اقبالہ ان دنون فدوی کو اپنی بھائی کی
شادی مین گھر جانا بہت ضروری ہی اور وطن فدوی کا شاہ اودہ کی ملک
مین یہان سی بیس منزل ہی اس صورت مین امیدوار فضل اور کرم کا ہون
کہ سوای تعطیل دہرم کی رخصت دو مہینی کی بندگان حضور سی مرحمت ہو کہ اس
عرصہ مین بھائی کی شادی سی فراغت حاصل کر کی پھر حضور مین حاضر ہون
واجب تھا عرض کیا آفتاب دولت اور اقبال کا ہمیشہ تابان رہی
دسوان خط پروانہ حکمی اور اسکی جواب مین فضیلت و کمالات
دستگاہ مولوی ہدایت اللہ سر رشتہ دار عدالت دیوانی مورد مراحم رہو
عرضی تمہاری معروضہ پہلی ستمبر ۱۸۲۳ء کو دو مہینی کی رخصت کی استدعا مین
اج ملاحظہ سی گذری جو رخصت تمہاری منظور ہوئی اس واسطی لکھا جاتا ہی
کہ اپنی کام سی فراغت حاصل کر کی اندر میعاد رخصت کی حضور مین حاضر ہو المرقوم
دوسری ماہ ستمبر ۱۸۲۳ء **گیارہوان خط غیر جوابی** نواب صاحب قدردان
عالی مراتب والا شان فیاض زمان دام فیوضہ کمترین امیر حسین اخبار نویس بعد تسلیم

اور ازدیٔ ملازمت عرض کرتا ہی کہ کل تک کا جو حال تہا حضور کی عریضہ سی دریافت
ہوا ہوگا آج آغا صاحب کی بیاہ کی دہوم اور تماشائیوں کا چاروں طرف
ہجوم ہی گیارہ بجی رات کو برات جو نکلی تو اوس ہنگامہ کا بیان تحریر اور
تقریر میں نہیں آسکتا بڑی برات کی دہوم دہام اور خلقت کا ازدہام اور روشنی
کی طیاری اور اوس کی گلکاری سی ہر کوچہ ایک نمونہ باغ کا بن گیا تہا ایک ایک
تخت پر کاغذ اور ابرک کی پہول پتی ہوی اور طرح طرح کی درخت اور
رنگ رنگ کی چمن بوٹی اور چمن میں قسم قسم کی پہول پہل فصل بی فصل کی لگی ہی
میوہ تر و خشک پہلی ہوی مزدور اپنی سر و بر لی پہرتی تہی یہ معلوم ہوتا تہا کہ طلسمات
ایسی کہلا چاہتی ہیں اور پہریاں ڈالیوں پر سی اوڑا چاہتی ہیں عجب طلسمات کا
عالم تہا کہ باغ اور چمن تو ایک ہی جگہ قایم رہتا ہی یہ چلتی پہرتی پہلواری کہ اوسی
کو گلزار تماشا بنا دی اور بہشت کی بہار کو بہی آراستہ بنا دی کہیں دیکہنی اور سننی
میں نہیں آئی فارسی میں اگرچہ گلگشت سیر کو کہتی ہیں لیکن اگر گلگشت اسم
اوس کا نام رکہا جاوی تو لائق ہی گویا بہار خود برات کی ساتہہ گلگشت
کو نکلی ہی دو رویہ ہزاروں پنج شاخوں کی کوسوں تک قطار چلی
روشنی نی ہر طرف رات کو دن بنا دیا ہر پنج شاخی میں آفتاب سی پنجہ کرکی

ید بیضا کا اعجاز دکھا دیا قدم قدم پر آتش بازی چھوٹتی ہوئی دولہن کی دروازہ
تک پہونچی وہاں ایک نقارہ خانہ سنہرا روپہلا لگا جس میں جڑاؤ اس تکلف
کا طیار تھا کو ماحصل کا نقارخانہ تھا اوسکے سامنے اس باری چھوٹنے لگی اناروں کی بہار کا
بیان کیجے کہ اوسکی سوا اک کی درخت کو پھولتی پھلتی ہیں دیکھا ہی پھر موتیوں کا جھڑنا
اوس طرح کی پھلجھڑی سے پھولوں کا جھڑنا تھا پھول کا لڑنا اور ہوائی کا ہوا کی ساتھ
آسمان پر جانا اور وہاں سے زمین تک تاری چھٹکانا اور چرخی کا چرخ لگا کر زمین
پر سورج کی صورت بن جانا مور کا ناچنا مہتاب سی چاندنی کا شرمانا پس
خدا کی قدرت کا تماشا نظر آتا تھا چادر کی چھوٹتی ہی جو ستارہ زمین پر چمکتی
تو یہ نہیں معلوم ہوتی تھی کہ گرتی ہی یا کہکشاں اور قلعہ کی چھوٹنے سے بعد روشنی کی جو بار ملی
ہوئی تو یہ نہیں سمجھا جاتا تھا دھواں ہی یا آسمان غرض اس تجمل کی ساتھ جو برات
ایک مکان عالیشان بڑی اور مجلس آراستہ ہوئی غل ہوا کہ خاصہ منگاو اور
کہانا لاو اس حکم سے کی دیر تھی بڑی بڑی دسترخوان سفید محمودی اور چند بڑی
کی بچھ گی سنہری مخمل اور کمخواب اور بانات کی زیرانداز اور بہتر سی بہتر چلمچی آفتابی ہاتھ
دھولانی کی حاضر ہوئی اور کہانا آنا شروع ہوا شیرمال   باقرخوانی   گاو دیدہ
گاوزبان   نان قطری   نان نمک   پہکا   چپاتی   پراٹھی   سماسی کباب

خطائی کباب گولر کباب نرگسی کباب کوفتی پسندی بهس تکی
مرغ مسلم تکی اور نمش قلیه قورما تنش زرکه یخنی پولاو قورما پولاو
زعفر متنجن زرد بریانی دست بیچ نورمحلی یاقوتی شکر برنج
نخ دزبهشت حلوا فالوده کهلائی درقی سنبوسی قاحی حریره هریسه
کهلبنی مربا اچار چٹنی قسم قسم کی کهانی جن دی گئی جسکے بیان سے
قلم کی مونہہ مین پانی بهرائی اور حلاوت اوسکے لذت کی قسم کهائی تو
لذیات کا مزا یاد کر کی لوک داتون سی اپنی زبان کاٹتی هین اور شیر برنج
کی شیرینی سی انگلیان چاٹتی هین پس کهانی کی بعد ناچ کی طیاری هوی
هر ایک پری سرمه کاجل سی لگا اور مانگ چوٹی سنوار سنگار سی
درست اور زیور لباس سی چست اور چالاک بنی هوی سونا کهلنار گلابی
پستی دهانی سبزکاهی ماشی زنگاری فلفلی قرنفلی کشمشی
عنابی عباسی کپاسی بستی زعفرانی اوده نافرمانی
سوسنی کاسنی کافوری شربتی صندلی اگرئی سردے
ملاگیری آبی کاکریزی سرمئی بنفشی پیازی فاختئی نارنجی
سنهری بشواز دامن در دامن موتی کی ٹکائی اور دوپٹی زرتار

بادل

انچل ملو گوٹہ دیتہ دیکہالہ لہو لہرو دہنت اور کرن سی سجای اور مشروع
کلبدن کمخواب اطلس زری زربفت تمامی کی پاجامی مغرق و
مصالحہ وار پہنی ہوئی اور طرح طرح کی زیور جڑاو مرصع کار یا مرلی
بالیان بندی بنری بیتی جہمکی بجلری ست لڑی دہلدہی
جگنو چنباکلی موتی مالا موہن مالا نورتن نوگی جوشن بازو بند
انگوٹہی چہلی ارسی بری بند عل بند ٹیکا پہونچا چہاکیریا
پچوہی دہنتی تو ڑی پازیب گہونگہر چہبری مین اراستہ اور
لدی ہوئین اور جواہرات قیمتی ہیرا الماس پکہراج نیلم فیروزہ
یاقوت زمرد لہسنیا لعل اور موتیون مین تلی ہوی فوج
کی فوج اپنے چہمکری کی سانہہ جو اگیئن تو واہ جی وہ صحن دالان تمام
مکان راجہ اندر کا اکہاڑا بن گیا سماجی سازون کی سانہہ پردیا
بہت ٹہاٹ کری سانہہ دینی کو کہری ہوگی دہربت کی الاپ بیتاج
کی تتاب سارنگی کا ملاپ طبوری کی بہک بینی کی ملک لنگری نسانی
کنک راگ کا رنگ ترانہ کا ترنگ سرون کی ملاوٹ لی لی کہات
کرنے لگی مان. اوج کی اونہان مرہہ دلی پوکار کہو ہکہرو کی جہنکار

گلی کی نرمی اواز کی گرمی ورمالون کی صفای نگاہون کی رسائی بشواز
کا چلکر دامن کی ٹہوکر گرکی توری گردن کی ڈوری نال سر جانا بم برانا
گویا ہر زمان کی سانسہ تہی اور جان کا انا جانا تہا سبی اور ٹہمری اور خیال کو تو
خیال من لاما تہا وہان تو ہر معشوق چہہ راک اور چہتیس راگنی کو چٹکلون پر
اوڑا تا تہا نیپا اور بار یہ جو وہان ہوتی تو کان پر ہاتہہ دہرتی اور میان
تان سین اور بیجو باوری جو زندہ ہوتی تو اج مرتی رات بہر تو راگ
رنگ مین گذری صبح ہوتی جو حلقہ کی حلقہ نی صف باندہ کر گانا شروع کیا
مراحبا نما اسی آ پوری بس تمام مجلس تمام محو تہی اور کسی طرف نگاہ نہ تہی ترف
تہی وہ نور ظہور کا وقت اور یہ رات کی جاگی ہوئی حورین مل کجی تو سیاب
بین بکری ہوئی بال گوری گوری گال نم خواب سرمہ الود انکہون من سرخ
سرخ ڈوری بار بار کی نمای انگڑای پر انگڑای کا عالم دیکہ کر پنجہ افتاب
تہا اور صبح کا گریبان نوشہ کی سر پر ملہلای ہوئی پہولون کا سہرا اور روپہلی
بہنی بہنی خوشبو سی گل مدعا تہا او نسیم سحر کا دامان پہولون چھڑی بر آت
رخصت ہوی روپی اسر فیان موتی محافہ پر لٹای ہوی اوسی دہوم سی گیا
گہر مین ای ہوا من ارشاد عالی کی حال شادی کا مفصل عرض کیا گیا والتسلیم

پنجشنبہ

تیسرے فصل ہرچند قرینہ یہہ چاہتا کہ جیسے دوسری فصل مین چہوٹون
کی طرف کی خطوط بڑون کی نام اور اوس کی جواب لکہی گئی اوسی
طرح اس فصل مین بڑون کی طرف کی خطوط چہوٹون کی نام اور جواب
اوسکے لکہی جاوین نہین اون خطوط سی جو دوسری فصل مین لکہی گئی
لکہنی کا طور معلوم ہوگیا اسواسطی لکہنا ایسی خطون کا اس فصل مین محض
بیفایدہ جان کی بعضی رقعات متفرقہ لکہی جاتی ہین **فائدہ** جب یہہ
بات معلوم ہوئی کہ اردو فارسی اور عربی اور ترکی اور ہندی سے
مرکب ہی تو اب اس بات کا ارادہ کرنا کہ اردو کی تحریر اور تقریر
ایسی کیجائی کہ اوسمین کوئی لفظ فارسی اور عربی کا نہ اوی محض بیفایدہ
ہی بلکہ ایسی صورت مین بولنا مشکل ہو جائی کیواسطی کہ بہت سے
الفاظ ایسی ہین کہ اردو مین وہی مستعمل ہین مثلا خدا اور رسول اور پیغمبر بولتی
ہین اگر کوئی چاہی کہ کوئی لفظ ہندی تلاش کرکی بولی تو شاید زبان
بند ہوجائی پس خدا کو بہگوان اور شمع کو دیپک اور چراغ کو دیا اور
صندل کو چندن اور سر کو کپار بولنی لگی تو ایسی تکلفات سی اردو
جسکا نام ہی وہ اردو نہین باقی رہتی ہی انددنون سرکار انگریز بہادر کی

عملداری ہین جو تحریر اردو کی جاری ہوئی بعضی لوگ خواہ مخواہ
بھی اپنی قابلیت دکھانی کو ترجمہ پر غش کرتی ہین جیسے لائق اور
قابل کا ترجمہ جوگا لکھہ دیا کرتی ہین یعنی جس جگہ لکھنا ہوتا ہی کہ اس
کچہری کی قابل یا لائق نہین ہی وہان لکھہ دیا کرتی ہین کہ اس کچہری کی
جوگا نہین ہی مگر یہ سرزنش اور کوشش اونکی محض بیفایدہ اور رایگان
ہی کسواسطی کہ پہر آخر مقدمہ کو مقدمہ اور مدعی مدعا علیہ کو مدعی
مدعا علیہ اور حاکم کو حاکم ہی لکھنا پڑتا ہی اور بہت سی الفاظ ایسی
ہین کہ چاروناچار وہی لکھنی ہین اور ہندی اوسکی نہین بنا سکتی
جیسے سی دعوی اور وجہ ثبوت اور بنای مخاصمت اور منشای
دعوی اور مثل اسکی حاصل یہہ کہ نباہ ایسی بات کا بہت مشکل ہی
مگر ہان اگر کوئی رقعہ فکر اور تلاش سی ایسا لکھا جای جس مین
کوی لفظ فارسی اور عربی کا نہ اوی تو وہ صنعت مین داخل ہی
اگرچہ فارسی اور عربی نہونی کی سبب سی اوسکی اردو کو بہت جو
نہ کہین گی چنانچہ یہہ رقعہ کہ اسمین ہندی کی سیوا کوئی
عربی اور فارسی نہین ہی بہائی میری جیتی رہو جب سی

تم

تم گھر سدھاری میرا جی بہت بیچین رہتا ہی ڈیوڑھی مین اکیلا اداس
بیٹھا رہتا ہون یہین تو ٹھہرا جاہتا ہون کہ وہان سی کہین اور چلا جاون
پر کیا کرون یہی سوچ رہتا ہی کہ جاون تو کہان جاون اور رہون تو
جی نہین مانتا اور گھر سی نکلنا چاہون تو پاون کہان سی پاون
یہ بڑا اندھیر ہی کہ تمہین نہ دیکھون اور جیتا رہون اب مجھی اسی جینی
کا آسرا نہین ہی آگی آپکی کیا لکھون رقعہ حسین ہندی اور فارسی
کی سوا عربی کا کوئی لفظ نہین ہی مہربان میری خوش رہی نامہ الفت
پہونچا دل کو خوشی اور شادمانی حاصل ہوئی گھڑی گھڑی اور جلیم اور سر آنکھون پر
لگتی اور یہہ جواب نی مانگا ہی سات لی بازار اور چوک مین ہر چند تلاش
کرتا پھرا مگر دستیاب نہوا خدا نی چاہا تو ایک مہینی مین سب چیزین فرمایشی
بنوا کر روانہ کرونگا آگی نیاز رقعہ حسین ہندی اور عربی کی سوا
فارسی کا کوئی لفظ نہین ہی مشفق میری سلامت رہی مکتوب
مرغوب پہونچا مقدمہ کا حال معلوم ہوا حقیر کو سب طرح صلح اور تصفیہ منظور
ہی مدعی چاہی یون معاملہ کر لی چاہی ثالثی مقرر کر کی طی کر لی مجھی حضرت
کی ارشاد سی عذر مطلق اور انکار نہین ہی والسلام فایدہ فارسی

کی بعضی انشاؤن مین اکثر رقعہ صنعت کی ایسی دیکہی ہین ای ہین جس سے
لڑکون کی دل لگی بہت ہوتی ہی مثلا بعضی رقعہ مین اول سی اخر تک
الف بعضی مین بی ما او رکوی حرف نہین ہوتا اور مثل اسکی اور بہی
صنعتین کرتی ہین سو اگر کوی ارادہ کری تو یہ بات اور دو مین بہی
ہو سکتی ہی جیسے یہہ رقعہ الف سی خالی سی ہی
بندہ پرور جس دن سی ہم لکہنو پہونچی دلی کی کچہہ خبر ہی معلوم نہین ہوتی
طبیعت ہر وقت ہر لحظہ متعلق رہتی ہی دوستون کی صحبت بزرگون کی
شفقت کسی وقت نہین بہولتی ہی دیکہی یہہ سفر کی تکلیف کب تک سے
جس مطلب کی لی گہر سی نکلی معلوم نہین کب ہو وطن کب تک پہونچی
عینک سنہری بہت تحفہ حضرت کی لی خریدی ہی بہیجی سی کسی معتمد کی معرفت
پہونچی گی فقط رقعہ جسمین بی کا حرف نہین ایا کرم فرمای مہربان سلامت
رہی عنایت نامہ امام علی ادمی کی ہاتہہ ایا سرفراز فرمایا اسکو دیکہا
ہرمی اور فیروزی کی ادر جیلی اور موتی مالا نہایت
تحفہ او نفیس جو عنایت ہوی یہان کی جوہریون کو دیکہایا
ہر ایک نی دیکہہ کر تعریف کی اور کہا کہ ایسا مال ہماری دوکان مین
نہین ہی

ہین سی ویلی خواہ لکہنو سے منگا سکتے ہین اور موتی تے مالی کو
نہایت تحفہ اور قیمتی ظاہر کرتے ہین رقعہ جسکے ہر
ایک کے نقطین ہونہتہ سے ہونہتہ نہین ملتا سعادت
نشان عزیز از جان زاد قدرہ تعطیل کی دن نزدیک
ای اور روانگی کا عرصہ قلیل رہگیا اسواسطی گہوڑی
اور سیج گاڑی اکی سے روانہ کی جاتی ہی فقیر شوال کے
اکیسوین تاریخ ادہی رات کو اکرہ سے سوار ہوکر اٹہوین
دن وہان داخل ہوگا اطلاع کی واسطی لکہا ہے
رقعہ جسکے ہر کلمہ مین سوای حروف رابطہ کے کہ جز
و کلمہ کے حساب مین نہین ہونہتہ سے ہونہتہ ملتا ہی
میر صاحب مخدوم و مکرم معظم مد مجدکم بعد تسلیم
دعای ملازمت ملاحظہ فرمایے نامہ نامی مکتوب گرامی
پہونچا مجہی مسرور فرمایا مراد میر سے برابی قبایے
جامہ دار معہ رومال محرمایتے مطلوبہ اب کا آپ کی
پاس بہیجتا ہہیجا اپنی پسند ناپسند مطلع فرمایے

صنعت منقوطہ کہ سب حرف نقطہ دار ہون اور یہ
فارسی اور عربی مین بہت مشکل ہے تو
ہندی مین زیادہ تر دشوار ہے گو یہ
ایک ادھ فقرہ بڑے تلاش سے ملتا ہے
اور ایسی صنعتون مین معنی بہت تکلیف کے ساتھ
پیدا ہوتے ہین رقعہ شفقت شیخ فیض بخش جی
کی جتی تخت پت بخشی جی نے بی بی نے
تخت جن جن تا ہی جب تین تخت بخشے تب یہ بھیجی
رقعہ غیر منقوطہ دل آگاہ ملک امراللہ سلمہ
ملا محمود علامہ عصر اور عامل کامل ہمارا سلام کہہ کر
سو درم دو اور اوس کا وصول لکھا کر مطلع
کرو الا ہمارا حال کہہ کر کہو کہ مددگار ہو کر دو دعا دو
کہ دل کا مدعا حاصل ہو فقط ایک حرف منقوطہ ایک
غیر منقوطہ حضرت نبی اپنی سپاہی کو کہ تم فوج کی مقابل
چلے سب یکے فتح بہر بہت ہے
الٰہی تیری

خوب بتایئے کیا سَناباش کیا بات ہی کیا خلق ہی سب آپکی کیونکر نہ بتلایئے
قابل ہی فقط اتم شہید ہا ایک نقط منقوط ایک غیر منقوط
شفیق بالا بخت معلے تحت سلمہ شیخ محمد بخش سوداگر
جتنی مال اگر بھیجین کل خبر نہ لو ٹپ لکھدو جب دام ہی تب
مال تب لو فقط رقعہ جسمین سب نقطی بھیجنی ہا ہین
برادر صاحب مکرمی مد مجدہ میر سید علی صاحب اللہ آبادی
سے اور مجھسے بڑی راہ و رسم ہے یہ بیکار رہنے کی
سبب سے گھبرا کے آپکی پاس چلے گے اسواسطے
مجھی ہا یہہ امید ہے کہ جس طرح ہو سکے آپ
میر صاحب ممدوح سے کہیں جگہ نوکر ہو سکے کوئی
کام دلایئے رقعہ جسمین سب نقطی اوپر ہا ہین
مخدوم دوستان سلامت نوازشنامہ حضرت کا نازل
ہوا تحفہ اثنا عشر موافق ارشاد ملا زمان ارسال کرتا
ہون اور سکندر نامہ خوش خط نہ ملا اگر ملتا تو ضرور روانہ
کرتا تہوڑا سا عطر حنا اگر ممکن ہو تو مرحمت ہو رقعہ نظم اور

نثر دو نوسن پرہا جاتا ہے جان اہل نیاز بندہ نواز
بعد تعظیم اور عجز و نیاز یہہ گذارش ہی اپ سی
کہ دعا اپکی حق مین رات دن کرتا اور ہمیشہ فراق مین مرتا
دل کو ہر وقت مضطرب کرتا کب تلک اخر ایک دن جو
قضا ائی تو بندہ دیکہنا مرا حال یہ ہے اپنی مطلع کیجی اور
جلد میری میری خبر لیجی فقط فصل جو ہی بعضی ضروری
فایدون کے بیان مین پہلا قاعدہ چہوتی چہوٹے
رقعات اور نصیحتون کے خطوط بعضی لطیفون کے ساتہہ
وغیرہ تحریر کی دستورات رقعہ مہربان میری سلامت
رہی اج مدرسہ مین امتحان ہین اور مین گہر جا نہین سکتا
اسواسطے میرد خدمتگار اپکے پاس پہونچتا ہی
اپ میرے مکان مین جاکر دو کتابین جو میرے سرہانی
کی طاق پر رکہی ہین اسی ادمی کے ہاتہ بہیج دیجی
توقف نہ کیجی فقط رقعہ شفیق میرے سلمہ اپ اج
بہی مدرسہ مین نہین ائی دو سبق اپکی ناغہ ہو گئی اپ کی

۱۲۰

برابر کی سبق والی حضرت سے آگی بڑھ گئی اسواسطی دودستانہ
لکہتا ہون کہ آج رات کو بندہ خانہ مین تشریف لاکر دونو سبق
جو مجہسے یاد کر لیجئی تو اپنی ساتہیون کی برابر ہو جای کہا فقط
رقعہ میر صاحب مخدوم میری ہمیشہ رہی عنایت اپکی بعد سلام
اور نیاز سے کے عوض یہہ ہے کہ بہار دانش اپکی جو بندہ
نقل کی واسطے لایا تہا سو ہو چکی ہے رسید اوسکی عنایت
فرمای فقط رقعہ عزیز میرے خیریت سے رہو سکندرنامہ
بمبئی کی چہاپہ کا جو تمنی مانگا تہا سو ہاتہ نہین ایا لیکن لکہنو کی چہاپہ
کا بہت صاف اور خوشخط اور صحیح کہ میری دانست مین
بمبئی والی سے کہین بہتر ہے بہونچا کر بہیجتا ہون اگر پسند ائی تو رکہو
نہین تو فوراً بہیر بہیجو کہ واپس کر دیا جائی فقط رقعہ حضرت سلامت
اگر کوی چاقو قلم تراش راجرس کے ہاتہ کا بہت اچہا کلکتہ
سے اپ کے ساتہ ایا ہو تو بہیجدیجیے اور اوسکی
قیمت سے مطلع کیجیے اگر پسند اویگا تو لونگا نہین
تو بہیر دونگا فقط رقعہ عزیز میرے چینی رہو بعد دعا کے

معلوم ہو کہ کل تمنی رقعات عالمگیری اور کاغذ مانگا تہا سو کتاب ایک
دوست کے پاس سے منگا کر مع ایک دستہ کاغذ اور
سات نیزہ قلم اور سیاہی ہے اور شنجرف کے بہیجتا
ہون چاہئے کہ نقل لیکر اصل نسخہ ہماری پاس بہیجدو فقط **رقعہ**
جناب قبلہ و کعبہ میرے ہمیشہ رہے سایہ اپکا کمترین اداب
و تسلیمات بجالا کر عرض کرتا ہی کہ اج مدرسہ مین اس بات کی
بحث تہی کہ نور چشمی کا لفظ مرد کو بہی لکہنا درست ہی یا نہین کوی
کہتا تہا کہ مرد کو اور عورت کو دونو کو لکہنا درست ہی کوئی
کہتا تہا کہ مرد کو لکہنا جائز نہین ہے جو کسی کی بات سے خاطر
جمع نہوئی اسواسطے حضور سے استفسار کرتا ہون کہ حضرت
اس امر مین کیا فرماتے ہین فقط **جواب اوس کا** برخوردار
نور چشم میرے دراز ہو عمر تمہارے بعد دعا کے
واضح ہو کہ نور چشمی کے لفظ پر اسگلے سے بحث ہو چکے
ہے مرزا محمد حسین قتیل کا قول یہ ہے کہ مرد
کو بہی لکہہ سکتے ہین کسواسطے کہ یی اوس مین یای نسبتی
ہی

یعنی وہ نور جو منسوب ہے اسکے بیٹے کی طرف خواہ یاے متکلم سے
یعنی میرے بیٹے اسکے بیٹے کے روشنی اور یہ جو بعض لوگ اوسکو
یای تانیث جیسا بیٹا اور بیٹی اور پوتا اور پوتی میں یہ
سمجھکر حرف عورت کے واسطے درست جانتے ہیں سو غلط
ہے اور کسی بزرگ کا کلام یہ ہے کہ نور چشمی میں سوا
یای تانیث کے اور کوئی بھی نہیں ہو سکتی کہ نور چشم فارسی
کا لفظ ہے یای متکلم و یای نسبت کے ترکیب اوسکے
ساتھ کیونکر درست ہوئیگے اوسکا جواب مرزا قتیل لکھتے
ہیں کہ ہمنون نے فارسی کے الفاظ میں بہت سے
تصرفات کئے ہیں جیسے مرغن اور مرغب اور زردی الکو سیدین
وغیرہ پھر یای متکلم خواہ نسبت کے ترکیب میں کیا قباحت
لازم آتی ہے اور اگر ایسی ترکیب نادرست سمجھی جاوے تو قبلہ گا
کا لفظ مائی سوا باپ کو کہنا بھی درست نہو اور کسی استاد
کا شعر بھی سند کے طور پر لکھا ہے **بیت** نویسند نور چشمی
آفتاب آن صفحۂ رو را مہ نو قبلہ گاہی گویدان محراب ابرو را

اور مرزا قتیل کا قول مدلل معلوم ہوتا ہے واللہ عالم بالصواب

خط نصیحت کے طور پر برادر عزیز سراپا تمیز خوش

اور محظوظ رہو بعد دعا اور شوق دیدار کے واضح ہو کہ

کرادمے وہے عاقل اور ہوشیار جو اپنی نیک اور بد

سے خبردار رہے اگر غفلت کے بعد راحت اور

مصیبت کے پیچھے مسرت نصیب ہو تو ان کو لازم ہے

کہ عیش اور آرام میں وہ رنج اور آلام بھول نجائے ابھی

کل کی بات ہے کہ تم نوکری کی تلاش میں ایسی

سرگردان اور پریشان پھرتے تھے جس کا بیان

نہیں ہوسکتا اب خدا خدا کر کے بڑی سعی اور

کوشش سے جو نوکری ملی تو سنا جاتا ہے کہ

ناچ تماشے میں اوقات ضائع اور سرکاری کام میں اکثر

غفلت کرتے ہو اور جو کوئی کچھ سمجھاتا ہے تو ایسی

بعضے ناعاقبت اندیشوں کی نظر دیکر جواب دیتی ہو

کہ ادن کا کیا ہوا جو ہمارے واسطے کچھ ہوگا سو یہ بات عقل

بیگی

کی بہت خلاف ہی یا یا زمانہ بہت نازک ہی دوسرے ڈہٹتا ہے
دیکہہ کر اپ ہی اور ڈہیٹہ ہو جانا عقلمندون اور دوراندیشون کا
کام ہی اس مقام مین ایک **لطیفہ** برمحل یاد الیا کہ باز نی مرغ سی
پوچہا کہ بہت سے لوگ خوشی سے پالتی ہین ہروقت گہرون مین
دانہ چگتا رہتا ہی اور خوب اسودہ ہو کر کہاتا پیتا ہی
پہر اس کا کیا سبب کہ تجہے جب پکڑ لیتی ہین تو بہاگتا پہرتا ہی
اور بیفایدہ کڑ کڑاتا اور چلاتا ہی مجہی دیکہہ کہ جب ہاتہہ سے
شکار پر چہوڑ دیتے ہین تو پہر اتا ہون اور شکار کر کی خستہ ہو جاتا ہون
مرغ نی جواب دیا کہ ہمنی اپنی قوم کو اپنی انکہہ سے ذبح ہو جاتی
اور اون کا کباب بنائی دیکہا ہی اسواسطی بہاگ کر اپنی
جان بچاتی اور شور اور فریاد مچاتی ہین لیکن کسی باز کو
کبہی ذبح ہوتے اور جان کہوتے نہ دیکہا ہی نہ سنا ہی اس
صورت مین ہمارا بہاگنا بجا اور تیرا پہر انا روا ہی فقط غیرت مری
اپنی غیرت اور حرمت اپنی ہاتہہ ہی ہمین اپنی جنس سی
لوگون پر قیاس کرکی اچہا کام کرنا چاہیی نا جنسون کی بری چا

ہونے سے کیا کام اون کی افعال کی جزا اون کی اور اپنی اعمال کا
نتیجہ اپنی ساتہہ ہے ایسا کام مت کرو جو نوکر سے بہی ہاتہہ
سے جاے اور ابرو پر بہی حرف آئے زیادہ دعا ایضاً
سرورا کی پیشوا علما کی مقتدا فقرا کی رہنما سلامت زہی نیاز اور
عقیدت کی لوازم اور خلوص اور ارادت کی مراسم ادا کرکی
گذارش کرتا ہون کہ کمترین اور گہر کے سب چہوٹے بڑی
حضرت سے ہین اور حضرت کے صحبت اور رشد رستی
چند اسی چاہتی ہین اندنون اکثر بیخبر لوگون کی زبانی سنا
گیا کہ اب صرف اس خیال سی کہ حیدرآباد مین شاہودان
قدر بہت ہے نوکر سے چہوڑ کر حیدرآباد تشریف
لیجایا چاہتی ہین ہرچند کہ آپ کو عقل سے کے بات سمجہانی
گویا لقمان حکمت سکہایے ہے لیکن دل اس مندون کا قول
سناتا ہون کہ رزاق مطلق اگر آدمی روٹی ہوت اور
اطمنان کی ساتہہ دی تو آدمی سارے کی ورسطی آبرو
ریزی نکری اور امیدوار رہی کہ جس کی بہداد سے
دی

دی پوری ہی وہی دی گا حضرت کا حاکم قدر دان اور آپ پر
بہت مہربان ہی باوجود اسکے آپ ارادہ البتہ مصلحت کی
خلاف ہی میرے سے تو مجال نہین کہ آپ پر معترض ہو کر معترض ہون
لیکن خوف اس بات کا ہی کہ حکیم کی سے خواب کا حال
نہو دی **لطیفہ** ایک حکیم نے اپنی مجلس مین بیان کیا کہ مینی
آج ایک خواب دیکھا ہے کہ آدھا سچا اور آدھا جھوٹھا لوگون
نی متعجب ہو کر پوچھا کہ وہ کیا خواب ہی کہا کہ مینی دیکھا کہ امیر کی
معالجہ واسطے گیا ہون اوسنی دو توڑی اسرفیون کی یا ہا مجھکو
دی ہین اپنی مونڈہون پر لاد کر اپنی گہر لاتا ہون اور مونڈے
دونو اوسکے بوجھ سے دکھنی لگی جب آنکھ کھلی تب اسرفیون
کی توڑی تو جہ سے مونڈہی توڑی تہی نباہی لیکن مونڈہون
مین درد اب تک پاتا ہون سو بندہ سوا نوکری چھوڑ کر
اپنی دور جانا اور سفر دراز وہ کہ اوٹہانا دور اندیشی سے
بہت دور ہی پہر اگر صحبت برار آپ سے کلام کا گو سے
قدردان اور رحمدار ہو تو قدر دانی کا خیال خواب

پریشان ہو جائیگا اور زیرباری اور شرمساری کی سیو آنکھہ
ہاتھہ نہ آئیگا آیندہ آپ مختار ہین فقط الفقا شفیق غمخوار میری
سلامت بعد شوق ملاقات کے مدعا یہ ہے کہ
مینی سنا ہے کہ آپ غلطی سے راہ سے ایک کاغذ
مین کچھہ کا کچھہ لکھ گئے تو اور جواب اوس کا طلب ہوا بارے
فضل الہی سی حاکم منصف کے رای مین وہ قصور عمداً
ثابت نہوا اور معاف کردیا گیا مگر ایسے صاحب انسان
کو چاہیے کہ آنکھہ کھول کر اور بہت دیکھہ بھال کر کام کیا کری
اور غفلت سی اتنا دہوکا نہ کھای کہ آپ کو دکھ اوٹھانا
پڑے لطیفہ ایک شخص نے کسی طبیب سی کہا کہ میرا
پیٹ دکھتا ہے طبیب نے پوچھا کہ آج کیا کہایا تھا
کہا کہ جلے روٹی کہا گیا تھا طبیب نے سرمہ دیا کہ
اور کہا کہ آنکھوں کا معالجہ پہلے کرنا چاہیے کسواسطے کہ
انکہ اچھی ہوتی تو جلے روٹی نہ کہاتا حاصل یہ کہ سرکار
کا کام بہت ہوشیار رہی اور خبردار رہے سے کیجی فقط

الفقا

ایضاً بندہ پرور زاد عنایتہ سلام اور نیاز کی بعد گذارش
ہی کہ سررشتہ داریے کا عہدہ آپ کو مبارک اگرچہ فضل
الہی سی آپ خود عاقل اور دور اندیش ہین کسی کے
سکہانی پڑہانی کی حاجت نہین ہی لیکن بی تکلفانہ اور دوستانہ
ایک بات مین بہی عرض کرتا ہون کہ اگر حکام کی روبرو
عزت اور ابرو اور مرتبہ بڑہانا منظور ہی تو دل سی فساد
کا کہٹانا اور زبان کو جہونٹہ سی بچانا چاہئی یہ لطیفہ
مشہور ہی کہ لقمان حکیم کا بچپن مین کسی دانشمند نی امتحان
لیا اور ایک بکری دیکر کہا کہ اس کو ذبح کر کی جو عضو بہتر جانو
ہمارے پاس لاو لقمان اوسکا دل اور زبان سامنے
لائے دوسرے دن پہر دوسری بکری دیکر بدترین اعضا
طلب کیا لقمان نی پہر اوسی طرح دل اور زبان پیش
کر کی کہا کہ اگر یہی دل اور زبان عیبون سی پاک ہی تو سب
اعضا سے بہتر اور جو عیب سے پاک نہین تو سب سے
بدتر ہی مختصر یہ کہ اگر اپنی دل مین بڑائی سمائی تو اپنی دشمن

ساري خدائي اور جو زبان کو چهوند اشنائي
ہي تو حاکم سے کے نزدیک اپنی حقارت اور دنیا مین رسوائی

رقعه میشی صاحب محب الفقرا محبوب دلہا زاد عنایته بعد
سلام اور نیاز اور اشتیاق مواصلت کی که زبان کو اوسکے
تقریر کی قدرت نه قلم کو تحریر کی طاقت ہی عرض کرتا ہون ظاہرا
دریافت ہوتا ہے که جناب اس ناچیز کی ہزلیات کو جمع
کر کی کلیات کی طور پر چھپوایا چاہتی ہین اگرچه شفقت اور عنایت
کی سبب سے اوسکے عیوب خاطر عاطر مین نه گذرتے
ہون لیکن حقیقت مین کو سبب حرف ہی عیب سے خالی
نہین ہے فقیر کی واسطے یه شہرت بجرم سے کی تشہیر سے
کم نہو یگی کلام کو کسی پسند نه ائیگا اور یه تمام اهتمام اپکا
برباد ہو جاییگا اپ کو ناحق سے زحمت اور مجهی مفت
ندامت اوٹهانی پڑیگی جیسی ایک شاعر کو
مولانا جامی علیه الرحمه سے روبرو خفت حاصل ہوئی ہتی

لطیفه ایک شاعر مهمل گو سے مولانا عبدالرحمن جامی رحمة الله علیه

کی حضور مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ مین حج کو گیا تہا ادہ دیوان شہ
حجر اسود سی خوب ملا تا کہ اوس سے برکت سے کلام مین اور
سواد مین روشنائی حاصل ہو مولانا بہت ہنسے اور فرمایا کہ
اگر آب زمزم مین ملتا تو بالکل تبرک ہو جاتا اور ایک قطرہ بہی انکہون
مین لگانی کی واسطے ہاتہ نہ آتا سو فقیر کو اندیشہ ایسی بات کا ہے
کہ اہل جواہر اوسے دیکہہ کر آپ سے بعض اوقات پر ہنسینگی اور
کہینگی کہ یہ کلام پانی مین دہونی کی لایق تہا نہ چہاپہ ہونی کی قابل
بندہ کی دانست مین اس کا قصد نہ فرمانا مناسب اور اس ارادی
سی ہاتہ اوٹہانا واجب سے ہے زیادہ کیا لکہا ارشش کرون

الف فرزند سعادت مند نور بصر لخت جگر دراز ہو عمر تمہاری
بعد دعا کی معلوم ہو کہ ہم اچہی طرح خیریت سے ہین اور تمہاری
اور گہر کی سب آدمیون کی خیر و عافیت چاہتی ہین فیضو کل آما
کل ہماری پاس پہونچا اوسکی زبانی معلوم ہوا کہ ایک مقبرہ ہے
ای ہماری دروازہ اکہڑا اور تمہین کیا گری کا شہیدہ
دیکہکر سونا بنانی کا اقرار کیا تم نی سب لوگون سے چہپا لکری

گهوڑی اسباب بیچ کر دو سو روپے اوسے دیے اور وہ اوسی
رات کو بستر اپنا اوٹھا کر کہیں چلتا ہوا اب تم اوس تلاش
مین حیران ہو سر گردان جنگل جنگل پھرا کرتی ہو بیشک تمسے غلطی ہوئی
کہ اوس مکار کے فریب مین آگئی لیکن اب افسوس کرنا اور اوسکے
تلاش مین جابجا پھرنا ناحق ہے یاد رکھنی کے قابل ہے یہ لطیفہ کہ ایک
چڑیا کسی زمیندار کے باغ مین جا کر کچی پکی میوہ سب کاٹ مارا کرتی
تھی چڑیا نے زمیندار سے اوسکے ناک مین دم تھا ایک دن انگور کی
ٹہنی پر جال لگا کر پکڑا اور ذبح کرنے کا ارادہ کیا چڑیا نے زمیندار سے
کہا جو مجکو چھوڑ دے تو مین اس احسان کے عوض مین تجکو تین باتین
بتا دون کہ اوس مین تجکو بڑا فائدہ ہوگا زمیندار نے کہا کہ تو پہلے
بتا دے تو مین تجکو چھوڑ دون گا چڑیا نے اوس کو تین نصیحتین کین کہ
ایک یہ جو حریف اپنے قابو مین آجاوے تو چھوڑنا نچاہیے دوسری
جو بات قیاس سے باہر ہو یقین لانا نچاہیے تیسرے
گئی ہوئی چیز کے واسطے افسوس نفائدہ ہے اور جو تھی ایک بات
اور یہ کہ جب تو مجھے چھوڑ دیگا تب کیونکے زمیندار نے بعد سننے

ان

ان نصیحتون کی موافق اقرار کی اوسکو چھوڑ دیا تو میری پیٹ مین بیضہ مرغ سے بڑا ایک موتی تہا اگر تو مجھی چھوڑتا اور ذبح کرتا تو وہ موتی تیرے ہاتھ آتا زمیدار افسوس کرنی لگا اسنے کہا کہ ای سادہ لوح تو میری باتون نصیحتن ایسے وقت بھول گیا کسواسطی کہ مین تیری حریف تہی جب پکڑ پایا تہا تو چھوڑنا کیا تہا اور بیضہ مرغ کی برابر تو مین خود بھی نہین ہو مہر بیضہ مرغ سے بڑہ کر موتی میری پیٹ ہونا بالکل خلاف قیاس تہا مگر تو نی اسپر اعتبار کیا اور اب جو مین تیری ہاتہ سے نکلی گیے تو افسوس کرنا محض لاحاصل ہی فقط غرض یہ ہی کہ جو ہونا تہا سو ہوا اب اوسکی نقصرکی تلاش اور افسوس کرنا محض بیفایدہ ہی آیندہ سے احتیاط کرو والدعا **ایضا** عزیز از جان سعادت و اقبال نشان طال عمرہ بعد دعا درازی عمر واضح ہو کہ خط پہونچا حال معلوم ہوا دشمن جو تمہاری درپی ہین تم خدا پر نظر رکھو جسکا دامن پاک ہی اوسکو دشمن کی عداوت سی کیا باک ہی عزیز میری نیک بینی عجب چیز ہی اگر نیت اپنی درست ہی تو دشمن دوست ہی کیا تمنی نہین سنا یہ لطیفہ کہ ایک امیر اپنی بادشاہ کی مرنی کی

وعده پر قرض دیتا تھا اوسکی دشمنون نی بادشاه کی حضور مین عرض
کیا که یه شخص حضور کا بدخواه هی جو ایسا کلمه زبان پر لاتا هی بادشاه
نی اوسی بلا کی پوچھا که کیون میری حق مین ایسی بات کهتا هی اوسنی
عرض کیا که مین تو جهان پناه کی خیر خواهی کرتا هون کسواسطی که قرض کا
ادا کرنا بهت شاق گذرتا هی بس ضرور هوا که وه دن رات حضور
کی سلامتی چاهتی رهین یعنی نه حضور رهین نه وه قرض ادا کرین بادشاه کو
یه بات سننی سی امیر کی ساتهه محبت کامل اور اوس کی دشمنون کو
ندامت حاصل هوئی تمکو وه چلن اختیار کرنا چاهی که نیکنامی کی ساتهه مشهور
اور حاکم راضی اور رعیت شکور رهو حق سبحانه تعالی تمهارا اقبال اور دولت
شاد دشمن پشیمان رهی زیاده کیا لکهون ایضا برخوردار سعادت
اطوار حفظ الهی مین رهو بعد دعا اور تمنای دیدار کی واضح هو که
خط تمهارا لکها هوا بارهوین ذی قعده کا پهونچا تمنی جو لکها تها که میان نور
صاحب تمهاری مسجد مین بیٹهه رهنی کی ارادی پر ای اونهنی ایک حجره
مسجد کا خالی کردیا لیکن دس دن کی بعد کلی لتهری چهوڑ کی کهین چلی
هوی که اتک اون کا نشان اور پتا نهین ملتا سو دریافت هوا

تمنی

ہمنی پہلے ہی لکھا تھا کہ اون کا ظرف الٹا ہین معلوم ہوتا کہ اسطرح
پاؤن توڑکر مسجد مین بیٹھ رہین چنانچہ ویسا ہی اتفاق ہوا حقیقت
یہ ہی کہ قناعت اور توکل سخت مشکل اور بڑا کڑوا گھونٹ ہی
کہ اوس سے دم گھٹتا ہی شربت کا جام نہین کہ کوئی حریص غٹ غٹ
کر ایکبار کی چڑھا جاوی دیکھو تو کیا خوب الزام دیا ایک کتنی نی کسی بوالہوس کو

لطیفہ ایک فقیر خدا پر توکل کرکی کسی پہاڑ پر جا بیٹھا تھا رزاق مطلق
غیب سے کچھ رزق اوسے پہنچاتا تھا اتفاق ایک دن اور
ایک رات کچھ نہ آیا فقیر اللہ ہی مہر کی بھوک سے گھبرا کر پہاڑ پرسی
اوتر آیا اور ایک یہودی کی دروازہ پر جا کر سوال کیا صاحب خانہ
نی تین روٹیان بھیجدین فقیر وہ روٹیان لیکر پہاڑ کی طرف پھر چلا
کتا وہ روٹی کھا کر پیچھی دوڑا فقیر دوسری روٹی دیکر آگی بڑھا کتا وہ بھی
کھا کر پھر ہو لیا تب فقیر تیسری روٹی بھی پھینک کر کہا کہ بیپن کتی دامن کو تاہ
پیچھا چھوڑ فقیر کی کہا کہ ای پیچھا تجھی شرم نہین آتی کہ انھونی پہر تجھی یہ روٹیان
تیری لت کی کر سے اپنی وہ سب تجھی دی کیا ہین پھر اب مری پاس لیا ہی
جو تو میری ساتھ لگا چلا آتا ہی اور یون ناحق پہاری کہتا ہی کتنی نی

جواب دیا کہ ای پارسا شرم تجہی چاہیٔ ذرا غور کر کہ مین کی برس سے
اس یہودی کہ گہر رہتا ہون جو ملتا ہی اوسے پر قناعت کرتا
ہون اور کہین اور نہین جاتا تو خدا کی دروازہ پر بیٹہ رہا تہا لیکن
اللہ ہی پہرنا ہوکر سی اتنا گہرایا کہ یہودی کی دروازہ
پر چلا آیا اب تو ہی انصاف کر کہ سچا کون ہی سوچنی کی بات
ہی کہ جو مخلوق اپنی خالق کو یون بہول جاے وہ حیوان کا الزام
کسطرح نہ اوٹہاے ساہجی کی کیسی تسبیح لدڑی. لو رہا جو کچہ
ہو اون کی گہر بہیجدو کیونکہ اب وہ نہ تمہاری پاس آئی نہ اپنا
مونہ دکہا یین [دے] فقط رقعہ فرزند میری خوش رہو یہ دعای کا نبا
داریش کی معلوم ہو کہ تمہین امیرون اور حاکمون کی دربار داری سے
اور اون سب کے خدمت مین حاضر باشی کا اتفاق بہت پڑتا
ہی اسواسطی لکہا جاتا ہی کہ ایسی باتون کی واسطی علم مجلس ضرور
درکار ہی اور یہہ امر حاصل نہین ہوتا جبتک کہ انسان ہر فن
سی ماہر نہین ہوتا کہ جس فن کا ذکر آجاے تو اوس مین
موافق اپنی آگاہی کی اور واقفیت کی معقولیت اور مناسبت کے

ساتہ

ایسی باتیں گفتگو کریں کہ سننے والے بہت دل لگا کر سنیں اور پسند کریں
اور مداخلت اوسے بات مین چاہیے جس مین آپ کو دخل ہو
ہمیں کو مفت ندامت و رسوائی ہوتی ہے چنانچہ یہ دو لطیفے دونو باتون
سے خبر دیتے ہیں **لطیفہ** ایک درویش سے بولتا چالتا
نہ تھا ایک دن اکبر بادشاہ مع شیخ ابو الفیض فیضی اور شیخ ابو الفضل
وغیرہ ارکان دولت کے اوسکے پاس گئے مصاحبون نے ایسی
مین طرح طرح کی گفتگو شروع کی مگر درویش چپکا بیٹھا تھا فیضی نے کہا
کہ شاہ صاحب بادشاہ آپکی ارشاد کی مشتاق ہیں حضرت بھی زبان مبارک
سے کچھ فرمائیں تب درویش نے کہا جب سکندر رجل کرین اور یزید سی کربل
کی میدان مون جا چڑی ہو یعنی ای وزیر سکندر ذوالقرنین اور یزید سی
کربلا مین کیا لڑائی پڑی تھی پس فیضی تو ایک علامہ عصر تھا کہنے لگا کہ سبحان اللہ
قطع نظر اور غلطیات کی حضرت کو علم تواریخ مین کتنی بڑی مداخلت
ہی اور کیسی لیاقت کیا درست ہی بادشاہ تو آزردہ ہو کر
اوٹھہ کھڑے ہوئے اور درویش کی بے علمی اوسکے بات کرنے
سے ظاہر ہوئی اگر زبان نہ کھولتا تو راز ڈھکا رہتا **لطیفہ**

ایک شاعرنی کیسے امیر بخیل کی پاس جاکر کہا کہ تونی کچھہ مال محتاجون
کی واسطی نکالا ہی اوس مین سے مجہی بہی کچہہ دے کہ مین محتاج
ہون امیر نے کہا کہ وہ مال صرف اندہون کی واسطی نکالا
کہ ہی شاعرنی کہا کہ اس صورت مین تہامین ہی اوس کا
مستحق ہون کواسطی کہ حقیقت مین مین اندہا ہون اگر اندہا نہوتا
تو خدا کا دروازہ چہوڑ کر تیری در پر کیون آتا امیر کو یہ کلام
پسند آیا اور وہ مال سب اوس دلوایا دیکہو وہ درویش
جو جاہل تہا تو اوس کو اوسی کی کعکول کی حقیقت کیا اور یہ شاعر
جو عاقل اور قابل تہا تو اوس کی تقریر نی امیر کو شرمادیا دانشمند
کی واسطی اسے قدر اشارت کافی ہے انگا اور حسیم مہر سے
دربارون اور مجلسون کی واسطی حاضر جوابی بہت ضروری
یعنی ہر بات کا جواب بہت چست اور درست دینا چاہی اور یہ
بات ہر شخص کو حاصل نہین ہوتی نہ علم اور کمال ہی پر موقوف
ہی بلکہ اسکے واسطے ذہن اور ذکا اور عقل رسا درکار
ہی چنانچہ طبعت کی رسائی اور نارسائی کا حال ان دو لطیفون سے

واضح ہو سکتا ہی **لطیفہ** کسی بادشاہ نی ایک عالم کو بلوایا اور یہ
بہی لکہا کہ جو آپ کو فرصت ہو تو کوئی شاگرد ہی اپنا روانہ کیجئی
اونہوں نی ایک طالب علم بہیجدیا اور جتنی دم سمجہا دیا کہ بادشاہوں
کی دربار میں نرم گفتاری اور شیرین کلامی ضروری ہی طالب علم
دربار میں حاضر ہوا اور بادشاہ نی پوچہا کہ تمہاری اوستاد
کی یہاں کس کس علم کا درس جاری ہی جواب دیا روئی ریشم
مخمل پہر پوچہا کہ اوقات کسطرح بسر ہوتی ہی جواب دیا لڈو پیڑا برفی
بادشاہ نی ان جوابوں سی متحیر ہوکر فرمایا کہ شاید اس شخص کو
مالیخولیا کی بیماری ہوئی ناچار عالم کو یہ سارا ماجرا لکہہ کر رخصت
کردیا عالم نی جو سبب ایسی بات چیت کرنی کا پوچہا تو کہا کہ آپ نی
نرم اور شیرین کلام کرنی کا حکم دیا تہا سو مینی ریشم اور روئی اور مخمل
سی زیادہ نرمی اور لڈو اور پیڑا اور برفی سی زیادہ شیرینی
اور کسی چیز میں نہ پائی اسواسطی یہ کلام کیا **لطیفہ** ایک جاہل سی
پیغمبری کا دعوی کیا بادشاہ نی اوسکو پکڑ بلوایا اور پوچہا کہ تو
پیغمبری کا دعوی کرتا ہی تو معجزہ کیا دکہلاتا ہی کہا دل کی بات بتا دیتا ہوں

بادشاہ نے پوچھا کہ میری دل مین اوسوقت کیا ہی کہا کہ اوسوقت اپکی دل مین

یہی ہی کہ مین بالکل جھوٹہا ہون فرمایا کہ پھر اپنا دعوی کیون کیا کہا

کہ جو دعوی نہ کرتا تو حاکم تک کسطرح پہونچتا بادشاہ اوسکے جوابون

سے بہت خوش ہوے خلعت اور انعام دیکر رفاقت مین نوکر رکہہ لیا ؛

دور اندیش کی لی اتنا ہی کلنا کفایت کرتا ہی واضح ہو کہ تلازمہ صنعت مین

داخل ہی اور تلازمہ اوس صنعت کا نام ہی کہ کسی چیز کو فرض کرکی اوسکے

ساری یا بعضی لوازم کو دوسری مطلب مین ادا کرین اور یہہ ادا کرنا

ایسی خوب صورتی اور خوش نمائی کی ساتہہ ہو کہ اگر دوسرا نہ واقف ہو

توبہہ نہ جانی کوی نقط اوس لوازم کا بی محل اور بی معنی واقع ہوا اوسکی

مثال مین تین رقعہ لکھی جاتی ہین رقعہ قرات سے کی تلازمہ مین حافظ صاحب

کرمفرما میری زیادہ ہون الطاف اپکی لہ شوق ملاقات مسرت ایات کے

کہ اوس کی تمنا مین مثل مرغ بسمل نیم جان ہون ، وصل ؟ ۔۔۔

کہ اوس کی تمنا مین موی الشدیدہ کی طرح سرگرداں رہتا ہون گذارش

یہہ ہی کہ اج خدمت مین حاضر ہونی کا عزم بالجزم لیکن واقعہ عجیب پیش

ایا کہ قاری محمد حسن صاحب کی انتقال سے حلیہ کا حلیہ درہم برہم اور

سارا مدرسہ زیر اور زبر ہو گیا اس سبب سے متوقف ہو کر صحیفہ معذرت

ارسال

ارسال کیا جاتا تہا کہ حافظ محمد سکر صاحب ایک جلد کلام مجید لکہنو کی
چہاپہ کی آپ کی پاس سی لای سبحان اللہ جیسا کلام اللہ مین جانتا تہا
ویسا ہی میسر ہوا اگرچہ حافظ محمد یسین صاحب بمبئی کی چہاپہ کی موئلف ہیت
ہا اور رشد کی ساتہہ کرتی ہی لیکن اوسکی خط کو اسکی خط کی ساتہہ
مطلق مناسبت نہین ہی اب مجہی وقف کرنا چند جلدون کا منظور ہے
سوداگر کا اگر چند روز ٹہرا ہو تو دیسا مطلع فرمایی الہی طبع عالی
ہمیشہ مصحف کی تلاوت کی طرف مایل اور دست آرزو گردن
مقصود سے کے ساتہہ حمایل رہی والسلام **رقعہ سطرنج کی ملازمہ مین**
شہسوار میدان صفوت و صفا زینت افزای بساط محبت و دلا سلامت
بندہ حرارت قلب کی عارضہ سے تو حیران ششدر ہو ماہی تہا اب ضعف
دماغ کی بیماری نی اور بہی عاجز اور زچ کر دیا ہی ہردم یہی سوچ اور
متفکر رہتا ہی کہ کدہر جاون اور کون ایسی چال چلون کہ یہ عارضہ بڑہنی
نپاوے بارے اندنون حکیم شاہ رخ مرزا صاحب اس شہر مین وارد
ہوی تعریف اونکے اور رسا دلی برلج کی بہت سنی جاتی ہی
کہ اونکی نزدیک بادشاہ اور وزیر اور فقیر اور مسکین اور امیر فیل نشین

دو لو برابر ہین مریضون کی خبرگیری کی واسطی صبح سی پہر رات بے

دن تک باری دری ہین سٹرنجی بچھائی ہٹی رہتی ہین یون تو حیات ممات پر

کسی کا اختیار نہین ہی اور زہرمہرہ اور شربت انار اور خطمی خبازی کو طبیب

نہین جانتا لیکن دست شفا ہی رکھتی ہین اور عطارد کو بیمارون کا مال

مارلینی اور اپنی منفعت اور خورد برد کی واسطی گران خرچ بیچنی کی اجازت

نہین دیتی اسواسطی چاہتا ہون کہ اونکی خدمت مین رجوع لاون لیکن

مکان اون کا فاصلہ پر ہی پیادہ پا نہین جا سکتا اگر کسی طرح کا ہرج نہو

تو صبح کو گھوڑا خواہ پالکی بہیجدیا کیجئی اور جو کچھ تامل ہو تو بار شاطر ہون نہ

بار خاطر ہمت نہین ہارا ہون یون ہی جا سکتا ہون نہین تو لاالہ اندر حیت

بچودہری یا مظفر رن والی کی گاڑی کرایہ کو منگا لیا کرونگا فقط رقعہ

گنجفہ کی ملازمین اقتاب سپہر قدر و قدردانی سرتاج اہل سخن و

معانی سلامت چنگیز خان افغان ساکن رحمت گنج قالی سی اپنی

بہائی اور مشیر اغلام کو ساتھ لیکر مروز بر غیلی کی برات مین گئی جب

دولتہ کو نہلایا اور سفید کپڑہ اوتار کر سرخ لباس شہانہ پہنایا تب

وہ غلام بد قماش بد معاش چالاکی کر کی اوتاری ہوی کپڑون کو

بغل

بغل مین داب کر کہین چلا گیا ہر چند کہ چور کی تلاش ہوی مگر سر دست
ہاتھ نہ ایا جب کہانا ختم ہوا اور خان مذکور نے کہانا کہا کر رومال اور
خلال کی واسطی اوس پی چیا تو تلاش کیا اور دست یاب نہوا
تب توجہ کی کہ نوسہ کی گرہ وہی بد ذات لی گیا یہ دریافت ہوتی ہی
دونو بہائیون اپنی ہنسی چہوٹ گی سب تراس خراش ہوئی کہ اوس
چور نی ہماری عزت خاک مین ملا دی بیچارہ ہی ندامت کی ماری اپنی
گہر چلی ائی اب سنا جاتا ہی کہ وہ نمک حرام مع پسورہ ہین کہ اپنی تحصیلدار
کا علاقہ ہی بادری خانم نامی ایک خانگی کی گہر مین چہپا بیٹہا اسواسطے
یہ نیاز نامہ ہوا اوسکے حلیہ کی علحدہ ورق پر لکہا ہی خدمت مین
بہیجکر تکلف دیتا ہون کہ اوسکو جلد گرفتار کر کی ادہر ہرکو روانہ فرمائی
زیادہ نیاز. مخفی نرہی کہ امرا اور حکام کی صفت کا انداز کا تو اس
کتب مین دیباچہ سی معلوم ہوگیا لیکن اگر باغ اور مکان کی تعریف منظور
ہو تو اوسکے لکہنی کا طور یہ ہی تاج گنج کی روضہ کی تعریف اج قلم کا
دماغ سونون کی خوشبو سی معطر ہی کاغذ کا صفحہ اللہ کی سفیدی
کی طرح منور ہی نظر کا دور ارکے گل کی طور پر رنگین ہی نگاہ کا تار زر

گلدستہ کی مانند بہار دیتی ہی کسواسطی کہ یہی ایک باغ اور مکان کی
صفت الٰہی منظور ہی جسکی سیر سی چشم مردم مین نور ہی اوسکی
صحن اور دالان مین خدا کی قدرت کا گل کہلا ہی چمن اور میدان
مین صانع کی صنعت کا تماشا ہی وہ کون مکان اور کیا گلستان
خوشا جہان ایسی بادشاہ عالیجاہ کا قیام گاہ ہی کون قصر اور کیا ایوان
جو جناب عالیہ بادشاہ بیگم کا آرام گاہ ہی جس جگہ یہ دونو آفتاب
مہتاب سوتی ہین چاند اور سورج دن رات اوس زمین کی نثار
ہوتی ہین تاج بی بی کا روضہ جہان مین مشہور ہی نور برحمن اوس جنت
کی خوشبو سی معمور ہی اکبرآباد کیا بلکہ ساری ہندوستان کی
اس مکان سی عزت ہوئی ہی ہندوستان کیا بلکہ تمام روی زمین
کی اوسی سی زینت ہوئی ہی اس چمن کی ہوائی جو طلبون کی
بو باس سی خیال کی دماغ کو معطر کردیا تو باغ کی فضا نی نگاہ کی دامن
کو گلچین کی دامن کی طرح پہولون سی بہر دیا سبحان اللہ کیا روضہ ہی
کہ رضوان جسکی لطف اور لطافت سی راضی اور خوشنود ہی
بارک اللہ کیا باغ ہی جس مین بہشت کی ہر نعمت موجود ہی درج
اس

اس باغ کا ایک رز دالو ہی جاند اس چمن کا گل سو ہی بہلی
درداز کی بلندی و تمنی کو جو آسمان گردون اور سر اوٹہاوی
تو اوسکو آفتاب کی پگڑی سنبہالنی مشکل ہو جاوی دونو بازوں سی
محراب کی چوٹی تک کلام مجید کا سورہ خوب قلم سی جو لکہا ہی عقل
اوس طلسمات سی حیران ہی کہ ہر حرف جیسا نزدیک سی نظر آتا
ہی ایسا ہی دور سے دکہائی دیتا ہی اس فن کی منصر الصاف
سی دیکہین کہ یہ بات کیسے مشکل اور کس طرح کی تقسیم کامل ہی
سنگ مرمر پر سنگ موسیٰ کی پچکاری لکہی یا اللہ کیسے سپید
پر تیلیون کی سیاہی کی نمودار ہی برف باین کافوری فرض پر
مشک کی دانہ پڑی ہین نقطہن باہری کی تختی پر قلم کی این جڑی
ہین مینا آسمان کی طرف تعجب کا ہاتہ اٹہای کہ یہ خم دہلی اور اس
بارگاہ کی ساتہ ہمسری کا دعوی اور دم دیتی محراب کا خم ابرو سے
اشارہ کر رہی کہ اندر جا کر ذرا بہار کا عالم دیکہی تن نہین بلا غلطی
ہوی مجہے کہ محراب کا اشارہ یہ ہی کہ پہلے جو اس کو بدن
طاق پر رکہ جائی تب آگی قدم بڑہائی پس جو ادہر جو کہنٹا ہی

کی خوشت تو اودہر عقل اور حکمت رخصت ہوی سیر سی سیر ہونا
لو نگاہ کی ہاتہہ ہی لیکن حیرت یہان ہر قدم کی ساتہہ ہی سب
کی پہلی بہار کی عملدار بڑی شوکت اور شان کی ساتہہ نظر
پڑتی ہین یعنی دو رویہ سرو کی درخت نیک بخت جوانون
کی طرح حسن کی جوبن سی اکڑتی ہین زمرد کی جہاڑ کی تو کیا
حقیقت ہی جو اوسکی ساتہہ تشبیہ دون مگر ہان لکہون تو یون
لکہون کہ اچہی اچہی سبز لوس معشوق ہر قطار مین کہڑی ہوکر ناز
اور انداز سی اکڑا ئیان لی رہی ہین معلوم ہہت سی
اگر اسمان کو اس باغ کی خوبیون کی خبر دی رہی ہین نشو و نما جوہر
جز کو بڑہاتی ہی سایہ سرو ہی کی بہاس مین کمر بستہ یہان ائی ہی
یا اب و ہوا کی لطافت سی سرو کی بردی مین اپ ہی ہرا ہی
جاتی ہی دو لو قطار کی درمیان جو ایک حوض زمین دوز اور ر
طویل ہی گویا فی سبیل اللہ سبیل ہی صاف پانی سی بہرا ہوا
ہی اوس مین ہر سرو کی مقابل ایک ایک فوارہ چہوٹ رہا ہی
او دہر سرو نی زمرد کی فواری کا نقشہ اوڑالیا ایدہر پانی
پی

کی فوارہ نی ہیرہ کو پانی کر کی بہا دیا ہی اوسکی ایک مربع حوض جو
بہت ستہرا ہی سی نہایت خوب صورت اور خوشنمائی
اتنہ اوسی دیکہہ کر حیرت مین آتا ہی نگاہ کا قدم پہسلا جاتا ہی بہت سے
کی نہر اوسکا خزانہ ہی اتنہ اوسکا ابدارخانہ ہی بلکہ اتنہ مین بہہ رہا
کہان اور وہ موجون کی سلسلہ جنبانی کہان پانی اوسکا دودہ
سے زیادہ مصفا ہی برف سے زیادہ ٹہنڈا ہی جو نہ خوشخرامست ہو
جاری ہو روانی نہر جو نہ دربہشت مین جاری ہو بجائی نازنین معشوق اوسکی
گرد بیٹہی ہین اتنا موتہہ اس اتنہ مین دیکہتی ہین تو اون کی عکس سے
صاف اسکا ہی کہ پری کو شیشہ مین اوتارہ ہی چارون طرف
سے فوارہ چہوٹتی ہین گویا اسمان سے تارہ ٹوٹتی ہین پانی کی زمین
سے پانی کا درخت نکلنا اور پانی ہی کی پہل پہول سے پہولنا
پہلنا خدا کی قدرت ہی اتنہ کی چشمہ سے موج کا کہڑی ہو کر
چلنا اور ہوا کی ساتہہ زور کر کی اوچہلنا عجب حکمت ہے
عقل جب فکر کی دریا مین غوطہ لگایا تو روضہ کی اندر حوض کی
واقع ہونی کا سبب یون سمجہہ مین ایا کہ نگاہ پہلے اوس مین نہا کر

پاک ہووی تب روضہ کی ایدہر طواف کی از زود کری اور ناطقہ
پھیلے اوسکے پایے نی سے کلیان کر بیکے موںہ صاف
کر لیوے تب بہار کے صفت مین گفتگو کریبے اس حوض
کی یاد مین دریا کی کیسلئے ہٹر کسی بی سینہ مین الک بہرکئی ہی جوش
کہا کر ویلتی آتا ہی تکر دیوار سی سر ٹکرا کر پہرجاتا ہی جس طرف
اللہ او بہاکر اور جبہ بر خیال دوڑا ہی بیلا چنبیلے موگرا
موتیا جوہی کیتکے کیوڑا گلاب سدا بہار گیندا
گلغا داودی گل عباس گل مہندی نازبو گل ریق
گل رعنا گل فرنگ گل چاندنی شبو سیوتی
دوپہری سورج مکھی لالہ نافرمان سوسن ہزار زبان
نرگس حیران قسم قسم رنگ رنگ کی پھول پھول رہی
ہین بہاری بیاری سمانی درختون پر صبح وشام کو دہوپ
اور چہانہ کا عالم پتون پر شبنم کی طراوت اور ڈالیو پر
چڑیون کا غل پریون کی آپس مین چہیڑ چہاڑ نوجوانون کی
غول ہم جولیون کی بسے اور ٹہٹہول کہین گل کی ہنسی کہین بلبل کی
پچہی

بلبل کی چہچہے میں مور اودہر شور کرتا ہی ادہر مستوں کا جنون زور کرتا ہی
کویل وہاں کوک اوٹہتی ہی یہاں سینوں میں ہوک اوٹہتی ہی پپیہا جو دہان
بولائی کہاں تو سہ یہاں بدن میں جی کہاں دہڑکی اودہر نئی نئی طور
پیرہن ہی ادہر حیات کی جامہ کی اودہیڑن ہی طوطی کی جو بات ہی
گو نایاب ہی مینا کو شیرین کلامی سی کام ہی ناکاموں کا کام ہی
تمام ہی جلنوں کا چلنا باغ کا مہکنا و نو وقت کا ملنا شبو کا لہکنا و
سنبل کا بال بکہرنا مچہلیوں کا حوض میں تیرنا ہوا کا چلنا دل کا مچلنا
سبزی کا لہلہانا چڑیوں کا چہچہانا پیرزادوں کا جہولنا عشق کا پہولنا اور
گلزار خیال کا تماشا دکہلانا ہی سہ سماں دیکہکر کوی پہول سا پہولا نہیں سماتا
کوئی کوی گل کی طرح گریبان پہاڑکر نکلا جاتا ہی بلا کی لاگ دل کو لپٹاتا
ہی چنبیلی کی البیلی وضع پر روح شیدا ہی مہندی کی تیوں
پر چاندنی لوٹ پوٹ ہی جب کی بہار سی چاندنی کی جگر میں داغ
اور دل پر چوٹ ہی عشق پیچہ جو عاشق کی طرح پیچ و تاب کہاتا ہی
تو لجالو شرمیلی معشوق کی طور پر سایہ سی شرماتا ہی لالہ لعل سی ہی
بہتر سبزہ زمرد کا ہمسر کیاریوں کی کناری کی ہری دوب کا

سانی مخمل سی زیادہ خوب اور مرغوب درختوں کی تہالی ہیں یا دود
کی بہری ہوئی پیالی ہیں ایٹ رہی یا آئینہ پشت بدلوا رہی یا پتے
کی چادر پر جو نقش و نگار ہی قلم قدرت کا یادگار ہی نہر کی جو
ایسے اٹہکہیلیوں کی چال ہو تو دل کیوں کر نہ پامال ہو مہتاب سرو
کی ساتہ ہم آغوش ہی ماکوی جوان سبز رنگ بادلہ پوش سے
گلنار کو دیکہ کر دل انگاروں پر لوٹتا ہی مرہ کی رنگ کی زمرد زہر
لگتا ہی سہ لالی ہیں یا آتش کی پرکالی ہیں جب کلی دیکہنی سے جینی
کی لالی پڑی ہیں اور دل ہی دل میں داغ بڑہتی ہیں چاندنی کی نسترن
کیسٹ لگا ہی ما سبز مخمل پر مقیش کتر کی چہڑک دیا ہی صنعتی کو قلم
کرکی ایسا برابر کیا ہی کہ او سیکی تہی اور بوٹی سے گویا سبز اور
سرخ بوٹیوں کا قالیچہ بچہا دیا ہی مولسری کی خوبی ہیں جو خوشبوی
تو صبا کو اوسکے جستجو ہی یہ ہار سنگہار کی حلف زبان
ہیں یا آگ کی چنگاریاں ہیں بیر بہوٹیاں رنگیلی ہیں یا یاقوت کا
خون بہہ چلا لالہ زار چمن میں کہلا یا چنار سے شعلہ نکل پڑا اگر ابو
ہوا کی لطافت یہی ہی تو موتی صدف میں گل کر جلوں کا روپ

دکہاتا

٦٦

دیکہتا ہی گا اور مچہلے کا کانٹا سا سبز ہو جائیگا میوہ کا نام زبان پر ایا
اور حلاوت کی موہنہ مین پانی بہر ایا کولا سنگترہ رنگترہ ::
چکوترہ نارنگی لیمون زردالو شفتالو انار سیب
بہی انگور اناناس ناشپاتی کیلا اڑو بیتر
کمرکہ شریفہ خرما پستہ بادام ناریل چرنجی لونگ
مرچ الایچی کٹہل برہل انبہ انبلے جامن ::
پہلندا امرود سہتوت بونڈا کہرنی کروندا
کوئی اس پہل ہین جو اس باغ مین ہوتا ہو اور ساگ ترکاری
سے لیکر جڑی بوٹی تک کوئی ایسی شئے ہین جسے باغبان
بنواتا ہو کہین کوئی سنگترہ کا چمن کا چمن اگ پہوٹا ہو گیا کہین
فالسے کی رنگت سے زمین کا دامن اودا ہو گیا سیب
سے آسیب کی زحمت دفع ہو جاتی ہی بہی بدن مین فربہی
لاتی ہی ناشپاتی سے روح راحت پاتی ہی انار نی حلق کی
موہنہ مانوت اور موتیون سے بہر دئی معشوقون کی دانت
کٹی کر دیی او میوہ اخروٹ ہی جسنے ستارون کا دل لوٹ

بوٹ ہی اسمان دن رات سو سو طرح تاک جھانک مین رہا ہت
انگور کی ٹٹی سے ایک خوشہ پر دین کا لچالی مہا گا سو باوصف اس
بخنہ کاری کی اب تک لگا نہ سکا کیلا ہھان انگ انگ گود مین ہزار ہزار
پھلتا ہی مانو اسمان پر دہان اکیلا لگتا ہی اس زمین کا اگر خربزہ ما سردا ہاسی
بہ بوستہ مین ہترا اوس کا ترحلوای ہندوانہ مزع رد ح کا اشمانہ سے
حسین موجود ایک ہی جگہ اس دوانہ ہی سہتوت تمام عالم کا قوت انجیر بالکل
سکر اور شیر امرود حلوای کی دو دانہ محسوتون کی ہو ہٹون پر مہر خاموشی
ہی ارمری سامنی شیرینی کا دعوی ناحق کو یشے ہی دوات قلم کی
زبان جو بیستے ہی گو مایشکر ٹہرایا قلم کاغذ کو چاٹتا ہی اب چوٹنا بنا اور
اوس کو مصری بنا مالی ڈالیان سرو نپہری جا بجا لہڑی ہن انعام لی
لی اڑی ہن کوی پہولون کا ہار لاتا ہی کوی گلدستہ دور سے دکہاتا
ہی سہرجو روضہ نظر ایا تو وہ سمان انکہون مین سمایا کہ نہ دیدنی خواب
کی انکہون سے بہی دیکہا نہ سنیدنی خیال کی کانون سے کہین سنا
الہی یہ روضہ ہی یا خلد برین اسمان ہی یا زمین ستہر اطلس ہی یا سورج
کی کرن گیند ہی یا نور کا مسکن یا مہر سنانی ہی یا روضہ رضوان مکان سے

با

یا جواہرات کی کان ہی جو پتھر ہی جواہرات سے بہتر ہی صبح نی مرمر کی
ایسے صفایے پایے بت سنگ مرمر کے صورت
بنایے نسک ہو ویسے کو شعلہ تجلی سے نی طور پر جلایا ہے
اوس درگاہ کی صرف ایا عکس کا دریا سایا ہین ایسا رہتا ہی
جیسا برج آبی مین اقتاب حوض مین چاند ایسا نظر آتا ہی جیسا دریا
مین حباب دیوار مین مونہہ نظر آتا ہی گویا انہہ ہی جلا کیا ہو آئینہ سے
دماغ تازہ ہوتا ہی گویا قرابہ ہی گلاب سے بہرا ہوا صبح کی طباشیر
استرکاری کی صرف مین لای گئی جو ابتک دیہی نور کا عالم دکہاتی
شب کا مشک اور شفق کی زعفران سش کرکاری ہی مین ملای کر جو آج
تک وہی خوشبو دماغ مین آتی ہی اقتاب کی ترنج کا عرق نچوڑ کی
ماہتاب کی پیالی مین موتی کی اب سے ملایا تہا جو چونہ مین یہ نور
اور ایسے صفایے ہی بہشت کی کافور کو شفق کی ساتہ اقتاب
کہرل مین پیس کی صبح کی دامن مین چہانا تہا جو رنگ نی یہ اب و تاب
پائی ہی جابون کی نزاکت مین عقل کام نہین کرتی کہ پتہر کو موم کرکی
بال کا قلم یا رنگ دیا یا خیال کا جالا سمجہ کر نگاہ کی نوک سے جیسا چاہا کام

مالیا ہر ایک جالی مین وہ ملاحت ہی کہ دیکھنی مین مسرکی حالت ہی
کاغذ کی وصلی پر حرفون کا ابہران تو معلوم ہی ہوتا ہی یہان ہر ہر پتہر کی رشتہ کہکار
کا جوڑ نظر آتا ہی نہ پیوند اور جوڑنا کہین سے سپت ہی نہ بلند ہر ہر قبر کا پیوند ہی
اصل حجر ہی اوس باریکیان سمجہنی کو نہ عقل کو او ادراک ہی نہ ادراک کو
نمنر دیکہا چاہی کہ جب یہ مکان تمامی کی چہت اور زر سے زربفت کیا
گگنا چہتی پٹا پٹی کی بردی اور رہلی سنہری جڑاو مرصع کار سہری سے جو مفتش اور
موموں کی جہالرون او ہیرہ زمرد وغیرہ جواہرات کی اونر لسی نما بنا اور رار اسمہ
اور الماس براس کنول اور مرد نگیان اور جہاڑ فانوس قمقمی اور ہانڈیان اور
دیوار گیریان اور قندیلون وغیرہ شیشہ آلات سے سجا سجایا اور پیراستہ
ہوگا محاور کمخواب مزرر اور تمامی اور مسجر کی چادرین چڑہا چڑہا کر گلہٹیان اگر
اور خود مماری اور مسک تاتاری او عنبر سارا کی سلگانی ہون کی جو ہربان
زمردی سنہری روپہلی گرد سے ہلاتی ہوئی تب کس اہل بصارت
کی نظر ٹہرتی ہوگی اور کس نگاہ کام کرتی ہوگی بس گر سپید بس کر اب
للنی کی مت ہوس کہ کلام طول ہوا جاتا ہی حاکم کی حکم سے عدول ہوا جاتا
سحر مانی ترمی سہوری نری قلم کو سر طرزی کی تحریر کا روز اور مقدور ہی نیرنگ فرماتش
کرے

سے مجبور ہی کہ رنگین عبارت لکہنے کی اجازت نہین ہین تو ہمکو کس طرز
کی تحریر کی طاقت نہین لیکن یہان بہی عجب کام کیا ہی کہ شادی کی بیچ رنگینی
کا رنگ دکہا دیا ہی سو یہ دوستون کی پسند کی لئی گلدستۂ بہار ہی اور جا بجا سے
لکہا ہون مین لگتا ہوا اخبار ہی **دوسرا قاعدہ واضح ہو** کہ ہندوستان
مین شادی وغیرہ تقریبات کی رقعوں کی کثرت سے تقسیم ہوتی ہین سیکڑون
اور ہزارون کی نوبت پہونچتی ہی یہان تک کہ اب خفیف تقاضے کی واسطے
اگر چہپوانا ممکن ہو تو ہاتہی کو چہپوا لیتی ہین اور سب جگہ مسلمان اور ہندو دونو قوم
مین یہ رسم بہت جاری ہی اسکو نوید کی رقعہ کہتی ہین اور اب تک تو اکثر
فارسی ہی زبان مین لکہی جاتی ہین لیکن اگر اردو مین لکہا جاوی تو صورت اوسکی یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و شکر خدا کا کہ اندنون برخوردار سعادت اطوار سید فدا حسین
طال عمرہ کی شادی قرار پائی ہی چنانچہ رجب کی ستائیسوین تاریخ ساچق اور اٹہائیسوین
مہندی اور انتیسوین برات کی تقریب ہی ارباب نشاط کی رقص اور سرود
کا جلسہ قرار دیا گیا ہی اسو اسطی التماس ہی کہ تینون تاریخ شام سے تشریف لا کر
زینت افزای بزم اور بندہ کو مرہون منت فرمائی فقط

اور مکتب اور رقعہ وغیرہ تقریبات کی واسطے بہی ایسی طرز سے لکہا
جاتا ہی فرق ایسے قدر ہی کہ شادی کی جگہہ جشنہ خولہ مکتب لکہنی مین آتا ہی
اس طرح کہ رجب کی ساتوین تاریخ سیہر کی وقت یا تیسری پہر یا صبح کی
وقت برخوردار فلان حسین طال عمرہ کا مکتب خواہ جشنہ ہی امیدوار ہون
کہ تشریف لاکر راقم کو سرفراز اور ممتاز فرمائی اور اس طرح کی رقعہ سرخ
کاغذ پر اور جس جس کو بلانا منظور ہوتا ہی اوس کا نام رقعہ کی
پشت پر اور اپنا نام عبارت کی خاتمہ پر لکہ کر اور پہر لفافہ کرکی اوسپر
طرفین کی نام لکہ کر تقسیم کرتی ہین اور جو لوگ تہوڑی ہوتی ہین یا کچہری کو
کسی کہری ہین خواہ اور جگہہ ایک جا ہو بیٹہتی ہین تو اکثر ایک سپید
کی پیشانی پر اوسی طرح کی عبارت لکہ کر اوسکی نیچی چہوتی چہوتی
مد کہینچ کہینچ کر ہر ایک کا نام درج کرکی بہیجتی ہین اور ہر شخص اپنی اپنی نام
پر صاد کر دیا کرتا ہے اور عرس وغیرہ تقریبات کے رقعہ سادے
کاغذ پر ہوتی ہین عبارت اوسکی بہی اوسی طرز کی ہوتی
ہی یعنی یہہ کہ فلانی تاریخ مجلس متبرک میلاد شریف کی یا فلان بزرگ
کی عرس کی مجلس خواہ سماع کی محفل بندہ خانہ مین قرار پائی قدم رنجہ فرماکر

صوابر

صواب حاصل کیجئے فقط واضح ہو کہ آدمی کا خط و خال جیسے ہند
وستانی سرکاروں میں چہرہ اور سرکار کمپنی انگریز بہادر کی کچہری میں حلیہ کہتے
ہیں اکثر فارسی ہی میں لکھا جاتا ہے اور سرکار انگریز بہادر کی عملداری
میں اگرچہ اب اردو میں لکھتے ہیں لیکن اوس تحریر میں بھی حروف
روابط کے سوا اکثر فارسی کے الفاظ دیکھنے میں آئے اس واسطے
خاص اردو میں اوسکے تحریر کا طرز لکھدیا جاتا ہے حلیہ سانولا
یا گورا یا کالا یا گیہواں رنگ ہٹی خواہ زلفیں یا ساری سر میں بھوری
خواہ کالی یا سفید بال یا تمام سر مونڈا ہوا چوڑی خواہ تنگ پیشانی بوڑھا
یا ادھیڑ خواہ شروع جوانی جڑی یا گھنی بھویں بڑی یا چھوٹی یا گرچی یا
بھگی آنکھیں ایک آنکھ میں پھلے یا کانا یا چیپا یا نوٹری خواہ چھوٹے
کان جینٹری خواہ لمبی دانت اونچے یا چپٹی ناک گال یا ہونٹھ بڑے یا
جان کہیں ہو و خواہ ایک تل ناک پر مسہ کلہ پر ٹھوری اگر یا جیا
ہیں ہو گول یا لمبی حدہ سبزہ آغاز یا مسیں بھیگتی ہوویں ڈاڑھی
منڈائی موچھیں کترائی یا چار ابرو کا صفایا یا مل مونچھیں رکھا ہے
ہووے یا حسن خانے خط یا لمبی ڈاڑھی سفید یا سیاہ

خواہ وسمہ یا مہندی کا خضاب کئی ہوئی یا ہو گہلنا یا مجہولا یا لمبا
ڈیل کوتاہ یا لمبی گردن موٹا خواہ دبلا بدن اور شکل اسکے جو کچہہ
اور صورت کالفشہ ٹہیک ٹہیک دریافت ہو اردو زبان
مین السا لکہی جو سمجہہ مین اوے فقط چوتہا باب تحریر
دستاویزات کے تعلیم مین دستاویزون
کی بیان مین جاننا چاہئی کہ دو یا کئی شخصون کی درمیان مین جو کچہہ معاملہ
ٹہرکر کوئی کاغذ لکہا جاتا ہی اوس کو وثیقہ اور دستاویز لکہتی ہین اور
اس زمانہ مین دستاویز کی لکہی جانی کا بہت رواج ہی اور اکثر
دستاویزین مروج ہین تفصیل اونکی نامون کی یہہ ہی تمسک
اقرارنامہ مچلکا بیعنامہ رہنامہ ہبہ نامہ نکاح نامہ محضرنامہ
مختارنامہ وکالتنامہ سرخط پٹہ قبولیت ضامنی رسید
عاریت نامہ امانت نامہ تملیک نامہ قبض الوصول
فارغخطی راضی نامہ صلح نامہ فیصل نامہ وصیت نامہ
تقسیم نامہ تمسک اوس دستاویز کو کہتی ہین کہ کوئی
کسی سی کچہہ روپیا قرض لیکر دستاویز لکہہ دی قرض لینی والیکو

مدیون اور قرض دار اور دینی والی کو داین او قرضخواہ کہتی ہیں اور
جو روپیہ کا دینی والا جو اپنا قرض مانگی تو اوس کو تقاضہ اور دینی والا جو روپیہ
دی دی تو اوسکو ادا بولتی ہیں اور جو سام کا وعدہ کرتا ہی تو اوس کو
لیت ولعل اور حیلہ اور حوالہ او زنامال مال کہتی ہیں **مثال اوسکی**

امدنفقہ اوس کے لکھنی کا اس طرح ہے
ہم کہ عبد اللہ قوم کی شیخ رہنی والی فرخ اباد محلہ مغلپورہ کی ہیں
ہزار روپی سکہ کلدار کہ ادہا اوسکا پندرہ سو روپیہ ہوتا ہی لالہ کلات رای
چوتہی
ونشی چند مہاجنون کی کوٹہی سے دو برس کی وعدہ پر قرض لی
کر اپنی تصرف میں لائی اس اقرار کرتی اور لکہی دیتی ہیں کہ وہ روپیہ
تمام اور کمال اصل مع سود روپیہ سیکڑی کی حساب سی
معاد کی اندر ادا اور بی باق کردین اور اگر کچہ روپیہ درمیان
مین ہم ہو نچا دین تو مہاجنون سی اوسکی رسید لین یا اس تمسک کی
پشت پر وصول لکہا دین بدون اسکی اظہار وصول کا باطل اور غیر
مسموع ہوگا اسو اسطی یہ دستاویز تمسک کی لکہ دی کہ سند
ہو اور ضرورت کی وقت کام اوی ۲۲ اپریل ۱۸۵۰ء مطابق ۹ م

اور جو کسی بڑی ادمیون کی طرف سی تمسک لکہنا پڑی تو نقشہ اوسکی تحریر کا یہ ہی

یہ ہی

کہ مینی پچاس ہزار روپی جو نصف اوسکا پچیس ہزار ہوتا ہی ساہ بہاری لعل کو بذریعہ
مہاجنون کی کوٹھی سی سرکار مین قرض لئی اور اوس کی وصول کی واسطے
دو ہزار روپی ماہواری کی قسط مقرر کر دی گئی اسواسطی لکہہ دیتا ہی کہ مہاجنون کا
روپیا اصل مع سود روپیہ سیکڑہ کی حساب سی حسب مثل تمام اور کمال
ادا اور بیباق ہو تا تمام عملے کارندہ مینہ جاگیر علاقہ برسا وغیرہ دو ہزار روپیہ کی
قسط برابر مہینی مین ہوتا رہیگا کسی طرح کی وعدہ خلافی نہوگی فقط

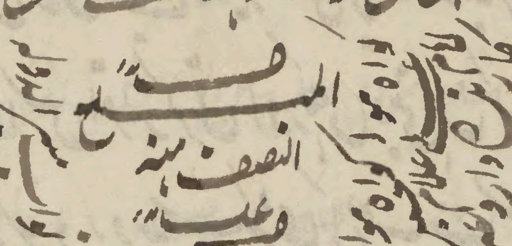

اقرارنامہ

المرقوم اٹھارہوین ماہ ذیحجہ سنہ ۱۲۶۱ ہجری مطابق چودہوین اکتوبر سنہ ۱۸۵۱ع
اوس دستاویز کو کہتی ہین کہ کوئی کسی بات کا قول اور اقرار کر لی
کاغذ اوس کا لکہی اور اوس کی شرایط کی واسطی کچہ حد و حصر
نہین ہی انواع اور اقسام کی اقرارنامہ ہوتی ہین نقشہ اوس بینہ
نقل نقشہ تمسک کی ہی جو پہلی لکہا گیا مثال اوسکی

مضمون

مضمون کی ہم شہامت علی قوم کے سید رہنے والے قصبہ ردولی متعلقہ
دار السلطنت لکھنؤ کے ہیں جو تیس روپیہ بابت تحریر اجرت کتاب
شاہ نامہ ہیں کے پیشگی کے طور پر پیشی سے امیر محمد صاحب کی سرکار
سے لیے کے اس صورت میں اقرار کرتے ہیں کہ چار مہینے میں شاہنامہ
نقل کرکے مذکور صاحب کے خدمت میں پہنچا دیں گے اور جب
ساری کتاب لکھ کر پہنچا دیں تب باقی اجرت تحریر کے
روپیہ کی چار جز کے حساب سے لیں گے اور اگر نقل نہ کر سکیں
تو یہ روپیہ ہے کا اور کاغذ اور روشنائی اور شنجرف اور
قلم بلا حجت مذکور صاحب کو پھیر دیں گے اس واسطے یہ اقرار نامہ لکھ دیا
کہ سند ہو اور وقت پر کام آوے فی المرقوم تاریخ فلاں ماہ فلاں سنہ فلاں

مچلکا مچلکا اور اقرار نامہ کا مضمون اور طرز تحریر ایک سے
ہوتا ہے لیکن ان دونوں میں فرق اس قدر ہے کہ اقرار نامہ کبھی آپس
کی اقرار پر اور کبھی حاکم کے سامنے لکھا جاتا ہے جیسے اقرار نامہ ثالثی وغیرہ
اور مچلکا صرف حاکم ہی کے لکھا جاتا ہے **مثال اوسکی** ہم کہ زبر سنگھ
زمیندار اور نمبردار موضع سریاں پرگنہ دلوا ضلع آگرہ کے ہیں

جو بیچ اور مسمی رام روپ زمیدار موضع بهدویے سے بابت

سرحد اور سواره کے تکرار او رتنازع چلے جاتے

ہتی اور اب منگمه او رقصایا کی سبب سے بتانه داری ہمولوصاحب

مجسٹرٹ کی حضور مین چالان کی اور حاکم ممدوح کی حضور سے حکم

داخل کرنی مچلکی کا صادر ہوا اسواسطی اقرار کرتی ہین که اینده

کو کسی طرح کا قضیه اور فساد نکرین گی اگر کرین تو دو سو روپی جرمانه

داخل کرین اور مجرم سرکاری ہون الرقوم بیعنامه اوس دستاویز

کو کہتی ہین که کسی شی کے بیچنی کا اقرار بیچنی والی کی طرف

سے لینی والی کے نام لکہا جاوے اور زمانه سلطنت

اہل اسلام مین وه ہمیشه بایع کے اقرار سے قاضی کے

طرف سے لکہا جاتا تہا اور اب اوس طریقه پر کم لکہا جاتا

اور اس کو قباله بہی کہتی ہین اگرچه قباله عربی مین دستاویز

کو کہتی ہین جیسے قباله بیع اور قباله نکاح وغیره لیکن اب عوام

خاص کر بیعنامه ہی کو قباله کہتی ہین اور بیچنی والی کو بایع اور لینی والی

کو مشتری اور بکی ہوئی چیز کو شی مبیعه اور قیمت کو ثمن بولتی ہین

ادر

اور ایک صورت بیع کی یہ بہی ہوتی ہی کہ مثلا کسی پر روپیہ کی ڈگری عدالت
سے ہو جاوی یا سرکار کی مال گذاری کا روپیہ کسی زمیندار پر باقی ہو
اوسکی وصول ہونی کے واسطے حاکم اوسکی جایداد کی بکنی
کا حکم دیتا ہی اوسی نیلام کہتی ہین اور جو کوی وہ جایداد خرید
کرتا ہی اوسی کو خریدار نیلام اور نیلام خریدار کہتی ہین اور سند اوس
بیع کی جو اوسکو دی جاتی ہی اوسکو قبالہ نیلامی کہتی ہین
بیعنامہ کی تحریر کا طریقہ بہی مثل نقشہ تحریر تمسک کی ہی مثال بیعنامہ
کی ہم کہ شریف خان ولد لطیف خان اور وزیر خان ابن کبیر خان
ذات کی پٹہان رہنی والی شہر آگرہ محلہ قاضی پارہ کی ہین جو ایک
منزل حویلی قاضی کی محلہ مین پختہ عمارت کی واقع ہی اور اندر اوسکی
ایک دالان پورب رویہ کہ اوسکی دہنی اور بائین طرف کو
ایک ایک شہ نشین اور اوتر طرف ایک دالان وہی طرف
ایک ابدار خانہ اور بائین جانب کونی مین پاخانہ اور دکہن کی طرف
ایک سایبان جسکو باورچیخانہ کہتی ہین اور درمیان صحن مربع
کہ اوس کی زمین ستر گز کسر ہی اور پچہم طرف کی دالان سی

چھت پر ایک کمرہ انگریزی جس کی چاروں طرف دروازہ
کھڑکھڑیہ دار زنگاری رنگ کی ہیں اور پورب کی دالان کی چھت
پر بنگلہ کا ہی اور اوسکے سامنی ایک چھوٹا سا پاکخانہ بنا ہوا ہے
اور چاروں حدین اوس مکان کی اس تفصیل سے ہیں :

حد خانقاہ میاں امام علی شاہ سے ملتی ہے	حد مسجد شاہ معصوم کی متصل
شمال	حق
سماۃ نورن طوایف کی حویلی	شیخ مدو ترک سوار کا مکان

سو وہ مکان موروثی اور جدی ہم دونوں مقروں کی قبضہ میں کہ
ہم دونو بھائی جبری یعنی ہیں بلاشرکت کسی دوسری شریک اور حصہ
دار کی چلا آتا ہی ان دونو ہم دونوں نی اوس مکان کو اپنی خوشی
خاطر سے بدون اس بات کی کہ کسی نی ہم پر کچھ زور اور ظلم اور
جبر یا زبردستی کی ہو پانچ ہزار روپیہ جس کا نصف اوسکا دو ہزار
پانسو روپیہ ہوتا ہی مرزا احمد بیگ ولد مرزا احمد بیگ قوم مغل رہنی
والی شہر اور محلہ مذکورہ کی ہاتھ بیع ڈالا اور روپیہ مشتری موصوف سے

داہم ۱۷۶

دام دام مہر پایا مشہرہ ہی کو اوس پر قابض کر دیا پس اولاً بدلاً جسکو
شرع مین تقابض بدلین کہتی ہین ہو گیا اور ہم اپنی ہوش اور ہواس
مین اور عقل کی درستی کی ساتھ بغیر سکہانی اور بہکانی شخص غیر کی
یہ قبالہ بیعنامہ لکہکر اقرار کرتی ہین کہ بعد اسکی ہمکو اور ہماری وارثون
کو مشتری اور اوسکی وارثون سی اس مکان کی بابت
کبہی کچھ دعوہ نہوگا اگر ہم خواہ ہمارا کوئی وارث مشتری یا اوس
کی کسی وارث پر کچھ دعوی کری تو جہوٹہا ہو اور ہرگز
سنا نہ جائیگا اور اگر کوئی شریک خواہ حصہ دار ظاہر ہو کر
اس مکان مین اپنی حصہ کا دعویدار اوٹہ کہڑا ہو جوابدہی
اوسکی ہم بایعون کی ذمہ ہی اور جب ایجاب اور قبول
دونو طرف سی عمل مین آیا تو بیع کی تکمیل اور صحت مین کوئی جگہ
کلام کی باقی نرہی اس واسطی یہ قبالہ بیعنامہ لکہکر معتمد لوگون کی
گواہون سی مکمل کرا دیا کہ ضرورت کی وقت سند کامل ہو اور حاجت
کی وقت کام اوی المرقوم بارہوین رمضان سنہ ۱۲ ہجری اور یہ
قبالہ ملامی کا نقشہ ہی اسی طرح کا ہی مگر عبارت کی تحریر مین البتہ فرق ہی

قبالہ نیلامی کی مثال واضح ہو کہ پہلے جنوری سنہ ۱۸۵۱ع کو ایک منزل حویلی واقعہ محلہ نواب گنج محلات بلدہ فیروز نگر محدود بحدود مفصلہ ذیل

———————— ————————

———————— ————————

ملکیت شیخ عیسی بخش مدعا علیہ کی شیخ ضامن علی مدعی کی اجرائے ڈگری میں کہ مدعا علیہ مذکور کی نام محکمہ منصفی اول سے پہلے نومبر سنہ ۱۸ع کو صادر ہوئی تھی موافق قانون ہفتم سنہ ۱۸۲۸ع کی نیلام ہوئی اور شیخ بیدار علی نے معرفت رحیم بخش ملازم اپنے کی حق و مرافق مدعا علیہ مذکور کا جس قدر حویلی مذکور میں واقع ہی بعوض ایک سو بہتر روپیہ سکہ کلکتی کے خرید کیا اور خریدار ہے اوس کے اوسی تاریخ سے نافذ ہے بتاریخ المرقوم تاریخ سنہ اس دستاویز پر عامل نیلام اور حاکم محکمہ کے دستخط او مہر عدالت کے لازم ہے رہن نامہ اوس دستاویز کو کہتی ہیں جس میں کسی چیز کے گرو کرنی کا حال کس قدر روپیہ کے عوض میں لکھا ہوا اور رسید اور

برابر

اوسکے سے کے طریق جاری ہے ایک یہہ کہ راہن یعنی جسنے اپنی جایداد
کو گرو کیا مرتہن کا یعنی جسنے گرو رکہا اوس جایداد اوپر قبضہ کرا دیوے
اور اوسکے محاصل پر تصرف کا اختیار دیوی تو ایسی رہن کو بہوگ بندہ
ہک کہتی ہین دوسری یہہ کہ راہن بعد گرو کرنی کی بہی آپہی اپنی جایداد پر
قابض رہی مگر دستاویز رہن مین یہہ شرط لکہی کہ جب تک زر رہن ادا نہوگا
ہم اس جایداد کو دوسری جگہہ بیع یا رہن خواہ ہبہ نکرینگے
ایسے رہن کو دشٹ بندک کہتی ہین اور کسی سے یہہ اقرار ہوتا ہے
کہ مرتہن اتنی عرصہ تک قابض رہ کی بغیر لینی زر رہن کی چہوڑ دیوے
اوس کو بٹ بندہک کہتی ہین اور ایک صورت رہن کی
اور بہی ہوتی ہے کہ کچہہ میعاد رہن کی مقرر کرکی یہہ شرط لکہین کہ میعاد دو
برس کی اندر روپیہ ادا کری نہ چہوڑالین تو شی مرہونہ یعنی
گرو بہیے چیز بیع ہو جاویگی اوسکے بیع بالوفا اور پورب
مین کت قبالہ کہتی ہین جو زر رہن ادا کری چیز اپنی چہوڑا لیتی ہین تو اوسکو
فک رہن اور انفکاک رہن بولتی ہین اسکے کہر سری مثل ہبنامہ
کی ہوتی ہے فرق ایسے قدر ہی کہ ہبنامہ مین بیع کی الفاظ اور مضمون

لکہا جاتا ہی رہن نامہ میں رہن کا مضمون تو ہای مثال اوسکی یہ

یہہ دستاویز یعنی مشابہہ کی طور پر لکہی جاتی ہیں جس طرف اوسی قدر بیع

کہ فروخت کی جگہہ رہن نامہ لکہا جاتا ہی اور رہن کی معاملہ میں جو شرطین

ہوتی ہوں وہ لکہہ دیں جایئں مثلا باغ کی رہن میں یون لکہا جاوی

کہ میوہ جات اور پہل پہول اور سرکاری وغیرہ جو کچہ کہ اوس میں

پیدا ہوتا ہی سب مرتہن کو معاف کردیا جب تم سب روپیہ زرپہا

ادا کرین تب باغ اپنا چہوڑالین اور کانون کی بابت

اس طرح کی عبارت کہ منافع اور پیداوار جلکر پہکر سب مرتہن

کو حق حلال ہی جب زررہن ادا کرین تب کانون رہن سی

چہوٹ جاویں اور زمک رہن کی وقت نہ ہلو دعوی داصلات

کا مرتہن سی نہ مرتہن کو زر رہن کی سود کا مطالبہ ہم سی

ہوگا لکہنی چاہی اگر اسی طرح کی شرط ٹہرگئی ہو یعنی لوجو

شرط ہوئی ہو وہی لکہی جاہی کی فقط ہبہ نامہ اوس

دستاویز کو کہتی ہیں جس میں کسی کی طرف سی کسی کی

نام کسی کی چیز کی بخشی دینی کا حال لکہا جاوی اوس کی دو

طور میں

دو صورتین هین اگر یون هین بدون لینی عوض کی بخشا هو تو صرف هبه
کهتی هین اور اگر کچهه عوض لیکر بخشا هو تو هبه بالعوض کهلاتا هی اور هبا کیا
[نامی] مین هبه کو دان کهتی هین اسی سبب سی اوس زبان مین هبه
کو دان پتر بولتی هین صورت اسکی بهی مثل صورت بیعنامه کی هی
صرف بیع اور هبه کی لفظون کا فرق هوتا هی **مثال اوسکی** اس
تحریر کی صورت بهی بعینه بیعنامه اور رهن نامه کی صورت هی
صرف اتنا فرق هی که بیع اور رهن کی جگه هبه اور بخشش کا لفظ لکها
جاتا هی یعنی الرواهب فی موهوب که یه کچهه لیکر هبه کیا هو تو یون لکهنی کا
دستور هی که یعنی موهوب سی ایک جلد کلام الله خواه ایک قبضه شمشیر یا کچهه
روپیه نقد لیکر هبه با نامه یا گاون خواه مکان هبه بالعوض کر دیا اور اگر کچهه
نه لیا هو تو صرف هبه اور بخشش کر دیا لکهین کی باقی حد حدود اور قبض
اور دخل وغیره الفاظ اور عبارت اوسی طرح لکهنی چاهیی جو بیعنامه
کی مثال مین لکهی گئی فقط **نکاح نامه** جس دستاویز مین صورت
نکاح اور تعین مهر کا حال لکها جای اوس کو نکاح نامه یا کابین نامه
یا مهرنامه بولتی هین دولها کو ناکح اور دولهن کو منکوحه لکهتی هین

نقشہ اوسکا یہی اس طرح کا ہی مثال ادب کی شکر ہی خدا کو جس
قاضی الحاجات کو زیبا ہی جسنے گمراہون کو ایمان کی راہ بتائی اور
حلال حرام کی بات سکہائی اور صاف صاف حرام سے اجتناب
کرنی کا حکم دیکر دو دو تین تین چار چار نکاح کی اجازت اور جو عدل
نہ کر سکی اوسکو ایک ہی نکاح کی رخصت دی اور ہزارون درود
اور سلام اوس پیغمبر عادل پر جسنے امت کو خدا کا حکم بجالانے
اور حرام سے بچانی کی واسطے کون تاکید فرمائی کہ نکاح میری سنت
ہی جو میری سنت سے پہری اور منحرف ہووہ میرا نہیں ہی
اسواسطے بندہ ضعیف محمد رشید ولد محمد سعید دار الخلافت شاہجہان آباد
کا رہنی والا حال وارد شاہجہان پور کا اقرار کرتا ہی کہ اپنی رضا
اور رغبت اور ثبات عقل اور ہوش حواس کی درستی
سے مسماۃ حمیدہ خانم عرف گوہر بانو مسمی مرزا خورم کی بیٹی کی ساتھ
سید معصوم علی وکیل کی وکالت سے کہ اوسنے دخالت
پر مولوی دلیل اللہ اور مولوی خلیل اللہ دو گواہ ہوئی قاضی
شہر کی روبرو گواہی دی پچاس ہزار روپئی اور ایک سو ایک
اشرفی

اسمی کا مہر مقرر کرکی نکاح اور یہ عقد صحیح شرعی یہ خفیہ اور کتمان کی طور
پر بلکہ شہرت اور اعلان کی ساتھہ واقع ہوا او اس مجلس عام مین جہان
شہر کی بہت سے روسای عظام اور مشائخ کرام حاضر اور موجود تہی
بس تمام ہوا ایجاب اور قبول حاضرین مجلس کے روبرو اسواسطی یہہ
وثیقہ نکاح نامہ لکہہ کر حضار محفل کی گواہون سے مکمل اور مرتب کرا دیا
گیا کہ سند منظور ہو کر حاجت کی وقت کام اوی محضر نامہ کسے احوال
کی ثابت کرنی کی واسطی جو کاغذ لکہہ کر واقف کارون کی مہر اور
گواہان لکہا لیتی ہین اوس کو محضر نامہ اور صورت حال کہتی ہین اور
اوسکے بہی لکہنی کا لفظ وہی ہی مثال اوسکے جو خداوند مطلق اور حاکم
بر حق کی نزدیک امر حق کا چہپانا اور ادای شہادت اور گواہی
سے اپ کا بچانا گناہ ہی اس واسطی یہہ احقر الانام بندہ محمد
اکرام اپنی حق پر گواہی طلب کرتا ہی اور روسای کرام اور مشائخ
عظام سے ادای شہادت چاہتا ہے اس بات پر کہ
میری جد امجد شیخ ولی محمد نی بائیس برس ہوی کہ لکہنؤ سی
اگر دمین اکر سکونت اختیار کی اور زمانی کی خند دی مین ایک

قطعه مکان پخته اور خانه باغ اور مسجد اور خانقاه اپنی مال مکسوبه
خاص سے تعمیر کرا کر مالک اور متصرف رہی عرصه دو برس کا
ہوا که بمقتضای الہی فوت کر گئی اور مسمی اسلام قلی حیله نی مری غیب
میں که میں اندنوں تلاش معاش کی واسطی حیدراباد کو گیا تہا اوس
املاک پر قبضه کر لیا اور اب جو میں آگره میں اکر طالب اپنی حق کا
ہوا تو نا برده غصب کی راه سے ساری املاک کو اپنی مکسوبه خاص
ظاہر کر کی مجہی دخل نہیں دیتا ہی حال انکه اس ملکیت موروثی کا سوا
میری کوئی دوسرا مالک نہیں ہی اسواسطے امیدوار ہوں که جس
شخص کو اس حقیقت حال سے اگاہی اور واقفیت ہو مہر اور گواہی
اپنی اس کاغذ پر کر دی که عند الله ماجور اور خلقت خدا کی نزدیک
مشکور ہوگا فقط تحریر تاریخ سولوین ذی قعده **مختیار نامه** کسے
شخص کو کسے کام کی واسطی مختیار کر کی جو سند مختاری کی لکہدی
جای تو اوس کو مختیار نامه کہتی ہیں اور اوسکی اختیارات کی
واسطی حد و حصر نہیں ہی **مثال اوسکی** ہم که رام چند مدعی زمیندار
موضع لہوری پرگنه رانپه ضلع کالپی کی ہیں جو اکثر مقدمه جاری عدالت

دیوانی

دیوانی مین دایر ہین اور دایر ہونی والی ہین اسواسطے ہمنی مقدمہ کی خبر گیری اور پیروی کی واسطے لالہ منالعل کو مختیار اور اپنی ذات کا قائم مقام کیا اقرار کرتی ہین کہ مختیار مسطور ہماری مقدمات جو کچھہ سوال و جواب کری اور جو دلیل دستاویز گذرانی اور کسی کو وکیل مقرر کری اور جو روپیہ خزانہ مین داخل یا ہمارا وصول کری وہ سب ہمکو مثل کی ہوی اپنی ذات کی قبول اور منظور ہی فقط المرقوم **وکالتنامہ** مثل مختیارنامہ کی ہی فرق اوس مین ایسے قدر ہی کہ مختیار ہر شخص ہوسکتا ہی جو شخص کسی محکمہ مین حاکم جانب سے مختاری کی عہدہ پر مقرر ہو وہ بھی اور سوا اوسکی اور بھی مقدمہ والا اپنی طرف سے جس کسی کی نام سند مختاری لکھہ دی اوسے مختیارنامہ کہتی ہین اور وکیل کچہری کی حاکم کی طرف سے وکالت کی عہدہ پر معین ہونی ہین اوس سبب جب کسی نام پر وکالت کی لکھی جای اوس کو وکالتنامہ کہتی ہین یہہ سند سوا اون لوگون کی اورون کی نام کی ہو نہین سکتی مثلا مختارنامہ وکیل کا جو عدالت سے مقرر ہی حال کی رواج کی موافق یا

دینا پڑتا ہی یا وعدہ کرکی راضی کرتی ہین اور وکیل مقرر کرنی والی

کو موصل کہتی ہین **مثال اوسکی** ہم کہ میر حسین علی مختار رسید

نور الدین مدعا علیہ کی ہین جو مقدمہ شیخ حسین بخش مدعی کا سید

نور الدین مدعا علیہ کی نام واسطی دلا پانی دس ہزار روپی قرضہ کی

عدالت دیوانی ضلع اگرہ مین دائر ہی اسواسطی ہمنی اپنی نام سے

مختار نامہ کی ذریعہ سے مولوی امان علی کو مدعا علیہ کی طرف سی

بعد ادا کرنی کل محنتانہ یا کل محنتانہ کی ادا کرنی کا اقرار کرکی دکیل

مقرر کیا اقرار کرتی ہین کہ مشار الیہ جو کچہ سوال وجواب کرین اور

دلیل وسند اونپر گذرانی وہ سب ہمکو مثل کی ہوئی اپنی ذات

کی قبول اور منظور ہی فقط المرقوم **سرخط** اندنون اکثر ادب سے

لکہتی ہین جو کوئی کسی کا اتفاق کرایہ کی کرو ستاویز اوسکے لکہہ

دی یا اونی قسم کی لوگون کو نوکر رکہہ کر کی اونکی نوکری کا قاعدہ لکہی

مثال اوسکی ———— **خط**

لالہ افضل سین گماشتہ اودی چند مہاجن کی نام

جو ہمنی ایک قطعہ مکان واقعہ قلعہ جوہری بازار کو لالہ افضل سین گماشتہ

اودی چند

اودی چند مہاجن سے شش روپیہ ماہواری پر کرایہ لیا اقرار کرتے ہین
کہ کرایہ مقرری بلا عذر و تکرار ماہ بماہ ہو بخاتی رہین اور مرمت شکست
ریخت مکان کی مالک کی ذمہ ہی اور جو ہم کوی قطعہ بالا ور کرہ مکان زان
کا اپنی ارام کی واسطے بناوین اور اپنی خوشی سی اس مکان کے
چھوڑنی کا ارادہ کرین تو اوس اپنی نی بنای ہوی قطعہ کی قیمت
کا مطالبہ نکرین اور جو مکان کا مالک ہماری اوٹھانی کا ارادہ کرین
جو دو مہینی پیشتر سی اطلاع کری اور ہماری بنای ہوی کی مکان کی لے
قیمت موافق نرخ بازار کی ادا کری فقط المرقوم ۲۷ رجب سنہ ۱۲۵۳ ہجری
الصہ پٹہ سرکار جو زمیندار رعیت کو اراضی کی بابت
یا سرکار یا زمینداریون یا کسے قدر زمین کا محصول مقرر کر کی
کسے کو اجارہ دی اور دست اوپر لکھ دی تو اوس کو
پٹہ کہتی ہین اور دوسری قسم کی معاملہ کو اجارہ اور ٹھیکہ اور اس اجارہ
دینی والی کو مجرا اور لینی والی کو مستاجر اور ٹھیکہ دار کہتی ہین پھر
یہ مستاجر اگر اپنا نفع کچھ ٹھہرا کر دوسری شخص کو اجارہ ای لیتو اوس
معاملہ کو کتکنی کہتی ہین مثال اوسکے

پٹہ

پیر خان ولد جیون خان کاشتکار ساکن محلہ دریاباد کی نام شیخ علی
بیگ زمیندار مالگذار حصہ چہارم موضع ریونی پور پرگنہ سارا ضلع فیروزنگر کی
طرف سی یہ کہ جو موازی ایک بیگہہ اراضی مزروعہ زمیندار جو بیس واقع موضع
ریونی حسب درخواست پیر خان مسطور کی عوض مبلغ پانچ روپیہ سالانہ
زر لگان کی ہمیشہ کی واسطی نامبردہ کی کاشتکاری میں دی گئی اس
اقرار سی ہے کہ نصف زر لگان فصل خریف اور نصف فصل ربیع میں مومی الیہ
مجھہ زمیندار کو ادا کرتا رہی اور اگر مومی الیہ زر لگان کی بروقت ادا کرنی
میں عذر کری تو مجھہ زمیندار کو اختیار ہی کہ بضابطہ سرسری اوس کی
نام نالش کری زر لگان وصول کرون اور اوسوقت میں یہ بھی اختیار
ہی کہ اوس کو بیدخل کردون اور جب تک کہ مومی الیہ قول قرار کی
موافق زر لگان کی ادا کرنی میں قاصر نہووی تب تک میں اوسکو بیدخل نہ
کرون اسواسطی یہ چند کلمہ بطریق پٹہ کی لکھہ دی کہ حاجت کی وقت
کام آوی فقط المرقوم تاریخ سنہ واضح ہو کہ یہ طرز تحریر پٹہ
اوس حال میں مناسب ہی جب کہ جانب اعلی سی طرف ادنی کی ہو

اور

اور جب جانب ادنی سی طرف اعلی کی ہو یا طرفین کا درجہ برابر ہو
تو قبل اقرار نامہ کی مین کہ اور فلان کرکی لکہنا مناسب ہی لیکن اخر مین
لفظ مٹی کی تحریر اوس مین بہی ہوگی **قبولیت** رعیت یا مستاجر
یا کاشتکار جو دستاویز قول و اقرار کے
زمیندار یا ٹہیکہ دار یا زمیندار سرکار کو لکہہ دے
اوسکو قبولیت کہتی ہین مثال اوسکی مین کہ
پیر خان ولد جیون خان ساکن محلہ دریاباد
کا ہون جو مینی مواضعی ایک بیگہہ اراضی
مزروعہ نمبر ۲۴ واقع موضع ریوتی پرگنہ سارا
ضلع فیروزنگر فتح علی بیگ لمبردار مال گذار حصہ چہارم
موضع مذکور کی طرف سی اپنی کاشتکاری مین لی
اس اقرار سی کہ نصف زر ربیع فصل خریف اور
نصف فصل ربیع مین لمبردار کو ادا کرتا رہون
اور اگر زر ربیع کی بروقت ادا کرنی مین قاصر ہون
تو لمبردار کو اختیار رہی کہ بضابطہ سرسری میری

نام نالس کرکی زر بیع وصول کری اور اوس وقت مین بیہی
ادس کو اختیار ہوگا کہ مجکو بیدخل کردی اور اراضی میرسی
قبضہ سی نکال لی اسواسطی یہہ چند کلمہ قبولیت کی طور پر لکہہ دی
کہ عند الحاجت کام اوی فقط المرقوم ضامنی کسی کی طرف
سے جو کسے بات کا اقرار کی جبر کی واسطی ذمہ داری اپنی
لکہہ دی تو اوس کو ضامنی اور لکہنی والی کو ضامن کہتی ہین اور
اوسکی کی قسمین ہین اگر کسی قدر زر مبنیہ کا ذمہ دار ہو کر دستاویز
لکہی ہی تو مال ضامنی ہی اور اگر اس شرط سی لکہہ دی کہ جس
قدر فلانا شخص تصرف کر جاوی کا ہم اوس کو ادا کرینگی تو اوس کو
تصرف ضامنی کہتی ہین اور یہہ تو عدالت مین کسی کی خرچہ وغیرہ کی
ذمہ داری کیجاتی ہی یا ابھی ہی موقوفی ہی اور اگر کسی کی حاضر کرنے
کا ذمہ لیا ہی تو حاضر ضامنی اور اگر کسی کام کی ذمہ داری لی ہی
تو فعل ضامنی ہی ہر ایک کی تحریر کا طور ایک ہی مثال سی
واضح ہوگا مثال اوس کی ہم کہ ہا کر بخاور سنگہ زمیندار موضع
لہر پا پرگنہ جاجمئو ضلع کانپور کی ہین جو مسمی زور اور سنگہ
ہماری

ہماری پٹی دار نی ڈگری مداخلت قطعه باغ واقع موضع بسوبی کی
صلع سے حاصل کی اور اوس کی اجرا کا حکم واسطے بنی تصرف ضامنی
کی صادر ہوا اسواسطے ہم بابت سے دعوی کی بلا شرط حیات اور
ممات کی ضامن ہوکر اقرار کرتی ہین که اگر نامبرده عدالت صدر سے
ہار جاوی تو جس قدر تصرف اوس کا ثابت ہوگا ہم بلا عذر ادا
کرنے ہمین اور ہماری وارثون کو کچه عذر نہوگا اور موضع گھر یا
اپنی جایداد کو اس ضامنی مین مکفول کرتی ہین جب تک مقدمه
عدالت صدر سی فیصل ہوگا اوس کو بیع خواه رہن وغیره کی
ذریعه سے کسی منتقل نه کرنے کی باتون کلهی که ٹھاکر زورآور سنگه ہمارے
پٹی دار نی دو سو روپیه لاله رام رتن مہاجن سے قرض لی ہین
ہم ذمه کرتی ہین که اگر وه ادا نه کری گا ہم لا کلام ادا کرین گے
باز کلهی جاوی که جو زورآور سنگه ہمارا پٹی دار چوری کی علت
مین ماخوذ ہوا اور اوس سے فعل ضامنی با حاضر ضامنی طلب ہی اسواسطے
مین یه اقرار کرتا ہون که نامبرده کبهی کوئی حرکت ناشایسته نه کری گا
اگر کری تو مین اوسکا عہده سے جوابدہی کرون گا نه که مین اوسکو

حاضر کردون اگر حاضر نہ کر سکون تو اوس کی عہدہ کا جواب دو نگا
فقط المرقوم **عاریت نامہ** اگر کسی سے کوئی چیز ایک زمان معین تک
کی واسطے مانگ لی جاے اور اوسکے دستاویز لکھی ہو تو اوس
کو عاریت نامہ کہتی ہین اس مین خاص عاریت کا مضمون لکھا جاتا ہے،
ہین تو حال اوس کا مثل حال اقرار نامہ کی ہی اور ایسے طرح اگر کچھہ
زمین گھر بنانی واسطے کسے قدر روپیہ بطور ماہانہ یا سالانہ ادا کرنی یا د
یا اوسکے عوض کچھہ حق مقرر کرنی کی شرط پر لیجائے تو اگر دست اونپر اوسکی
خواص کی جانب سے ہی تو اوس کو اقرار نامہ اور عوام کی جانب سے
ہی رعیت نامہ کہتی **امانت نامہ** اگر کسی کی کوئی چیز اپنی پاس رکھہ
کر دستاویز لکھہ دی تو اوس امانت نامہ کہتی ہین دونو کا حال ایکہی
مثال سے ہی واضح ہوگا **مثال اوسکی** ہم کہ الله یار خان رسالدار
یا کریم الله جمعدار ساکن ضلع الہ اباد کی ہین جو سنہی ایک فرد بندوق کی
دونوں کی واسطے شیخ محمد بخش صوبہ دار سے مستعار لی ہی اسواسطے
یہ عاریت نامہ لکھہ دیا جاتا ہے کہ مجہہ منفرد قطعہ زمین چار بگہی سالانہ سیکے
دعدہ پر گھر بنانی کی واسطی شیخ محمد بخش صوبہ دار سے لی کر حویلی بنائے
اور

اور سکونت اوسمین اختیار کی اسواسطی یہہ رعیت نامہ لکھہ دیا
فقط المرقوم تملیک نامہ اپنی ملکیت کی چیز جو کوئی کسیکو دیکر
اوس کو مالک کرتی ہین اوس کی دستاویز جو لکھی جای
وہ تملیک نامہ ہی اور اسیطرح اگر کسیکو مسجد کا متولی یا درگاہ
یا خانقاہ کا مہتمم قرار دیکر سند لکھی تو اسکو تولیت نامہ کہتی ہین مثال
اوس کی صرف اسیقدر کافی ہی کہ جس طرح اوپر کی مثالون
مین لکھا گیا مقر کا نام لکھکر یون لکھی کہ حویلی قطع باغ واقعہ موضع
دولت پور کو محمد وزیر خان سامان کو دیکر اوس ہر طرح مالک
اور مختار کر دی یہہ تملیک نامہ یا ملا حسین اکبر ابادی کو مسجد یا خانقاہ
کا متولی اور مہتمم قرار دیکر یہہ تولیت نامہ لکھہ دیا فقط رسید
کچھہ روپیہ یا کوئی چیز کسیسے لیکر جو دستاویز لکھدیتے
اوس رسید کہتی ہین اور یہہ رسید یا تو اونہین دستاویز
ون کی طور پر لکھی جاتی ہی یا رقعہ کی طور پر مثال اوسکی
دستاویز مین بعد لکھنی نام مقر کی لکھا جاتا کہ سو روپیہ فلانی بابت
ہمکو زید سے وصول ہوئی اسواسطی یہہ رسید لکھہ دیتے

اور رقعہ مین بعد القاب کے لکھا جاے گا کہ دوشالہ جوابنے
بجنسہ خدمتگار کے ہاتھہ بہیجا تہا سو پہونچا **قبض الوصول** مثل رسید
ہے لیکن جو تنخواہ یا اور کوئی وجہ معین مثل شش ماہی یا سالانہ
کی وصول کا اقرار لکھا جاتا ہے اکثر اوسکو قبض الوصول
کہتے ہین **مثال اوسکے** مقر کا نام لکھکر اس طرح لکھے پانچ
سو روپے کی بابت مشاہرہ شہر ربیع الاول یا بابت شش ماہی
خواہ سالانہ مقرری کی بدہ سین تحویلدار سرکار کی تحویل سے
ہمکو وصول ہوے اس واسطے یہہ قبض الوصول لکھہ دیا گیا فقط
فارغخطی کہتے ہیں لین دین کے حساب کا تصفیہ اور
روپیہ سب کی باق اور ادا کرکے دستاویز لکھا لی جاے
یا اپنی نوکری سے حساب سمجھہ دستاویز لکھہ دی جاے
تو اوسکو فارغخطی کہتے ہین **مثال اوسکے** مقر کا نام دستور
معینہ کے موافق لکھکر یون لکھی جاتی ہے کہ جو ہمسے او زید
سے لین دین کی بابت کا حساب تہا آج اوسکے مقابلہ
مین سب حساب طی ہوکر دو کوڑ ایسے روپی یونہی گیارہ ادا
حساب

حساب کی روسے بانا ہمارا اوسکی ذمی واجب نکلا اور
مشار الیہ نے سب دام دام ادا او ربیباق کیا بامیہ
کہ جو خرچ ہمارا ایسر بخش خانسامان کی ہاتہ سے اوٹہاجا اج
تابردہ سے سب حساب سمجہ لیا گیا کچہ اوس کے ذمہ
باقی اور کسے طرح کا تغلب اور تصرف اوس کا ثابت ہوا اس
واسطے یہہ فارغ خطے لکہہ دی گئ اور نوکری واسطے جو یہ دستاویز
لکہی جاتی ہی اوس کو صافی نامہ بہی کہتی ہیں راضی نامہ
کوی کسے پر نالش کری اور پہر کسے طرح راضی ہوکر جو دستاویز
لکہدی تو اوس کو راضی نامہ لکہتی ہیں لیکن جو اوس نالش کی
دست بردار ہوکر اپ سے اپ باز اوی تو اوس کو باز
نامہ لکہتی ہیں مثال اوسکے بعد لکہنی نام مہر کی اس طرح لکہتی ہیں کہ
جو ہمنی واسطی دلایانی تین سو روپیہ اصل مع سود قرضہ کے سے
مدعا علیہ پر نالس سے کے تہی اور مدعا علیہ نی ہمکو کچہ نقد جنس
دیکر راضی کیا اس واسطے یہہ راضی نامہ لکہہ دیا اور کبہی
اسے مضمون کو سوال لکہکر جہانکی مقدمہ دایر ہوتا ہی گذرانتی ہیں

صلحنامہ مثل راضی نامہ کی ہی لیکن دونوں میں اتنا فرق ہای
کہ راضی نامہ میں ہو سکتا ہی کہ مدعی اپ سی راضی ہو
لی یا مدعا علیہ نی راضی کر لیا ہو اور صلحنامہ جبتک دونو
مگر صلاح نہ کرین نہیں ہو سکتا **مثال اوسکی** بعد لکھنی نام
معروں کی یوں لکھتی ہیں جو مقدمہ ہمارا بابت تکرار استرداد
نیلام موضع بھوانی پور واقع زمانہ عدالت دیوانی میں ضلع
غازیپور میں دایر تہا ہم فریقین نی اس طرح صلح کرلی کہ مسمی
رام سکہ مدعی موضع پر دخل پاکر واصلات اور خرچہ سی
دست بردار ہوں اور ہمین نراین راو مدعا علیہ مدعی کو
بلا عذر او تکرار موضع پر قابض کرادون اس واسطی یہ صلحنامہ
لکھہ دیا کہ ابندہ کو کام اوی **فیصلنامہ** ہر چند کہ حاکم حق مقدمہ
کو فیصل کری وہ بھی فیصلنامہ ہی لیکن اب جو پنچ لوک
قصہ چکا کر فیصل کرتی ہیں اوسی کو فیصلنامہ ثالثی
لکھتی ہیں اگرچہ مضمون اوس کا مع حقیقت حال مقدمہ کی طول
بھی ہوتا ہی لیکن حاصل مطلب کی لکھنی کا طرز یہ ہی

مثال

مثال اوسکی فیصلنامہ ثالثی لکھا ہوا رام دین موکل اور بندرابن
پٹواری اور پندت کالکا پرساد ثالثون کا واقعہ تاریخ پہلے
اکتوبر ۱۸۴۵ عیسوی حال یہہ ہی کہ مقدمہ اوجاگر مدعی اور بہم سین مدعا علیہ
کا بابت تکرار حساب منافع مالگذاری کی عدالت مین درپیش تہا
اور طرفین کی اقرارنامہ ثالثی کا حاکم عدالت کے سامہنی لکہہ کر ہم
لوگون کو ثالث مقرر کیا آج ہم لوگون نی ایک جگہہ بیٹہکر
مقدمہ کی سب کاغذات اور طرفین کے دستاویزات
دیکہی ہماری تجویز مین مدعی کی دستاویزات کہ اوسپر خود مدعا علیہ
کی حقیقی بہائی کی دستخط ہین اور گاون کا پٹواری بہی اوسکے تصدیق
کرتا ہی صحیح اور دعوی اوس کا سچا معلوم ہوا اور مدعا علیہ نے
سوای دو چار جہوٹہون کی کہ اسپر مدعی دستخط ہین نہ خط اوس
اون جہوٹہون کی خط سے ملتا ہی اور کوی دستاویز یا دلیل کہ
اوسکے رد سے بیان اوس کا درست معلوم ہو پیش
نہین کیا اس صورت مین ہم ثالثون سے اتفاق سی
یہہ تجویز قرار پائی کہ مدعی کا دعوی بابت منافع مالگذاری کی مدعا علیہ

پر واجب ہے اسواسطے یہہ فیصلنامہ موافق حکم حضور کی اللہ کر

ارسال کیا جاتا ہی آئندہ جو حضور کی رای ہو فقط واضح

ہو کہ کبھی مقدمہ طرفین کی رضامندی سے عدالت سے

ثالثون کو سپرد ہوتا ہی اور کبھی فریقین بلا ذریعہ عدالت کی

اپنی قضیہ کو تصفیہ کی واسطی ثالثون کی سپرد کرتی ہین تو اوسکا

فیصلنامہ مین کسی حاکم کی حضور مین فیصلہ پہنچنی کا ذکر نہین ہوتا ہی

وصیت نامہ اگر کوئی شخص اپنی زندگی مین اپنی وارث

یا کسی دوسری شخص کو اس طرح حکم دیتی کہ بعد میری اس

کام کو یون کیجیو یا اس اس مال کو یون دیجیو تو اوسکو

وصیت کہتی ہین اور جو اوس کا کاغذ لکھا جاوی تو اوس کو

وصیت نامہ کہتی ہین **مثال اوسکی** جو ظاہر ہی کہ حیات مستعار

کو کچھ اعتبار نہین ہی اور ہر عاقل کو دینی اور عاقبت اندیشی کی

اقتضا سے بچتگی اون مطالب سے کی جبکہ انجام پذیر ہو

تا بعد اپنی موت کی دنیا اور آخرت کی مصالح کی لئی منظور ہو

اوسی حال مین واجبات سے ہی حیثیت زبان اور قلم اوسکا

اختیار

اختیار مین ہی اسواسطے بندہ ضعیف عیسے محمد خان ولد فرزند
علیخان ساکن محلہ کٹرہ اباد خان من محلات شہر فروز اباد دائی
ہوش اور حواس مین رضا اور رغبت سے بدون زور اور
زبردستی کرنیکے کسی شخص کی یہہ وصیت کرتا ہے
کہ منجملہ دیہات معافی اور مالگذاری مملوکہ و مقبوضہ میری کی چک طوئے
اراضی من فی واقع سواد موضع فرح نگر متعلقہ پرگنہ رسول اباد جمع اکیسو
نوی روپی سال کو مینی واسطے اخراجات ضروری مسجد
واقعہ محلہ ارادت خان کی جو تعمیر کی ہوئی راقم کی ہے اور بسلئے
اخراجات کی کفالت میری زندگی تک مجہسے تعلق رکھتی ہے
مقرر کیا بعد میری محاصل اراضی مذکور کا شیخ قادر بخش کی اہتمام سے
جو میری جانب سے متولی مسجد مذکور کی مقرر ہین اور میری معتمد الیہ ہین
مسجد مذکور کی مصارف ضروری سے متعلق رہیگا اور اوس مین
میری وارثون کو کسیطرح کا تعرض کا اختیار نہین ہی میرے
وارثون کو لازم ہے کہ محاصل چک مذکور اوپر وقت معین
کی وصول کر کی متولی مذکور ابعد اوسکے جو متولی کہ برضا اللہ ہی

بری وارثان کی مقرر ہوگا بہو نحا دیا کرین اور اگر اس بات
مین اونکی جانب سے کچھہ اغماز اور انحراف ہو تو متولی
یا نمازیون کی نالش پر حاکم وقت کی طرف سے اعانت
حاکمانه اوس مین لازم ہوگی اور اوس صورت مین
متولی کی تقرر مین اہل محله کو اور اہل محله کی اختلاف
کی صورت مین حاکم وقت کو اختیار ہوگا اور منجمله محاصل
مذکور کی دس روپی مشاهره حق متولی کا ہوگا اور
باقی ضروریات مسجد کی صرف مین آیگا اسواسطی یهه
چند کلمه بطریق وصیت لله کی اور نقل اوسکی بهی رجسٹر
مین داخل کرا کی حواله متولی حال مسجد کی کی گئی که عند
الحاجت کام اوبی المرقوم **تقسیم نامه :**
اگر دو یا ئی شریک کا مال آپ مافقی اور حاکم کی
حکم سے بانٹت ہین اور کاغذ اوس لکہا جاتی
تو اوسکی تقسیم نامه اور قسمت نامه کہتی ہین :
مثال اوسکی ہم که سید دلدار حسین اور سید
مظہر

مظفر حسین دونو بیٹی مید اشرف حسین زمیداران اور
ساکنان موضع اشرف نگر پرگنہ سکندرا ضلع مظفر نگر کی
ہین جو مواضع ریونی اور گردوہرپور اور اشرف نگر اور
شیرپورہ واقعہ پرگنہ مذکور مو مکانات اور باغات وغیرہ
جو اون مواضع مین واقعہ ہین ملکیت موروثی ہم دونو
بھایون کی ہی اور اب مصلحت وقت دیکھہ کر اپس کی
رضامندی سے یہہ بات قرار پای کہ دیہات مذکورہ معہ
مکانات اور باغات کی نصف نصف اپس مین تقسیم ہو جاوین
اور اپندہ کو کوئی خرخشہ اور نزاع باقی نرہی اسواسطی
کل جایداد مذکورہ بعد سادی کرنی اوس کی مالیت کی
اوپر دو نفرون کی اس طرح پر تقسیم کی گی کہ کل موضع
ریونی اور شیرپورہ معہ مکان اور باغ وغیرہ جو اسمین
واقع ہی اور نصف موضع اشرف نگر جو شمل اوپر دونون کی
ہی اور حدفاصل اون دونو سوکون سڑک سرکاری ی
واقع ہی سوک پورب محلہ دلدار حسین کی حصہ مین اور

موضع کہروہر پورہ مع مکان اور باغ وغیرہ جو اسمین واقع ہی اور ہوکے

پچہم موضع اشرف نگر محمد مظفر حسین کی حصہ مین درائی اور حویلی

مسکونہ قدیم واقعہ اشرف نگر جو ہوکے پچہم مین واقع ہی بلا تعرض محمد دلدار حسین

کہ منی سکونت اپنی موضع روتی مین اختیار کی محمد مظفر حسین کی قبضہ مین

رہی اور مطابق اس تقسیم کی کلکٹری سوال دی کی نام ہریک کا ہم مین

سے حسب تقسیم مذکورہ بالا کی جداگانہ خانہ ملکیت مین داخل کرادیا

جاوی اور مالگذاری موضع اشرف نگر کی سرکار مین یکجای ادا کیجایگی

اور ایک ایک فرد اس تقسیم نامہ کی جو اوپر دو کاغذ جداگانہ

کی مرتب ہوی ہم دونو کی پاس رہیگی اور ہمین سے کسی کو

یا ہماری وارثون کو خلاف شرایط مندرجہ اس تقسیم نامہ کی اختیار

تعرض کا ہمیشہ نہوگا اس واسطے یہ چند کلمہ بطریق تقسیم نامہ لکہہ دی

کہ حاجت کی وقت کام اوی المرقوم فلان سنہ فلان واضح

ہو کہ ان دستاویزات کی نمونہ مین صرف طرز تحریر دستاویزات

ضروری کا ظاہر کیا گیا ہی لیکن شرایط ہر قسم دستاویز کی اور معانی

انواع مطالب کا اسمین موقوف اوپر صورت معاملات

خاص

خاص کی ہی اور حصر اوسکا ممکن نہین ہی مبتدیون کی تعلیم کی واسطے
اسقدر کافی ہی کہ ان مثالون کو دیکھکر ہر قسم کی دستاویزین
اور ہر طرحکا مطلب لکھہ سکتا ہی کچہری کی کام کرنیوالون کو دستاویز
کی تحریر سے واقف ہونا بہت ضرور ہی اور یہہ بھی واضح ہو کہ ان
دستاویزون کی مثالون سے یہہ بات ہرگز نہ سمجھی جائی کہ
کتاب جو نواب معلی القاب دام اقبالہ کی ارشاد کی موافق
لکھی گئی تو یہہ دستاویزات بطور دستور العمل کی ہونگی یعنی
اگر کوئی دستاویز موافق اس کتاب کی ہوگی تو صحیح اور منظور
ہوگی سوا اُسکی نہین ہی بلکہ یہہ مثالین صرف واسطے دریافت کرنی
طرز تحریر اردو کی لکھہ دی گئین **خاتمہ** الحمد للہ کہ اس فقیر خاکسار
کی جو ایک دوست یکرنگ و یکتا سراپا لطف و صفا منبع
فضل اور کمال اپنی حسن و جمال صاحب عالم و ہنر جوہر فخر ہر فرد بشر سرآمد
منشیان جادو نگار سرخیل سخنوران شیرین گفتار مخزن لطافت
و قابلیت معدن فصاحت و بلاغت دبیر بی نظیر منیر صاحب
تدبیر کریم ابن کریم محب و محبوب شہید انیم شیرازہ کتاب رموز

معانی گلدستہ بہار سخن و سخندانی بی عیب فریادی لوب
ناک دل و صاف طینت جناب منشی صاحب غلام
غوث صاحب زاد الله لطفہم کی توسط سی حاکم جلیل القدر
قدر افزای اہل ہنر بحر ناپیدا کنار شوکت دیبان ابر گوہر بار ہمت
و احسان جوہر مراد اینہ مقصود واسطہ پیوند اتحاد عدل وجود
صاحب سیف و قلم عزت جنرو علم بحر کرم ابر ہمم افتاب حشم
ہمایون شبنم جناب عالم وزیر اعظم دستور مکرم عالی مرتبت
والا منزلت ارسطو فطرت سکندر صولت فریدون حشمت
افلاطون حکمت جم جاہ خورشید کلاہ عجرت پناہ کیوان بارگاہ جناب
نواب مستطاب ہنری جمس طامسن صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر
دام اقبالہ کی فرمانس اپنی ذمہ لی تہی سو اوس کا انجام کچھ بھی ہو
گیا اور حق تعالی نی ہمکو اور ہماری دوست کو سرخرو فرمایا ہر چند
کہ یہ لطف مختصر اوس سرکار والا اقتدار میں جیسے سلیمان کی تخت
کی سامنی ایک چونٹی کا پر اور دریا کی مقابلہ میں ایک
قطرہ سی بہی کمتر ہی آفتاب کی روبرو مشعل جلانا ذرہ کو

چمکانا

چمکانا اور مہتاب کو کتان کا جامہ پہنانا یا اینہ دکہانا اور ختن میں
مشک نافہ لیجانا اور بہشت میں ایک پہول کی پنکہڑی کا
پہونچانا ہی لیکن اس لحاظ سے کہ سلیمان نے چیونٹی کی ڈرنت
قبول فرمای اور دریانے قطرہ کی ابرو بڑہائی اصحاب نے
ذرے کو محروم نہیں چہوڑا اور ماہ کتان سے مونہہ نہیں موڑتا ختن
سے مشک کے نامور ہے اور بہشت سے پہول کی جلوہ
گری ہی امیدوار ہوں کہ یہہ نذر قبول اور کتاب کا ہدیہ مقبول
ہو چاروں باب اسکے اگر نظر عنایت سے دیکہی جاینگے
تو مضامین اوسکے ہر شش جہت میں خوبی کی نوبت بجائیگی
چاروں طرف اوسکے دہوم ہو جاوی گی اور قبولیت کی شہرت
میری عزت کا رتبہ بڑہایگی اگرچہ چار باب کی یہہ ایک کتاب
ہی لیکن حقیقت میں ہر باب علحدہ ایک کتاب ہی یعنی چاروں
باب میں سے جس بات کی تعلیم منظور ہو تو اوسی بات
کا ایک باب اور سب باتوں کا سکہا نا منظور ہو تو ساری کتاب پڑہا دیجاے
اور بڑی فخر او ر نازش کا مقام یہہ ہی کہ نواب مستطاب معلی القاب

دام اقبالہم کی حضور فیض گنجور سے جو یہ کتاب واسطی درستی

کرنی صحت اور سقیم اور حسن اور قبح کی حاکم عالی حضال قدردان

اہل کمال معدن اخلاق و مروت مخزن اشفاق و فتوت آسمان

جلالت و برتری کوہ شکوہ عدالت و سروری ابروی ابر ہمت

و سخا آینہ آیین صفوت و صفا گوہر دریج جود و بخشش اختر برج دانش و بینش

والا گوہر بلند اختر صاحب جوہر و ہنر بروز صاحب ولیم میور صاحب بہادر

اسکو پر دام دولتہ کی پاس آئی تو حاکم ممدوح نی قدردانی کی راہ سی

بہت پسند فرمائی ہر مقام کو نظر عنایت سی ملاحظہ فرمایا اور محنت

کی داد دیکر تحسین اور آفرین سے مصنف کا رتبہ بڑھایا خدا ایسی

حاکم منصف اور قدردان کو سلامت رکھی کہ اہل جوہر کی عزت

بڑھاتی ہیں اور شرفا کی پرورش فرماتی ہیں بس اب کتاب

کی خاتمہ کو دعای خیر پر ختم کرتا ہوں الٰہی جبتک آفتاب کی

بالتہ بین خنجر اور علم آسمان میں خم ہی ممدوح عالیجاہ کی اقبال کا

خیمہ بلند اور مستحکم اور دولت کی گردن آستان دولت نشان

۱۸۴۹ پر خم رہی فقط تمام شد انشای بہار بیخزان بتاریخ شانزدہم رمضان سنہ ۱۲۶۵ ہجری

2017498359

Library of Congress
2017 498359
LC ACQUISITIONS
0 048 481 194 5
M147

GretagMacbeth™ ColorChecker Color Rendition Chart
inches
centimeters
1 2 3 4 5 6 7 8 9 10 11 (A) 12 13 14 15
L* 39.12 65.43 49.87 44.26 55.56 70.82 63.51 39.92 52.24 97.06 92.02 87.34 82.14 72.06 62.15
a* 13.24 18.11 -4.34 -13.80 9.82 -33.43 34.26 11.81 48.55 -0.40 -0.60 -0.75 -1.06 -1.19 -1.07
b* 15.07 18.72 -22.29 22.85 -24.49 -0.35 59.60 -46.07 18.51 1.13 0.23 0.21 0.43 0.28 0.19
D50 Illuminant, 2 degree observer
Density
0.04 0.09 0.15 0.22 0.36 0.51
Golden Thread
16 (M) 17 18 (B) 19 20 21 22 23 24 25 26 27 28 29 30
49.25 38.62 28.86 16.19 8.29 3.44 31.41 72.46 72.95 29.37 54.91 43.96 82.74 52.79 50.87
-0.16 -0.18 0.54 -0.05 -0.81 -0.23 20.98 -24.45 16.83 13.06 -38.91 52.00 3.45 50.88 -27.17
0.01 -0.04 0.60 0.73 0.19 0.49 -19.43 55.93 68.80 -49.49 30.77 30.01 81.29 -12.72 -29.46
0.75 0.98 1.24 1.67 2.04 2.42
Colors by Munsell Color Services Lab
Don Williams